APOCRYPHA

Ecclesiasticus and Wisdom of Solomon.

اَپوکرفا

یعنی

پُرانے عہدنامہ کے ضمیمہ میں سے

بِن سیرخ اور حکمت

کی کتابوں کا ترجمہ۔ معہ تمہیدوں کے

من تصنیف

پادری اَیچ۔یُو۔وائٹ بریجنٹ سٹینٹن صاحب پی اَیچ۔ڈی۔ ڈی۔ڈی

سابق مشنری۔ چرچ مشنری سوسائٹی پنجاب

کرسچن نالج سوسائٹی

لاہور ڈپوزیس

سنہ ۱۹۱۰ء

قیمت ۸/ پہلی بار (۵۰۰)

S. P. C. K. LAHORE.



اپوکرفا

یعنے

پورانے عہد نامے کے ضمیمے کی

تمہید

کلیسیا میں اپوکرفا کی وقعت

کلیسیائے انگلستان کے مسائلِ دین کے چھٹے مسئلے میں عہد نامۂ عتیق کی مسلم کتابوں کی فہرست کے بعد یوں آیا ہے: "دوسری کتابوں کو (جیسے کہ ہیرانموس یعنے جیرام کہتا ہے) چال چلن کے نیک نمونے اور اخلاق کی درستی کے لئے کلیسیا پڑھتی ہے۔ مگر عقائد کے ثبوت کے لئے اُن سے سند نہیں لیتی"۔

یہ وہ کتابیں ہیں جو عموماً اپوکرفا (یعنے مخفی یا چھپی ہوئی) کے نام سے مشہور ہیں۔ اب یہ سوال آتا ہے۔ کہ یہ نام کس طرح پڑ گیا۔ اور اگر یہ کتابیں بائبل کے ساتھ کسی قدر ہم جنس ہیں تو اُن کا مطالعہ اور تعارف کہاں تک مسیحوں کے لئے مفید اور فرض ہے +

ملاکی اور مسیح کے درمیان یہودی دین و مسائل کا حال

اوّل تو اس بات کا لحاظ کیا جائے کہ خداوند یسوع مسیح خود فرزندِ ابرٰہیم اور یہودی قوم اور دین کا شریک تھا۔ اور اس منجیٔ جہان اور اس کے رسولوں کا پیغام اور تعلیم دین یہود کے تسلسل میں اور اُسی کے اصول پر مبنی تھے۔ اب اگر یہودی دین کے مسائل کے تسلسل پر غور کیا جائے تو اظہر من الشمس ہے کہ پرانے عہد کے آخر نبی یعنی ملاکی سے لے کہ خداوند مسیح کی آمد تک تخمیناً چار سو برس کا عرصہ گذرا۔ اور اس عرصہ میں دیندار یہودی خود شاہد ہیں۔ کہ کوئی نبی معبوث نہیں ہوا۔ چنانچہ مکابیوں کی پہلی کتاب (باب ۴ آیت ۴۶ و باب ۹ آیت ۲۷ اور باب ۱۴ آیت ۴۱) میں بارہا یہ ذکر آچکا ہے۔ لیکن باوجود اس کے اس عرصے کے اندر یہودی قوم کی دینی حالت اور عقائد میں چند باتوں میں فرق پیدا ہو گیا۔ پرانے عہد نامے کے اختتام کو نئے عہد نامے کے ابتداء سے مقابلہ کر کے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ اہل یہود دین میں سردمہری اور بت پرستی کی طرف مائل ہونے کے بجائے توریت کے ماننے میں بہت غیرت مند اور خدا کی وحدانیت کے اقرار پر نہایت مستقل ہو گئے تھے۔ گو اس عرصے کے اندر کوئی نبی نہ ہوا

مگر سابق انبیائے کے صحیفوں کے مطالعہ اور غور و فکر سے دیندار یہودیوں کے دلوں میں یہ یقین جم گیا تھا۔ کہ مسیح موعود کی آمد قریب ہے (لوقا ۲: ۲۵-۳۸ اور اعمال ۲۶: ۶ و ۷ پرانے عہدنامے میں بقائے روح اور بدن کی قیامت کا تھوڑا ہی ذکر اور وہ بھی اشارۃً پایا جاتا ہے۔ مگر خداوند مسیح کے وقت یہ مسئلے سوا صدوقیوں کے متعدد فرقے کے یہودیوں میں بالعموم مسلّم تھے۔ اور علاوہ بریں جب نئے عہدنامے کے نوشتوں پر غور کیا جاتا ہے۔ تو یہ بھی عیاں ہوتا ہے۔ کہ اس عرصے کے اندر یہودی قوم کے خیالات وسیع ہو گئے تھے ان کو دوسری قوموں کی حکمت اور حالت سے زیادہ تعارف ہو گیا۔ جس کے سبب سے اِس یقین کی گنجایش پیدا ہوئی کہ غیر قوموں میں بھی الٰہی حکمت کا کچھ اثر پایا جاتا ہو گا۔ اور خدا کو اُن کی بھی ہدایت کا فکر ہو گا۔ پس جب رسول پولس اور دیگر مسیحی مناد خداوند یسوع مسیح کے حکم کے بموجب ان غیر ملکوں میں کلیسیائیں ایجاد کرنے لگے تو اُن کو جابجا وسیع خیال یہودی ملے۔ جو خود مسیح پر ایمان لانے اور غیر قوم والے مسیحیوں کے ساتھ ملنے کو تیار تھے +

اِس مذہبی اور دینی انکشاف کے دو خاص سبب تھے۔ ایک تو یہودیوں کے اپنے ملک میں اُن کے حالات۔ دوسرے غیر ملکوں میں جابجا رہنے والے یہودیوں کے احوال +

فارسی یونانی اور رومی سلطنت کے ماتحت یہودیوں کا احوال

پہلے یہودیوں کے قومی احوال پر مختصر نظر ڈالیں۔ خورس شاہ فارس نے سنہ ۵۳۶ قبل از مسیح وہ فرمان جاری کیا۔ جس کے سبب سے یہودیہ کے جلاوطنوں کو اپنے ملک میں جانا نصیب ہوا۔ (۲۔ تواریخ ۳۶: ۲۱ و ۲۲ اور عزرا ۱: ۱-۴) شاہانِ فارس کے ماتحت یروشلیم کا شہر اور کنعان کا ملک پھر آباد ہوا۔ اور ہیکل کی عبادت پھر جاری ہوئی چنانچہ حجّیؔ اور زکریاؔ اور ملاکی انبیاء اس کا ذکر کرتے ہیں۔ ملاکی نے تقریباً سنہ ۴۲۰ قبل از مسیح نبوت کا کام شروع کیا۔ سنہ ۳۳۳ میں سکندر اعظم نے فارس کی سلطنت کو فتح کر لیا۔ اور سنہ ۳۳۲ میں شہر یروشلیم میں آیا اور یہودیوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آیا۔ اسی سال میں سکندر نے ملکِ مصر کو فتح کر کے اپنے نام پر شہر و بندرگاہ سکندریہ کی بنا ڈالی۔ اور اس کے آباد کرنے کی غرض سے اور قوموں کے سوا بہت سے یہودی وہاں بسا دیئے +

سکندر کی وفات سنہ ۳۲۳ کے بعد اس کی سلطنت اس کے چار سپہ سالاروں میں تقسیم ہوئی اِن میں سے تالمی کو مصر کا ملک ملا۔ اور سِلیوکس کو ملک شام (جس میں کنعان شامل تھا)۔ سِلیوکس اور تالمی کے جانشینوں میں عرصہ دراز تک لڑائیاں ہوتی رہیں۔ جن کے اثناء میں ملک یہودیہ کبھی اس طرف کبھی اُس طرف آ گیا۔ مگر زیادہ تر سلوکی بادشاہوں کے ماتحت رہا

آخرش سنہ ۱۷۵ قبل از مسیح میں ایک بادشاہ انطیوکس اپی فینس نامی شام کا تخت نشین ہو گیا۔ جس نے یہودیوں پر اس غرض سے ازحد ستم کیا۔ کہ اُن کو خدا کے دین سے منحرف اور یونانی دستورات اور بت پرستی کا مقلد کرے۔ پہلے تو قوم کا بڑا حصہ انطیوکس کے تشدّد سے دبا رہا۔ مگر سنہ ۱۶۷ء میں یہوداہ بن متتیاہ ملقب بہ مکابی (یعنے مرتول) اپنی قوم کا حامی اور پیشوا ہوا۔ اس کی اور اس کے بھائیوں کی جوانمردی اور دینداری کے سبب سے یہودی قوم کو دینی اور دنیوی دونوں آزادیاں پھر نصیب ہوئیں۔ اور ان کے حالات مکابیوں کی پہلی کتاب میں بیان کیۓ گئے۔ مکابی بادشاہوں کے بعد رومیوں نے یہودیہ کو (سنہ ۶۳) فتح کر لیا۔ اور سنہ ۴۰ ہیرودیس اول اُن کی طرف سے اس ملک کا بادشاہ مقرر ہوا

یہودیوں پر غیر قوموں کی سلطنت کی تاثیریں

غرض ان چار صدیوں کے اندر یہودیہ کے باشندوں پر خاص تین قسم کا اثر ہوا۔ پہلا یہ تھا۔ کہ یروشلیم کے انہدام اور بابل میں جلاوطن رہنے اور سب سے زیادہ انطیوکس بادشاہ کے ظلم کے سبب سے اُن پر بت پرستی کی کراہت و جہالت خاص طور پر ظاہر ہوئی اس سے دلی نفرت پیدا ہوئی۔ اور یہودی خدا کی توحید پر خوب پختہ ہو گئے۔ دوسری بات یہ تھی کہ نبوّت کے بند ہونے پر یہودی علمائے نبیوں کے صحیفوں کے اجماع کا زیادہ فکر کیا۔ اور اس عرصہ میں یہودیوں کی الہامی کتابوں کا مجموعہ اختتام کو پہنچ گیا۔ اور چونکہ یہودی قوم کی بولی بابل میں جلاوطن رہنے کے اثناء میں عبرانی سے بدل کر سریانی ہونے لگی تھی۔ اس لئے مترجموں اور مفسروں کی زیادہ ضرورت محسوس ہوئی۔ اور یہ کام اُن فقیہوں کے قبضے میں تھا۔ جن کا ذکر انجیل میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔ خاصکر موسیٰ کی توریت اور اس کے احکام کی اس زمانے میں زیادہ پابندی ہوتی گئی۔ اور اس پر فریسی فرقے کے شرکا خاص کاربند تھے۔ گو اِن میں خداوند مسیح کی شہادت کے بموجب ظاہر پرستی اور تعصب کا بہت زور تھا۔ تاہم کتب مقدسہ کو بغور پڑھنے سے ایک اور تیسری بات کا نیک اثر قوم پر ہوا۔ اور وہ یہ تھا کہ نبیوں کے صحیفوں میں مسیحِ موعود کی پیشین گوئیوں پر خوب غور و فکر کیا جاتا تھا۔ اور اس طرح قوم کے دینداروں میں اُس کی آمد کی امید اور تیاری پیدا اور پختہ ہو گئی +

مصر میں رہنے والے یہودیوں کا احوال

جو یہودی اس عرصہ میں کنعان سے باہر رہے۔ اُن میں زیادہ تر مصر میں رہنے والوں کا حال قابل غور ہے۔ مذکورہ بالا تالمیٔ خاندان کے بادشاہ عموماً یہودیوں پر مہربان رہے۔ اور حتی الامکان اور یہودیوں کو مصر میں بسایا کیۓ۔ یہاں تک کہ خداوند مسیح کے زمانے میں مصر کے یہودیوں کا شمار دس لاکھ سے کم نہ ہو گا۔ ان میں بہت سے اہلِ تجارت تھے۔ اور اچھے اچھے عہدے کے افسر بھی

تھے۔ بعض تو دنیوی منصب اور دولت کے لبھانے اور یونانی فلسفہ و ہنرمندی کی کشش کے سبب سے عشرتانہ زندگی اور ملحدانہ خیالات اختیار کرنے۔ بلکہ دینداروں پر ٹھٹھا کرنے اور اُن کو ستانے لگے۔ لیکن مصر کے اکثر یہودی اپنے پدری دین کے مقلد اور اُس میں سرگرم رہے لینتوپولس شہر میں انہوں نے یروشلیم کی ہیکل کی نقل پر ایک ہیکل بنوادی۔ اُن کے اچھے اچھے دارالعلوم بھی تھے۔ خاصکر سکندریہ میں۔ اور چونکہ انہوں نے بول چال میں مروجہ ملکی زبان یعنے یونانی کو اختیار کیا تھا۔ اس لئے ان کو پاک کتابوں کے ترجمے کرنے کا فکر ہو گیا۔ اس میں اور تالمی فلادلفس بادشاہ سے (۲۸۵-۲۴۷ قبل مسیح) یہودیوں کو بڑی مدد ملی۔ روائت ہے کہ اس بادشاہ نے یروشلیم سے ۷۲ فقیہہ بلوا کر اُن کے ۳۶ جوڑوں میں کام بانٹ دیا۔ اور ۳۶ کوٹھریوں میں بند کر کے ترجمہ کروایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت پرانے عہد نامے کے عبرانی صحیفوں کا ترجمہ یونانی زبان میں ہونے لگا اور گمان غالب ہے کہ توریت سے شروع ہؤا۔ پھر بتدریج ہوتا رہا۔ اور سو برس کے اندر پورا ہو گیا ہو گا۔ چونکہ روائت معلومہ کے بموجب تخمیناً ستر شخص اس ترجمے کے کام میں شریک تھے اس لئے یونانی عدد ستر کی صورت میں اصطلاحاً سپتواجنت کے نام سے مشہور ہے +

اس سپتواجنت اور کتب اپوکرفا میں خاص تعلق ہے جس کا بیان اب کرنا منظور ہے چنانچہ ناظرین کو یہ معلوم ہی ہے۔ کہ کتب اپوکرفا ہماری مروجہ بائبل میں پائی نہیں جاتیں۔ گو رومی کلیسیا اور چند دیگر فرقوں کے ہاں وہ بئبل کا عین حصہ سمجھی جاتی ہیں۔ اُن کے ہماری بئبل میں درج نہ ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اُن عبرانی کتابوں کے مجموعہ میں جو یہودیوں کے ہاں مسلم ہے۔ اور جن کو ہمارے خداوند اور اس کے رسولوں نے بھی الہامی اور سندی مانا ہے۔ یہ کتابیں پائی نہیں جاتیں۔ صرف یونانی زبان میں اور پرانے عہد نامے کے یونانی ترجمے۔ یعنی سپتواجنت کے ساتھ مجلد ہو کے ہم کو پہنچ گئے۔ اور اُن کی تصنیف کی کیفیت یہ ہے +

الٰہی حکمت کی کتابیں

اصل پرانے عہد نامے کے اندر علمائے یہود تین حصے مانتے تھے۔ یعنے توریت۔ انبیا اور نوشتے۔ (عبرانی میں کتوبیم٭) نوشتوں میں تین کتابیں یعنے ایوب۔ امثال اور واعظ کا خاص مدعا الٰہی حکمت کا بیان ہے۔ امثال میں اکثر اُس حکمت کا ذکر ہے۔ جو بول چال میں خدا کے خوف پر چلنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر اس کے ۸ و ۹ ابواب میں حکمت گویا ایک وجود قرار دی گئی۔ جو دنیا سے پیشتر خدا کے پاس موجود تھی۔ ایوب میں اس اہم سوال پر بحث کی جاتی ہے۔ کہ راستباز کو بعض اوقات دنیا میں کیوں تکلیف ملتی ہے۔ اور بے دین کو راحت۔ واعظ میں انسانی زندگی

٭ ان کی فہرست بموجب عبرانی بیبل کے ضمیمے میں صفحہ مرقوم ہے +

کی ظاہری بطالت اور اصلی فائدے کی بحث ہے۔ جب یہودی لوگ سکندر کے عہد سلطنت اور اسکے بعد کے زمانے میں یونانی علم ادب اور فلسفے سے واقف ہو گئے۔ تو اُن پر واضح ہؤا۔ کہ ان میں بھی سچی حکمت کے آثار ہیں۔ اور خدائے تعالےٰ نے اِن قوموں میں بھی اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا (اعمال ۱۴: ۱۷) بلکہ بعض ایسے تھے۔ جنہوں نے یونانیوں کی حکمت اور تہذیب پر فریفتہ ہو کر یہودی دین اور روشس کو ترک کیا۔ ان جیسوں کی تردید کے لئے یسوع بن سیرخ نے اپنی نصیحت آمیز کتاب عبرانی زبان میں لکھی۔ جس کا ترجمہ اس کے پوتے نے ملکِ مصر میں کیا۔ اور وہی ترجمہ ہم کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد مصر میں ایک یہودی بزرگ نے جس کا نام مفقود ہے۔ یونانی زبان میں وہ کتاب لکھی جو سلیمان کی حکمت مشہور ہے۔ اپوکرفا میں یہی دونوں صحیفے ہیں۔ جن میں حکمت الٰہی کا خاص بیان ہے۔ اور اُن کی تعلیم اس لئے زیادہ قابل غور ہے۔ کہ اُن میں اس تعلق کا سراغ لگتا ہے۔ جو مسیح سے پیشتر یونانی علم تہذیب اور یہودی دین میں پیدا ہؤا۔ اور اس تعلق کے سبب سے مسیحی دین کی دنیا بھر میں اشاعت ہونے کی خاص تیاری ہوئی +

تواریخی کتابیں

سوا مسائل کے یہودیوں کو اپنی قومی تواریخ کا بہت خیال تھا۔ اور قبل از مسیح کی دوسری صدی میں انتیوکس شاہ شام فرعون ثانی ٹھیرا۔ اور یہوداہ مکابی موسلے ثانی مبعوث ہؤا تھا۔ اس کا اور اس کے جانشینوں اور قوم کی خلاصی کا احوال مکابیوں کی پہلی اور دوسری کتابوں میں مرقوم ہے۔ مگر ان دونوں کتابوں کے اعتبار میں بڑا فرق ہے۔ پہلی تو صحیح ہے مگر دوسری عرصہ دراز کے بعد کی تالیف اور ضعیف روائتوں سے پُر ہے۔ اس لئے ہم نے صرف پہلی کتاب کا اردو میں ترجمہ کرنا مصلحت سمجھا۔ البتہ مکابیوں کی دوسری کتاب میں بدن کی قیامت کا صریح ذکر پایا جاتا ہے۔ جس کا حوالہ پہلی کتاب کی تمہید میں مفصل دیا جائے گا +

روایات اور قصہ جات کی کتابیں

رہیں دو اور قسم کی کتابیں جن کا ترجمہ کرنا ہم نے ضروری نہیں سمجھا۔ اور وہ یہ ہیں (۱) چند روائتیں جن کو ہم پرانے عہد نامے کی مسلم کتابوں کے جعلی ضمیمے کہہ سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض مثلاً منسی بادشاہ کی دعا۔ اور یرمیاہ نبی کے خط کے اندر دل سوز اور خرد آمیز باتیں پائی تو جاتی ہیں لیکن از روئے تواریخ یہ معتبر نہیں۔ (۲) تعلیم آمیز قصے جن سے یہ مقصود ہے کہ دینی غیرت اور حب الوطنی اور خانگی دینداری کی نصیحت۔ کہانی کے پیرائے میں دی جائے۔ اس قسم کی کہانیاں تالمود (یعنے اہل یہود کی حدیث) میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اور حگاداہ (یعنے قصہ) کے نام سے نامزد ہیں۔ ان سب کی فہرست ذیل میں ملے گی (صفحہ ۱۲ تمہید کو دیکھو)

بیبل کی مسلم کتابوں کے ساتھ اپوکرفا کا ملایا جانا

جاننا چاہیئے کہ رسولوں کے زمانے کے بعد جب نئے عہدنامے کے صحیفے جو یونانی زبان میں لکھے گئے تھے۔ بتدریج جمع کئے گئے۔ تو یہ کام خاصکر سکندریہ میں انجام کو پہنچا۔ اسلئے کہ وہاں مسیحی بڑی کثرت سے تھے۔ اور اس لئے بھی کہ اُن کا بڑا دارالعلوم وہاں تھا۔ اور اسکے علماء و نیز دیگر اہلِ علم سپتواجنت یعنے پُرانے عہدنامے کے یونانی ترجمے سے بہت کام لیتے تھے نئے عہدنامے کی کتابوں کے پورے اجتماع سے پیشتر چار اقسام مذکورہ بالا کی کتبِ احادیث جو پرانے عہدنامے سے متعلق تھیں یہودیوں اور مسیحیوں دونوں میں مشہور ہوئے۔ اور معتبر مانے جاچکے تھے۔ اس لئے ان کو یونانی بیبل میں ضمیمے کے طور پر پُرانے عہدنامے کی کتابوں کے ساتھ لگادیا گیا۔ بعدازاں کلیسیا میں تقریباً آٹھ سو برس تک عبرانی زبان کا علم معدوم رہا جس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ اپوکرفا کی کتابیں دوسری الہامی کتابوں کی ہمدرجہ ٹھیرائی گئیں۔ پندرھویں صدی میں علوم کا پھر نشوونما ہونے لگا۔ اور سولہویں صدی میں اصلاح دین کے وقت اپوکرفا کی کتابیں ہماری کلیسیا کی حسب مسئلہ ششم ثبوت مسائل کے کام سے خارج مگر اخلاقی ہدایات کے لئے مفید قرار دی گئیں۔ اس کے ضد میں رومی کلیسیا نے ۱۵۴۶ء ترنٹ کی مجلس میں اپوکرفا کو بیبل کی اور کتابوں کے برابر مسلّم اور مستند قرار دیا۔ اس رائے کی تردید میں پروٹسٹنٹ علمائے دین نے اپوکرفا کی کتابوں کی قدرومنزلت میں حتی الامکان کمی کی اور اکثر ان کو بیبلوں کے ساتھ مجلد ہونے نہیں دیا۔ اس سبب سے اپوکرفا کی واقفیت پروٹسٹنٹوں میں کالعدم ہو گئی ہے۔ اور کلیسیائے انگلستان بھی صرف ماہِ اکتوبر۔ نومبر کے تین ہفتوں تک روزانہ اوراد اُن میں سے پڑھتی پڑھاتی ہے۔ مگر اتوار کے وردوں میں شامل نہیں کرتی پس ہم کو ان کتابوں پر غور یا ان کے مطالعہ کرنے سے کیا فائدہ متصوّر ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب حسب ذیل ہے ✣

اپوکرفا کے فائدے اور نقص

(۱) اِن کتابوں سے اُس طریق کا سراغ لگتا ہے۔ جس پر اختتامِ نبوّت کے بعد خدا نے اپنی برگزیدہ قوم اس بڑی مہم کے لئے تیار کی۔ جو کہ مسیح کی آمد کے وقت اُن کے ذمہ پڑی۔ یعنے یہ کہ اُن کے چنے ہوئے مناد غیر قوموں کو مسیح کے پاس لاکر ایک ہی کلیسیا میں ملا دیں چنانچہ اوپر ذکر ہوُا۔ کہ اس اثنا میں یہودی قوم کی طبیعت اور میلان کس قدر بدل گیا۔ اُن میں نئے فرقے پیدا ہو گئے۔ الٰہی کتابوں کا مجموعہ پورا ہوُا۔ یونانیوں کے علم اور رومیوں کے انتظام سے واقف ہو کر اُن قوموں پر اثر کرنے کے قابل ہو گئے ✣

(۲) علاوہ اس کے ہم پر واضح ہوُا۔ کہ اس زمانے کے اندر اہل یہود خود حقیقتوں کو معلوم کرتے گئے۔ جن کا گویا بیج پرانے عہدنامے میں پایا تو جاتا ہے۔ مگر پورا اظہار خداوند مسیح کے طفیل ہوُا خاص تین ایسے مسائل ہیں (ا) حکمت کا ازل سے خدا کا رفیق اور ساتھی ہونا۔ (ب) بقائے روح (ج) بدن کی قیامت۔ اور ظاہر ہے کہ انجیل یوحنا اور دیگر مقاموں میں جہاں خداوند مسیح کے کلام اللہ یا ابدی ابن اللہ ہونے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اسی تعلیم کے تسلسل میں آیا اور کلیسیا کے دل نشین ہو گیا۔ پس یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ بغیر اپوکرفا کے مطالعہ کے نئے عہدنامے کے بہت سے اشارے اور مطالب سمجھ میں نہیں آتے ✣

البتہ ایک مسئلہ ہے۔ جس پر نئے عہدنامے کا دارمدار ہے۔ اور جس کا ذکر اپوکرفا میں بہت ہی کم یاب ہے۔ یعنے مسیح موعود کی آمد کی وہ امید جو خداوند کی پیدائش کے وقت یہودیوں میں بہت پھیلی ہوئی اور پُرتاثیر تھی۔ صرف یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس طرح خداوند مسیح کی الوہیت کا گویا ایک پرتَو حکمت الٰہی کے بیان میں چمکتا ہے۔ اُسی طرح اُس کی انسانی حقیقت وحالت کا ایک عکس حکمت ۲: ۱۲۔ ۲۰ میں دکھائی دیتا ہے۔ جہاں راست باز آدمی کی ایذا رسانی کا ذکر ہے۔ کہ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ اور دشمن اس کو شرمناک موت کے حوالہ کر کے طعنہ دیتے ہیں۔ کہ اگر یہ خدا کا بیٹا ہے تو وہی اُس کی مدد کرے اور چھڑا لے ✣

بہرحال یہ قابل غور ہے کہ نئے عہدنامے میں گو عہدِ عتیق کے یونانی ترجمے کے بہت سے حوالے تعلیم کی سند اور ثبوت کے لئے دئے گئے ہیں۔ مگر اپوکرفا کا ایک بھی ایسا حوالہ نہیں۔ مگر ہاں نئے عہدنامے میں اشارے بہت سے موجود ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خداوند اور اس کے رسول ان کتابوں کی تعلیمات یا خاص اُن کے متن کے واقف تھے۔ اس کی صرف تھوڑی سی مثالیں دیتا ہوں۔ باقی اگر کوئی انگریزی ریوائزڈ ورشن (تصحیح شدہ ترجمہ بائبل) کے ریفرنیس کو دیکھے تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ نئے عہدنامے میں اپوکرفا کی طرف کتنے اشارے ہیں

متی ۱۱: ۹۔ حکمت اپنے کاموں سے راست ثابت ہوئی
لوقا ۱۱: ۴۹ خدا کی حکمت نے کہا وغیرہ
رومیوں ۹: ۲۱ کمہار کی مثال حکمت ۱۵: ۷
یوحنا ۱: ۱۔ ۱۸ کلام اللہ حکمت ۷۔ ۹ باب
عبرانیوں ۱۱: ۳۵ مار کھاتے کھاتے مر گئے
عبرانیوں ۱۱: ۳۵ بہتر قیامت
یعقوب ۱: ۱۹ سننے میں تیز بولنے میں دھیرا

حکمت ۷: ۲۲ و ۸: ۱ و بن سیرخ ۱: ۱۔ ۲۰
حکمت ۲: ۱۲
رومیوں ۹: ۲۲ خدا کا تحمل حکمت ۱۲: ۲۰۔
عبرانیوں ۱: ۳ اسکے جلال کا پرتو حکمت ۷: ۲۶
۲ مکابی ۶: ۱۹۔ ۲۸
۲ مکابی ۷: ۹
بن سیرخ ۵: ۱۱

یعقوب ۳: ۱-۱۲ زبان کی بابت ۱ پطرس ۱: ۶-۷ مصیبتوں کی آگ	بن سیرخ ۲۸: ۱۳-۲۳ حکمت ۳: ۵-۷

غرض کتب اپوکرفا سے اور بالخصوص اُنکے اِن تین صحیفوں سے جن کا اردو ترجمہ ناظرین کے نذر کیا جاتا ہے۔ یہ روشن ہوتا ہے کہ یہودی قوم نبوت کے خاتمہ کے بعد بھی باوجود بہت سی مصیبت کشی اور ملک بہ ملک پراگندہ ہونے کے نئے عہد کے مکاشفے کے لئے کس طرح تیار کی گئی۔ اور اُن میں کس کس بات کی کمی رہی جس کو خداوند مسیح نے پورا کیا *

اپوکرفا کی کتابوں کی فہرست اور تقسیم

(۱) الٰہی حکمت کی تعلیمات
(الف) یشوع بن سیرخ (کی حکمت)
(ب) حکمتِ (سلیمان)

(۲) شاہانِ صوریہ کے عہدِ سلطنت میں یہودیوں کی تواریخ۔
(الف) مکابیوں کی پہلی کتاب
(ب) مکابیوں کی دوسری کتاب

(۳) پورانے عہد نامے کی کتابوں کے جعلی ضمیمے۔
(الف) ۲ تواریخ ۳۳ باب ۱۲-۱۳ و ۱۸۔ آیات کے ضمن میں:۔
منسی بادشاہ کی دعا
(ب) یرمیاہ کی کتاب کے ضمن میں:۔
باروخ کی کتاب
یرمیاہ کا خط
(ج) دانیئل کی کتاب کے ضمن میں:۔
تین جوانوں کا گیت (دانیئل ۳: ۲۵)
سوسنّا کا قصّہ
بیل اور اژدہے کا قصّہ
(د) عذرا اور نحمیاہ کی کتاب کے ضمن میں:۔
عذرا کی تیسری کتاب
عذرا کی چوتھی کتاب
(ھ) آستر کی کتاب کے ضمن میں:۔
استر کی کتاب کا باقی حصّہ

(۴) نصیحت آمیز افسانے
(الف) توبیاہ (ملک اصور میں جلاوطن۔ دس فرقوں سے متعلق)
(ب) یہودت (یہوداہ کی سلطنت سے متعلق)

یشوع ابنِ سیرخ کی کتاب المعروف بن سیرخ کی فہرست مضامین

پہلی فصل

حکمت اور خداوند کے خوف کی تشریح میں دینی اور اخلاقی اور سوشل خیالات

آیات کے شمار کے بارے میں۔ واضح ہو کہ بعض جگہ آیات کا نمبر اس لئے چھوڑا گیا ہے۔ کہ یہ ترجمہ یونانی متن کی تصحیح شدہ عبارت کے مطابق کیا گیا۔ اس میں اپوکرفا کے اس متن کے مقابلے میں جس سے پہلا ترجمہ کیا گیا تھا چند موقعوں پر ایک آدھ لفظ یا فقرہ قلم انداز کیا گیا۔

باروخ کی کتاب جس میں یرمیاہ کا خط بھی مندرج ہے۔ مرقومہ بالا تمہید کے اختتام کے بعد ایس۔ پی۔ سی کے کمیٹی کو صحیفۂ مذکورہ کو بھی ترجمہ اور شائع کرنا اس لئے منظور ہوا کہ اس میں سے غالباً چند اوراد گرجے میں سنائے جانے کے لئے منتخب ہونے والے ہیں۔ لہذا اس کی تمہید اور متن کتابِ حکمت کے بعد پایا جائے گا۔

بن سیرخ کی کتاب کی تمہید

اپوکرفا کی کتابوں میں ہم پہلے اس کتاب کا ذکر کرتے ہیں۔ گو بائیبل کی جلد میں حکمت کی کتاب اس سے مقدم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بن سیرخ کی تعلیم بہ نسبت کتاب حکمت کی تعلیم کے عہدِ عتیق سے زیادہ تر ملتی ہے۔ اور نیز یہ حکمت کی کتاب سے پہلے کی تصنیف ہے۔

اس کتاب کے یونانی نسخے میں مترجم کی طرف سے ایک دیباچہ ہے جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کتاب زیر نظر اصالتاً عبرانی زبان میں تھی۔ اور مصنف کے پوتے نے جو کنعان کو چھوڑ کر ملک مصر میں جا بسا تھا۔ مصر والے یہودیوں کی تعلیم کے لئے اُس کا ترجمہ یونانی زبان میں کر دیا۔

کتاب کا مصنّف

پچاسویں باب کی ۲۷۔ آیت میں مصنف اپنا نام یشوع بن سیرخ الیعذر باشندۂ یروشلیم بتاتا ہے اور اس باب کی پہلی آیت میں وہ شمعون بن اُنیاس سردار کاہن کا نام لے کر اُس کی عابدانہ حالت کی توصیف کرتا ہے۔ اس نام کے دو شخص تھے۔ جن میں سے پہلا شمعون تقریباً ۳۰۰۔ سال قبل از مسیح اور دوسرا شمعون ۲۱۷ سال قبل از مسیح سردار کاہن کے عہدے پر مامور ہوا۔ لیکن چونکہ دیباچے میں شاہ مصر یوارگیٹس کے اڑتیسویں سال جلوس کا ذکر ہے۔ اور وہ اس نام کا پہلا بادشاہ صرف ۱۶۔ برس تک سلطنت کرتا رہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوسرے شمعون سردار کاہن کے عہد کہانت میں یہ کتاب لکھی گئی ہوگی۔ اور یہ شخص ۲۱۷ سال قبل از مسیح اپنے عہدہ پر مامور ہوا۔ اور مصنف کے پوتے نے یوارگیٹس دوم کے اڑتیسویں سال جلوس میں تقریباً ۱۳۰۔ سال قبل از مسیح یہ ترجمہ کیا ہوگا۔ یسوع بن سیرخ کے اَور حالات صرف اُس کی کتاب سے مستنبط ہو سکتے ہیں۔ اس کتاب کے پینتالیسویں باب میں ہارون کی بزرگی اور طریق عبادت کی شان کا بہت دل آویز بیان ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے اُس کے گرامی بھائی موسٰے کا مختصر الفاظ میں ذکر آیا ہے۔ اور نیز ذکر بالا کے موافق شمعون بن اُنیاس کی عبادت گزاری کا پُرجوش اور طویل ذکر ہے۔ اس سے یہ خیال گزرتا ہے۔ کہ غالباً مصنف کاہنوں کے فرقے میں سے ہوگا۔ بہرحال یہ شخص حرفت کاروں اور کاشت کاروں میں سے نہ تھا (۳۸ باب آیت ۲۵ سے ۳۰ تک) بلکہ اپنے زمانے کا مسلّم حکیم اور مجتہد تھا (۳۸ باب ۲۴ سے ۳۵ تک و ۳۹ باب آیت ۱۔ ۵ تک) اس آخری حوالہ سے اور نیز باب ۵۱ آیت ۱۳ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس نے سفر بھی بہت کئے۔ اور باب ۳۴ آیت ۱۰ سے ۱۲ تک معلوم ہوتا ہے۔ کہ اثنائے سفر میں بڑے بڑے خطرے بھی اُٹھائے۔ ان سے سلامت رہنے کا شکر یہ باب ۵۱ آیت ۱۔۱۲ تک مرقوم ہے۔ گمان غالب ہے کہ اس بزرگ نے کم از کم ملک شام اور ملک مصر کی سیاحت کی ہوگی۔

لیکن اُن ملکوں کے دستورات اور نظاروں کے سوا اس نے یونانیوں کے اور فلسفے۔ اور ہنر مندی سے واقفیت حاصل نہیں کی۔ اور اس لئے اپنے ملک میں یونانی دستوروں اور خیالات کے پھیل جانے کا مخالف رہا۔

کتاب کا طرز بیان

اس کتاب کے پڑھنے سے بادی النظر میں اس کا کوئی سلسلۂ بیان یا ترتیب واضح نہیں ہوتی البتہ یہ عیاں ہے کہ اس کا مدعا سچی حکمت کا بیان کرنا ہے۔ اور یہ حکمت خدا کے خوف پر مبنی ہے اور شریعت کی تعمیل سے اُس کا اظہار ہوتا ہے۔ اس عام مضمون کا کئی طرح کی عبارتوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً باب ۳ آیت ۱ سے ۱۶ تک والدین کی تعظیم کے بارے میں نثر میں ایک مضمون ہے پھر باب ۱-۱ سے ۲۰ تک نظم کے پیرایہ میں ترجیع بند کے طور پر حکمت اور خداوند کے خوف کی تعریف ہے۔ پھر کتاب میں جا بجا الگ الگ امثال بھی ہیں جو نظم کے پیرایے میں ہیں۔ اُن میں سے بعض فرداً فرداً جدا جدا مطالب کے ہیں۔ مثلاً باب ۲۰ آیت ۱۴ سے ۳۱ تک اور بعض مجموعتہً ایک ہی خاص مضمون پر ہیں۔ مثلاً باب ۲۱-۱-۱۰ تک گناہ اور اُس کی سزا کے بارے ہیں۔ آخر میں دو مضمون طوالت کے ساتھ سپیچ کے طور پر ہیں۔ مثلاً ۴۲-۱۵ سے ۴۳-۳۳ تک خداوند کے کاموں کی توصیف۔

کتاب کی تقسیم

اگرچہ اس کتاب کی تقسیم میں اختلاف رائے کی گنجایش ہے مگر ہم نے پڑھنے والوں کے فائدہ اور سہولت کے خیال سے اس کو پانچ فصلوں پر حسب ذیل منقسم کیا ہے۔ فصل اوّل میں باب ۱-۱ سے ۲۳-۲۷ تک حکمت اور خداوند کے خوف کی تشریح میں دینی اور اخلاقی اور سوشیل خیالات کا ذکر ہے

فصل دوم میں باب ۲۴-۱ سے ۳۳-۱۵ تک حکمت اپنی خودستائی کرتی ہے۔ اور نیز اُن باتوں کا ذکر ہے۔ جن سے وہ خوش اور متنفر ہے۔ (اور یہ فصل خلقت بین الضدین کے مضمون پر ختم ہو جاتی ہے۔ جس پر بشپ ٹیلر صاحب کی کتاب اُنالجی مبنی ہے)۔

فصل سوم میں باب ۳۳-۱۶ سے ۳۹-۱۱ تک۔ مختلف مطالب و مضامین سے خوشہ چینی کی ہے جس کے آخر میں اہل علم اور اہل حرفت میں مقابلہ کیا گیا ہے۔

فصل چہارم میں باب ۳۹-۱۲ سے باب ۴۲-۱۴ تک صنع الٰہی کی تعریف اور خیر و شر کی بابت خیالات ہیں۔

فصل پنجم میں صنع الٰہی اور نامور شخصوں کی توصیف باب ۴۲-۱۵ سے ۵۰-۲۴ تک مندرج ہے چنانچہ ان کی مفصل فہرست شروع میں مرقوم ہے۔

کتاب کی تعلیم

حکمت خدا کے پاس ہر وقت موجود ہے۔ اور ہر وقت اُس سے صادر بھی ہوتی رہتی ہے۔ (باب ۱) اور وہی دنیا اور سب چیزوں کو شکل دینے والی ہے۔ (باب ۲۴) وہ کسی قدر دنیا کی قوموں کو عطا ہوئی ہے (باب ۱-۹ سے ۱۵ تک۔ باب ۲۴-۲ سے ۷ تک) مگر اس کا خلاصہ توریت میں پایا جاتا ہے۔ اور اُس کا خاص مسکن اسرائیل میں ہے۔ اس کتاب میں کسی قدر اُن معموں کا بھی ذکر ہے۔ جو مسائل دین سے متعلق ہیں۔ مثلاً باب ۱۵-۱۱ سے ۲۰ تک جبر و اختیار کی کچھ بحث ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ خدا ہمہ دان قادر مطلق اور نا قابل مزاحمت ہے (باب ۱۸-۱-۲-۷ تک باب ۴۲-۱۷۔ باب ۴۳-۲۷) اور مصنف تقدیر کا قائل ہے۔ (باب ۱۶-۲۶۔ باب ۲۳-۲۰۔ باب ۳۳-۱۰ سے ۱۳ تک باب ۳۹ آیت ۲۰ اور ۲۱) اور خدا عادل اور رحیم بھی ہے۔ اور اس کے سارے کام نیک ہیں (باب ۳۹-۳۲-۳۴ تک)۔ فرشتوں (باب ۴۸ آیت ۲۱) اور شیطان (باب ۲۱-۲۷) کا ایک ہی مقام پر ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف دونو کا قائل ہے۔ مگر اُنکے حب اثر ہونے کا بہت لحاظ نہیں کرتا۔ موت کے بعد کا حال اس کو نا معلوم ہے (باب ۱۴-۱۲) کہتا ہے کہ اُس خدا کی ستایش نہیں ہوتی (باب ۱۷-۲۷) اور خدا سے ڈرنے والوں کی حکمت یہ ہے کہ جائز طور پر اس زندگی سے حظ عالم میں اُٹھائیں۔ (باب ۱۴-۱۴-۶۷ تک)

گناہوں کی معافی خدا کے رحم سے ہوتی ہے (باب ۲-۱۱) اور اس کے وسیلے ہیں دعا (باب ۱۷-۲۵) اور خیرات (باب ۳-۳۰) اس کتاب کا سیاق کلام دانائی کے ساتھ حکمت عملی پر اور اسی ضمن میں عورتوں کی بے قدری پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہودیوں کے بزرگوں میں بھی اُس تعلیم کی کس قدر ضرورت تھی۔ جو خداوند مسیح نے پہاڑی وعظ میں بیان کی + (متی ۵-۲۰ سے ۶-۳۴ تک)

یشوع ابن سیرخ کی حکمت

معروف بہ

اِبن سیرِخ

اس کتاب کے مترجم کا دیباچہ

چونکہ بہت سی اور بڑی باتیں شریعت اور انبیا اور اوروں کی طرف سے جو اُن کے تابعین ہوئے ہیں۔ ہمیں پہنچی ہیں۔ بنابریں ہمارا فرض ہے۔ کہ تعلیم اور حکمت کی تعریف اسرائیل کی طرف منسوب کریں۔ اور چونکہ ضرور ہے کہ نہ صرف پڑھنے والے خود ماہر ہو جائیں۔ بلکہ علم کے محب کا فرض ہے کہ باہر والوں کو تقریر اور تحریر سے نفع پہنچانے کے لائق بنیں۔ اسلئے میرے دادا یشوع شریعت اور انبیاء اور ہمارے بزرگوں کی دوسری کتابوں کو بڑی توجہ سے پڑھکر اور اُن کے ساتھ بڑی واقفیت حاصل کر کے اس بات پر مایل ہوئے کہ تعلیم اور حکمت کے بارے میں خود بھی کچھ تحریر کریں۔ تاکہ وہ لوگ جو علم کے محبّ ہیں۔ اور ایسی ایسی باتوں میں لگے رہتے ہیں۔ شریعت کے موافق زندگی بسر کرنے میں زیادہ ترقی کریں۔ اس لئے تم سے التجا کی جاتی ہے۔ کہ شوق اور توجہ کے ساتھ پڑھو۔ اور اس ترجمے میں جو محنت سے کیا گیا ہے۔ کہیں بعض جملوں کے بیان کرنے میں ہم قاصر رہے ہوں۔ تو معاف رکھنا۔ کیونکہ وہ باتیں جو ابتدًا عبرانی میں کہی گئیں۔ اُن کا وہ زور نہیں رہ سکتا جبکہ دوسری زبان میں ترجمہ کی جائیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ خود توریت اور صحایف انبیا اور باقی کتابیں بھی بڑا فرق رکھتی ہیں۔ جب وہ اپنی اصلی زبان میں پڑھی جائیں۔ کیونکہ جب میں یوارگیٹس بادشاہ کے ۳۸ ویں سال جلوس میں آیا۔ اور وہاں کچھ عرصے تک رہا تو مجھے ایک کتاب ملی۔ جس میں بہت سی تعلیم تھی پس مجھے نہایت ضروری معلوم ہوا۔ کہ محنت اور تکلیف اُٹھاکر اس کتاب کا ترجمہ کردوں۔ اور بڑی خبرداری اور ہوشیاری کے ساتھ اسی عرصہ میں اس کو ختم بھی کرلوں۔ اور اُن مہجور الوطنوں کے لئے شائع بھی کردوں۔ جو تعلیم کے خواہش مند ہیں۔ اور پیشتر سے اپنے اطوار درست کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ شرع کے مطابق زندگی بسر کریں ✣

بن سیرخ

پہلی فصل

حکمت اور خداوند کے خوف کی تشریح میں دینی اور اخلاقی اور سوشیل خیالات

حکمت اور خداوند کا خوف

باب ۱ ساری حکمت خداوند کی طرف سے ہے۔
اور ابد تک اُسی کے ساتھ ہے ✣
(۲) سمندر کی ریت اور بارش کے قطروں۔
اور ازلیت کے دنوں کو کون گنے گا ؟
(۳) اور آسمان کی بلندی اور زمین کی وسعت۔
اور سمندر کو اور حکمت کو کون دریافت کریگا؟
(۴) حکمت سب چیزوں سے پیشتر پیدا ہوئی۔
اور عقلِ دور اندیش ازل سے ہے ✣

(٦) حکمت کی اصل کس پر ظاہر ہوئی۔
اور اُس کی دانائی بھری مصلحتیں کس کو معلوم ہیں ✣
(۸) صاحب حکمت ایک ہی ہے جس سے بہت ڈرنا چاہئے
یعنے خدا جو اپنے تخت پر بیٹھا ہے ✣
(۹) اُس نے اُس کو پیدا کیا اور دیکھا اور جانچا
اور ساری صنعتوں پر اُسے انڈیل دیا ✣
(۱۰) اُس کی بخشش کے موافق وہ تمام نوع بشر کے ساتھ ہے
اور جو اُس سے محبّت رکھتے ہیں اُنہیں وہ مفت بخشتا ہے ✣

(۱۱) خداوند کا خوف جلال
اور خوشی وخرمی کا تاج ہے ✣
(۱۲) خداوند کا خوف دل کو خوش کرتا ہے۔
اور خوشی وخرمی اور عمر کی درازی بخشتا ہے ✣

(۱۳) جوخداوند سے ڈرتا ہے۔
آخری دن اُس کا بھلا ہوگا۔
اور اپنی موت کے وقت وہ مبارک ہوگا +

(۱۴) خداوند کا خوف حکمت کا آغاز ہے۔
اور مومنوں کے ساتھ وہ رحم میں ڈالا گیا +
(۱۵) آدمیوں کے پاس اُس نے ایک ازلی بنیاد ڈالی۔
اور اُن کے تخم کے ساتھ ساتھ وہ ودیعت رہیگی +

(۱۶) خداوند کا خوف حکمت کا کمال ہے۔
اور وہ اپنے پھلوں سے آدمیوں کو سیر کرتی ہے +
(۱۷) وہ اپنے تمام گھر کو دلپذیر چیزوں سے۔
اور کھیتوں کو اپنی پیداوار سے بھرے گی +

(۱۸) خداوند کا خوف حکمت کا تاج ہے۔
وہ امن اور کامل صحت کو نشو و نما دیتا ہے +
(۱۹) اُس نے اُسے دیکھا اور جانچا۔
اُس نے مہارت اور علم و فہم کا مینہ برسایا۔
اور اُس کے مضبوط تھامنے والوں کی عزت بڑھائی

(۲۰) خداوند کا خوف حکمت کی جڑ ہے۔
اور عمر کی درازی اُس کی شاخیں ہیں +

قہر اور حلم

(۲۲) ناروا غضب کبھی راست نہیں ٹھہر سکتا۔
کیونکہ آدمی کے غضب کا زور اُس کا زوال ہے +
(۲۳) صابر آدمی ایک عرصہ تک برداشت
کرے گا۔ اور بعد ازاں اُس کے لئے خوشی پیدا
ہوگی (۲۴) وہ ایک عرصہ تک اپنے الفاظ کو چھپائیگا
مگر بہتیرے لب اُس کی فہم کی داد دیں گے +

حکمت کا خزانہ

(۲۵) حکمت کے خزانوں میں علم کی ایک تمثیل ہے
لیکن گنہگار کے نزدیک خداپرستی ایک مکروہ شے ہے
(۲۶) اگر تو حکمت کا خواہشمند ہے تو حکموں
کو مان۔ خداوند فیاضی سے تجھے دے گا (۲۷) کیونکہ
خداوند کا خوف حکمت اور تلقین ہے۔ اور ایمان اور
حلم اُس کی خوشنودی ہے +

ریاکاری

(۲۸) خداوند کے خوف سے روگرداں مت ہو۔
اور دلاور ہو کر اس کے نزدیک مت آ۔
(۲۹) مکاری میں زبان زد نہ ہو۔ اور
اپنے لبوں کی حفاظت کر (۳۰) اپنے تئیں بلند نہ کر
مبادا گر پڑے اور اپنی روح کی بے عزتی کرائے
ورنہ خداوند تیرے رازوں کو فاش کرے گا۔ اور
برسرِ جماعت تجھے گرا دے گا۔ اس لئے کہ خداوند کا
خوف پاس نہ پھٹکا۔ اور تیرا دل فریب سے بھرا ہا +

آزمائش کے فوائد

باب ۲۔ اے میرے بیٹے اگر خدا کی عبادت کرنے آئے۔
تو اپنی روح کو آزمائش کے لئے تیار کر۔
(۲) اپنے دل کو ٹھیک کر۔ اور استقلال
سے برداشت کر اور مصیبت کے دن جلدبازی

نہ کر۔ (۳) اُس سے لپٹا رہ اور جدا نہ ہو تاکہ تیری
عاقبت بہتر ہو۔ (۴) جو کچھ تجھ پر گذرے اُس پر
راضی رہ۔ اور جب تو ذلت کی حالت میں پڑے
تو صبر کر۔ (۵) کیونکہ سونا آگ میں تپایا جاتا ہے
اور مقبول انسان ذلّت کی بھٹّی میں (۶) اُس پر
توکل رکھ وہ تیری مدد کرے گا۔ اپنی راہوں کو
درست کر اور اُس پر اُمید رکھ +

سچّا اور جھوٹا خوف

(۷) تم جو خداوند سے ڈرتے ہو۔ اُس کی رحمت
کے منتظر رہو۔
اور اُس سے برکنار نہ ہو۔ مبادا گر پڑو +
(۸) تم جو خداوند سے ڈرتے ہو۔ اُس پر توکّل رکھو۔
تمہارا اجر ضائع نہ جائے گا +
(۹) تم جو خداوند سے ڈرتے ہو۔ اچھی چیزوں کی۔
اور ابدی خوشی اور رحمت کی امید رکھو +

(۱۰) قدیم نسلوں پر نظر کرو۔ اور دیکھو۔
کہ کس نے خدا پہ توکل کیا اور شرمندہ ہُوا۔
یا کون اُسکے خوف میں قائم رہا اور ترک کیا گیا۔
یا کس نے اُسکو پکارا اور اُسنے اس سے بے پروائی کی +

(۱۱) کیونکہ خداوند ترس اور رحم سے بھرا ہوا ہے۔
وہ گناہوں کو بخشتا اور مصیبت کے وقت بچاتا ہے +

(۱۲) افسوس ہے خوف زدہ دلوں پر اور سُست
ہاتھوں پر۔
اور اُس گنہگار پر جو دو راہوں پر چلتا ہے +
(۱۳) افسوس ہے سُست دل پر کیونکہ وہ ایمان
نہیں لاتا۔
اس لئے اُس کی کوئی حمایت نہ ہوگی +
(۱۴) افسوس ہے تم پر جو بے صبر ہو گئے۔
جب خداوند تمہارے نزدیک آئے گا۔ تو
تم کیا کرو گے +

(۱۵) جو خداوند سے ڈرتے ہیں۔
وہ اُس کے کلمات کی نافرمانی نہیں کرتے +
اور جو اُسے محبت کرتے ہیں۔
وہ اُس کے طریقوں پر چلتے ہیں +
(۱۶) جو خداوند سے ڈرتے ہیں۔
وہ اُس کی رضامندی ڈھونڈتے ہیں +
اور جو اُسے محبت کرتے ہیں۔
وہ شریعت سے معمور ہوں گے +
(۱۷) جو خداوند سے ڈرتے ہیں۔
وہ اپنے دلوں کو مستعد کریں گے +
اور اُس کی نظر میں اپنی جانوں کو فروتن بنائینگے
اور یہ کہیں گے +
(۱۸) ہم خداوند کے ہاتھوں میں پڑیں۔
نہ انسان کے ہاتھوں میں +
کیونکہ جیسی اُس کی عظمت ہے۔
ویسی ہی اُس کی رحمت ہے +

والدین کی عزّت

باب ۳ اے میرے بچّو میں تمہارا والد ہوں۔

میں رکھیں گی۔(۱۷) کیونکہ پہلے پہل تو وہ اُس کے ساتھ ٹیڑھے راستوں میں چلے گی۔اور اسے خوف و دہشت دلائے گی۔اور اپنی تربیّت سے اُسے دکھ دے گی۔جب تک کہ وہ اُسکی روح پر بھروسہ نہ کرلے۔اور اپنی عدالتوں سے اُسے نہ آزمالے۔(۱۸) تب وہ سیدھی راہ پر اُس کی طرف مڑے گی۔اور اُسے خوش کرے گی۔اور اپنے بھید اُس پر ظاہر کریگی۔(۱۹) لیکن اگر وہ گمراہ ہوجائے تو وہ اُسے چھوڑ دے گی۔اور اُس کو ہلاکت میں پڑنے دے گی +

سچّی اور جھوٹی شرم

(۲۰) موقع کا دھیان رکھ اور بدی سے خبردار ہو۔اور اپنی روح کے بارے میں شرمندہ نہ ہو۔(۲۱) کیونکہ ایک شرم گناہ پیدا کرتی ہے۔اور ایک شرم جلال اور فضل ہے۔(۲۲) اپنی روح کے خلاف کسی شخص کا لحاظ نہ کر۔اور ایسی کسی کی تعظیم نہ کر جس سے تو گر جائے۔(۲۳) سخن سے باز نہ رہ۔جبکہ اس سے امن پیدا ہوتا ہو اور ظاہرداری کی خاطر اپنی حکمت نہ چھپا۔(۲۴) کیونکہ حکمت سخن کے ذریعہ سے معلوم ہوتی ہے۔اور تعلیم زبان کے کلام کے ذریعہ سے۔(۲۵) حق کے خلاف کام نہ کر۔اور اپنی نادانی کے باعث شرمندہ ہو۔(۲۶) اپنے گناہوں کا اقرار کرنے سے نہ شرما۔اور دریا کے سیلاب کو زبردستی نہ روک۔(۲۷) اپنے تئیں ایسا افتادہ نہ بنا۔کہ احمق تجھے روند ڈالے۔اور جو صاحب قدرت ہے اُس کا لحاظ نہ کر (۲۸) حق کے لئے موت تک جدوجہد کر۔خداوند خدا تیری طرف سے جنگ کرے گا +

جلد بازی اور سُستی

(۲۹) نہ اپنی زبان سے جلد بازی کر۔
اور نہ کاموں میں کاہلی اور سُستی +

گھر کی حکومت

(۳۰) اپنے گھر میں شیر سا نہ بن۔
اور نہ اپنے خادموں کے درمیان وہمی ہو جا +

سخاوت

(۳۱) لینے کے لئے اپنے ہاتھ کو نہ پھیلا۔
اور ایسے وقت جبکہ تجھے واپس دینا مناسب ہے اُسے کھینچ نہ لے +

لالچ

باب ۵۔ اپنے مال پر دل نہ لگا۔
اور یہ نہ کہہ کہ میرے لئے کافی ہے +

خودبینی

(۲) اپنی عقل اور اپنی طاقت کی پیروی نہ کر
کہ تو اپنے دل کی خواہشوں پر چلے +
(۳) اور یہ نہ کہہ کہ مجھ پر کون حکومت کرنے والا ہے۔
ورنہ خداوند ضرور تجھ سے انتقام لے گا +

توبہ اور کفّارہ

(۴) یہ نہ کہہ کہ میں نے گناہ کیا تھا۔اور مجھے کچھ نہ ہؤا
کیونکہ خداوند برداشت کرنے والا ہے +
(۵) کفّارے کے بارے میں بے خوف نہ ہو کہ تو گناہ پر گناہ کرنے لگے۔(۶) اور یہ بھی نہ کہہ کہ اُس کا رحم بڑا ہے۔گناہ کثیر بھی ہونگے۔تو وہ معاف کر دے گا۔اُس میں رحمت اور غضب دونوں ہیں۔آخر اس کا غصہ تو گنہگاروں ہی پر اُتریگا۔(۷) خداوند کی طرف رجوع لانے میں دیر نہ کر۔اور روز بروز ملتوی نہ کرتا جا۔کیونکہ خداوند کا غضب اچانک پھوٹ نکلے گا۔اور انتقام کے دن تو ہلاک ہوجائے گا۔(۸) ناروا نفع پر اپنا دل نہ لگا۔کیونکہ مصیبت کے دن اُس سے تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا +

زبان کو قبضے میں رکھنا

(۹) ہر ایک ہوا میں نہ پھٹک اور ہر راہ میں نہ چل۔
کیونکہ دو زبان گنہگار ایسا کرتا ہے +

(۱۰) اپنی سمجھ میں مستقل ہو۔
اور تیرا قول ایک ہو +

(۱۱) سننے میں تیز ہو۔
اور صبر سے جواب دے +

(۱۲) اگر تجھے سمجھ ہے تو اپنے پڑوسی کو جواب دے۔
نہیں تو اپنے مُنہ پر ہاتھ رکھ لے +

(۱۳) کلام میں جلال اور بے عزتی دونو ہیں۔
اور آدمی کی زبان ہی اُس کی اُفتادگی ہے +

(۱۴) کانا پھوسی کرنے والا نہ کہلا۔
اور اپنی زبان سے کسی کی گھات میں نہ بیٹھ +
کیونکہ چور کو شرم حاصل ہوتی ہے۔
اور دو زبان کو بدی کا الزام آتا ہے +

باب ۶۔ چھوٹے بڑے معاملات میں نادان نہ رہ۔
اور بجائے دوست ہونے کے دشمن نہ بن +
کیونکہ تو بدنام ہو کر شرم اور رسوائی کو ورثہ میں پائیگا
اور ایسا ہی حال اُس گنہگار کا ہوگا جو دو زبان ہے +

ہٹ دھرمی کا خطرہ

(۲) اپنی من سمجھوتی سے اپنے تئیں بلند نہ کر۔
تاکہ تیری روح کے ایسے ٹکڑے نہ کئے جائیں جیسے سانڈ کے +
(۳) اس صورت میں تو اپنے پتوں کو کھا جائیگا۔اور اپنے پھلوں کو برباد کر دے گا۔اور اپنے تئیں ایک خشک درخت کی مانند چھوڑے گا
(۴) ایک شریر روح اپنے پانے والے کو برباد کرے گی۔اور اُسے دشمنوں کے روبرو آلۂ تمسخر بنائے گی +

دوستی کے بارے میں

(۵) شیریں کلامی دوستوں کو زیادہ کریگی
اور خوش زبانی خوش سلوکیوں کو بڑھائے گی

(۶) چاہئے کہ تجھ سے میل جول رکھنے والے بہت ہوں اور تیرے صلاح کار ہزار میں سے ایک۔ (۷) اگر کوئی دوست پیدا کرنا ہو۔ تو اُسے آزمائش کر کے پیدا کر۔ اور اُس پر بھروسہ کرنے میں عجلت نہ کر (۸) کیونکہ ایک ایسا دوست بھی ہوتا ہے۔ جو اپنے مطلب کا ہو۔ اور وہ تیری مصیبت کے دن میں ثابت قدم رہنے کا نہیں۔ (۹) اور ایک دوست ایسا ہوتا ہے۔ جسے دشمنی کی طرف میلان ہوتا ہے۔ اور وہ جھگڑا انکال کر کے تجھے نادم کرے گا۔ (۱۰) اور ایک دوست ایسا ہوتا ہے۔ جو دسترخوان پر تیرا شریک ہوتا ہے۔ وہ تیری مصیبت کے دن قائم نہ رہے گا۔ (۱۱) تیری خوشحالی کے دنوں میں وہ تجھ سا ہوگا۔ اور تیرے خادموں پر حکومت جتائیگا (۱۲) اور اگر تو پست ہو جائے تو وہ تیرے خلاف ہو جائے گا۔ اور تیرے سامنے سے غایب رہیگا۔ (۱۳) اپنے دشمنوں سے کنارہ کش ہو۔ اور اپنے دوستوں سے خبردار رہ۔ (۱۴) ایک وفادار دوست ایک محکم پناہ ہے۔ جس نے اُسے پایا۔ ایک خزانہ پالیا۔ (۱۵) وفادار دوست کا بدل کوئی شے نہیں اور اُس کی خوبی قیمت کی حد سے باہر ہے۔ (۱۶) ایک وفادار دوست اکسیر حیات ہے۔ اور وہ جو خداوند سے ڈرتے ہیں۔ اُسے پائیں گے (۱۷) خداوند سے ڈرنے والا اپنی دوستی کو ٹھیک ٹھیک رکھتا ہے۔ کیونکہ جیسا وہ ہے ویسا اُس کا ہمسایہ بھی ہے۔

حکمت کی پیروی

(۱۸) اے میرے بیٹے شروع جوانی سے تربیت حاصل کرتا جا۔ تو سفید بالوں کے زمانے تک تو حکمت پاتا رہے گا۔ (۱۹) حکمت کے پاس اُس شخص کی مانند آ۔ جو ہل جوتتا اور بیج بوتا ہے۔ اور اُس کے اچھے پھلوں کا منتظر رہ۔ کیونکہ اُس کی کاشت میں تیری محنت کم ہوگی۔ اور تو اُس کے پھلوں میں سے بہت جلد کھائے گا۔ (۲۰) اَن پڑھوں کے ساتھ وہ بڑی سختی سے پیش آتی ہے اور بے سمجھ اُس میں قائم نہ رہے گا۔ (۲۱) امتحان کے ایک بڑے بھاری پتھر کی مانند وہ اُس کے سر پر ہوگی۔ اور وہ اُسے پھینک دینے میں دیر نہ کرے گا۔ (۲۲) کیونکہ حکمت اسم بامسمّٰی ہے اور وہ بہتیروں پر ظاہر نہیں ہوتی۔

(۲۳) اے میرے بیٹے کان دھر اور میرے قولِ فیصل کو قبول کر۔ اور میری مشورت سے روگرداں نہ ہو۔ (۲۴) اپنے پاؤں میں اُس کی بیڑیاں اور اپنی گردن میں اُس کی زنجیر ڈال دے۔ (۲۵) اُس کو کندھا دے اور اٹھا لے۔ اور اُس کی بندشوں سے رنجیدہ نہ ہو۔ (۲۶) دل و جان سے اُس کی طرف رجوع کر۔ اور اپنی پوری طاقت سے اُسکے طریقوں کی محافظت کر۔ (۲۷) ڈھونڈ اور کھوج لگا۔ تجھے اس کا پتہ لگ جائے گا۔ اور جب تو پکڑ چکے۔ تو اُسے جانے نہ دے (۲۸) کیونکہ آخرکار تو اُس کی راحت پائے گا۔ اور وہ تیرے لئے خوشی بن جائے گی۔ (۲۹) اور اُسکی بیڑیاں تیرے لئے قوت کا پیراہن ہونگی۔ اور اُس کی زنجیریں ایک شاندار خلعت (۳۰) کیونکہ وہ ایک طلائی زیور پہنے ہوئے ہے۔ اور اُس کے

بندھن ایک لاجوردی ٹپکا ہیں (۳۱) تو اسے شاندار خلعت کی مانند پہن لے اور تاج مسرت سے اپنے تئیں مزیّن کر لے۔

(۳۲) اے میرے بیٹے اگر تو چاہے گا تو تعلیم پائیگا اور اگر تو اپنی روح کو مقید کریگا۔ تو چُست و چالاک ہوگا۔ (۳۳) اگر تو سننا پسند کرے تو تو پائے گا اگر تو اپنے کان کو جھکائے۔ تو تو دانشور ہوگا۔ (۳۴) بزرگوں کے مجمع میں کھڑا رہ۔ اور جو کوئی عقلمند ہے۔ اُسے چمٹا رہ۔ (۳۵) دینداری کی تقریر کو سننے کے لئے مستعد رہ۔ اور عاقلانہ امثال کو بھولنے نہ دے۔ (۳۶) اگر تو کسی دانشور شخص کو دیکھے۔ تو اُس کے پاس فوراً چلا جا۔ اور اپنے پاؤں سے اُس کے دروازے کی مٹی لے ڈال۔ (۳۷) خداوند کے ضابطوں کو غور سے سوچا کر۔ اور سدا اس کے حکموں کے تصوّر میں رہا کر۔ وہ تیرے دل کو مضبوط کرے گا۔ اور تیری حکمت کی خواہش تجھے مل جائے گی۔

بونا اور کاٹنا

باب ۷ بدی نہ کر۔ یوں بدی تیرے پاس نہ پھٹکیگی۔
(۲) ناراستی سے کنارہ کر۔ یوں وہ تجھ سے علیحدہ ہو جائیگی۔
(۳) اے میرے بیٹے ناراستی کی ریگھاریوں پر بیج نہ ڈال۔
تو تو اُن سے سات گنا نہ کاٹے گا۔

فروتنی

(۴) خداوند سے اعلےٰ درجہ نہ مانگ۔
نہ بادشاہ سے عزت کی مسند۔

(۵) خداوند کے حضور اپنے آپ کو راستباز نہ بنا۔ اور بادشاہ کے سامنے اپنی دانش نہ جتلا۔ (۶) منصف بننے کی خواہش نہ کر مبادا تو بے انصافی کو رفع نہ کر سکے۔ مبادا کہیں تو کسی زبردست سے ڈر جائے۔ اور اپنی راستبازی کے رستے میں سدِّراہ ہو۔

مختلف نصائح

(۷) جمہورِ شہر کے خلاف خطا نہ کر۔
اور اس انبوہ میں اپنے تئیں ذلیل نہ کر۔

(۸) گناہ کو دوبارہ پلے نہ باندھ۔
کیونکہ ایک ہی گناہ میں تو بے سزا نہ چھوٹیگا۔

(۹) یہ نہ کہہ کہ وہ میرے نذرانوں کی کثرت کا لحاظ کریگا۔
اور جب میں خدا تعالےٰ کے حضور قربانی کرونگا
تو وہ اُسے قبول ہی کر لے گا۔

(۱۰) اپنی دعا میں تنگ دل نہ ہو۔
اور خیرات کرنے میں غفلت نہ کر۔

(۱۱) تلخ جان آدمی پر نہ ہنس۔
کیونکہ وہی ایک پستی دینے والا ہے اور
بلندی دینے والا۔

(۱۲) اپنے بھائی کے خلاف جھوٹ نہ بنا۔
اور دوست کے خلاف بھی ایسا نہ کر۔

(۱۳) کسی قسم کے جھوٹ کو دوستی نہ رکھ۔
کیونکہ یہ عادت نیک انجام نہیں ÷

(۱۴) بزرگوں کی مجلس میں زباں درازی نہ کر۔
اور اپنی نماز میں اپنے الفاظ کو بار بار نہ کہہ۔

(۱۵) محنت کے کام سے نفرت نہ کر۔
اور نہ کاشتکاری سے جسے خدا تعالےٰ نے
مقرر کیا ہے ÷

(۱۶) گناہگاروں کے زمرہ میں اپنے آپ کو
شامل نہ کر۔
یاد رکھ کہ غضب کو آتے دیر نہیں لگتی ÷

(۱۷) اپنی روح کو بہت ہی فروتن کر۔
کیونکہ بے دین آدمی کی سزا آگ اور کیڑے ہیں ÷

(۱۸) کسی کم قدر شے کے ساتھ دوست کا تبادلہ نہ کر۔
اور سچے بھائی کے عوض میں اوفیر کا سونا مت
قبول کر ÷

خانہ داری کی بابت نصائح

(۱۹) عقلمند اور نیک بیوی کا دل ہاتھ سے نہ دے۔ کیونکہ اُس کا یہ جمال سونے سے بڑھکر ہے (۲۰) ایسے نوکر کے ساتھ جو راستی سے کام کرتا ہے بدسلوکی نہ کر۔ اور ایسے مزدور کے ساتھ جو جانفشانی کرتا ہے (۲۱) عقلمند نوکر کو جان سے عزیز رکھ۔ اور اُس کی آزادی فریب سے نہ چھین۔ (۲۲) تیرے پاس مواشی ہیں؟ اُن کی نگہبانی کر۔ اور اگر اُن سے تجھے فائدہ ہے تو اُنہیں ہاتھ سے نہ کھو۔ (۲۳) تیرے ہاں اولاد ہے؟ اُن کی تربیّت کر۔ اور اُن کی گردنوں کو جوانی ہی میں جھکا دے۔ (۲۴) تیرے ہاں بیٹیاں ہیں؟ اُن کے جسم کی نگہبانی کر۔ اور اُنکے سامنے خندہ رو نہ رہ (۲۵) اپنی بیٹی کا بیاہ کر دے تو ایک بڑی مہم انجام دے گا۔ اور اُسے کسی سمجھدار کے حوالے کر دے۔ (۲۶) تیرے پاس دلخواہ بیوی ہے۔ اُسے نہ نکال۔ لیکن جو نفرت کے لائق ہو۔ اپنے تئیں اس کے حوالے نہ کر۔ (۲۷) تہ دل سے اپنے باپ کی عزّت کر۔ اور اپنی ماں کے دردوں کو بھول نہ جا۔ (۲۸) یاد رکھ کہ تو اُن سے پیدا ہوا تھا۔ اور جو کچھ انہوں نے تیرے لئے کیا۔ اُس کا تو کیا بدلہ دیگا۔ (۲۹) دل و جان سے خدا کا خوف رکھ۔ اور اُس کے کاہنوں کی تعظیم کر۔ (۳۰) اپنے بنانے والے سے ہمہ تن محبّت رکھ۔ اور اس کے خادموں کو نہ چھوڑ۔ (۳۱) خداوند سے ڈر اور کاہن کی بزرگی کر۔ اور اس کا حصّہ اسے دے۔ جیسا کہ تجھے حکم ملا ہے یعنے پہلے پھل تقصیر کی قربانی۔ شانوں کا ہدیہ۔ تقدیس کی قربانی۔ اور مقدس چیزوں کے پہلے پھل۔ (۳۲) غریب آدمی کی طرف بھی اپنے ہاتھ بڑھا۔ تاکہ تیری برکت کامل ہو۔ (۳۳) ہر زندہ شخص کی نظر میں عطیہ پسندیدہ ہے۔ مردہ انسان کے لئے بھی

احسان اٹھا نہ رکھ۔ (۳۴) رونے والوں سے برکنار نہ رہ۔ اور ماتم کرنے والوں کے ساتھ ماتم کر۔ (۳۵) بیمار شخص کے پاس جانے میں دیر نہ کر۔ کیونکہ ایسی باتوں سے تو محبوب ہوگا (۳۶) اپنے سارے معاملات میں اپنی عاقبت کو یاد رکھ۔ تو کبھی تو خطا نہ کرے گا ÷

مختلف درجوں کے آدمیوں سے برتاؤ

باب ۸ زبردست کا مقابلہ نہ کر۔ مبادا تو اُس کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے۔ (۲) دولتمند کے ساتھ جھگڑا نہ کر۔ مبادا وہ تجھے دبا لے۔ کیونکہ زر نے بہتیروں کو تباہ کر دیا۔ اور بادشاہوں کے دلوں کو پھیر دیا۔ (۳) زباں دراز کا مقابلہ نہ کر۔ اور اُس کی آگ میں لکڑیاں نہ جھونک۔ (۴) گستاخ آدمی کے ساتھ ہنسی نہ کر۔ مبادا تیرے اجداد کی بے عزتی ہو (۵) ایسے شخص کو جو گناہ سے روگردانی کرے۔ ملامت نہ کر۔ یاد رکھ کہ ہم سب سزا کے مستوجب ہیں (۶) بڑھاپے میں کسی شخص کی اہانت نہ کر۔ کیونکہ ہم میں سے بھی بعض بوڑھے ہو چلے ہیں۔ (۷) کسی کے مرنے کی خوشی نہ کر۔ یاد کر کہ ہم سب مرنے والے ہیں (۸) عقلمندوں کی تقریر سے غافل نہ ہو۔ اور ان کی امثال سے وقوف پیدا کر۔ کیونکہ اُن سے تو تربیّت حاصل کرے گا۔ اور یہ سیکھے گا۔ کہ کس طرح بزرگوں کی خدمت کرتے ہیں (۹) بوڑھوں کی تقریر سے بے نصیب نہ رہ۔ کیونکہ اُنہوں نے بھی اپنے اجداد سے سیکھا ہے۔ تجھے بھی اُنسے سمجھ۔ اور ضرورت کے وقت جواب دینا آ جائیگا (۱۰) گنہگار کے کوئیلوں کو مت سُلگا۔ مبادا تو اُس کی آگ کے شعلے میں جل مرے (۱۱) گستاخ آدمی کے سامنے سے نہ ہٹ۔ مبادا وہ تیری باتوں کی گھات میں رہے۔ (۱۲) ایسے شخص کو جو تجھ سے قوی تر ہے۔ قرض نہ دے۔ اور اگر دے تو یوں سمجھ کہ کھو بیٹھا۔ (۱۳) اپنی حیثیّت سے زیادہ ضامن نہ بن۔ اور اگر بنے تو ادا کرنے کی سوچ کر لے۔ (۱۴) منصف کے ساتھ مقدمہ بازی نہ کر۔ کیونکہ اُسکی عزت کا لحاظ کر کے اسی کی تائید میں فیصلہ ہوگا۔ (۱۵) جلد باز کا ہمراہ نہ بن۔ مبادا وہ تجھ سے ناراض ہو جائے۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی کے موافق چلے گا اور تو اُس کی حماقت سے ہلاک ہوگا۔ (۱۶) غصّہ ور کے ساتھ نہ لڑ۔ اور اس کے ساتھ ریگستان میں سفر نہ کر۔ کیونکہ اس کی نظر میں خون کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور جہاں کوئی مدد نہیں۔ وہاں وہ تجھے مارے گا۔ (۱۷) احمق سے مشورہ نہ لے کیونکہ وہ راز کو چھپا نہ سکے گا۔ (۱۸) اجنبی کے سامنے کوئی پوشیدہ کام نہ کر۔ کیونکہ تجھے خبر نہیں کہ وہ کیا شگوفہ پیدا کرے گا۔ (۱۹) اپنے دل کی بات ہر ایک سے نہ کھول۔ اور وہ تیرے احسان کا معاوضہ نہ دے ÷

عورتوں سے برتاؤ

باب ۹ اپنی ہم آغوش جورو سے بدگمانی نہ کر۔ اور اُسے اپنی خلاف مرضی تعلیم نہ دے۔

(۲) کسی ایسی عورت کا دلدادہ نہ ہو۔ کہ وہ تیری قوت کو پامال کر دے۔ (۳) ایسی عورت سے نہ مل جو فاحشانہ بسر کرتی ہے۔ کہ مبادا تو اُس کے پھندوں میں پھنس جائے۔ (۴) گانے والی عورت سے دوستی نہ کر۔ مبادا تو اُس کی کششوں سے پکڑا جائے۔ (۵) کنواری عورت پر غور سے نظر نہ کر مبادا تو اُس کی سزاؤں کے پھندے میں گرفتار ہو۔ (۶) فاحشہ عورتوں کا دلدادہ نہ ہو۔ مبادا تو اپنے ورثہ کو کھو بیٹھے۔ (۷) شہر کی گلیوں میں چاروں طرف نظر نہ دوڑا۔ اور نہ اُس کے خراب مقامات میں آوارہ گردی کر۔ (۸) اپنی آنکھ کو حسین عورت سے ہٹا لے۔ اور دوسری کے حُسن کو نہ تاک۔ عورت کے جمال نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے۔ اُس سے عشق آگ کی طرح بھڑکتا ہے۔ (۹) خصم والی کے ساتھ مت بیٹھ۔ اور اس کے ساتھ شراب خوری نہ کر۔ مبادا تیرا دل اُس کی طرف مائل ہو جائے اور اپنی روح کے ساتھ تو ہلاکت میں پھسل پڑے +

دوستوں سے برتاؤ

(۱۰) پرانے دوست کو نہ چھوڑ۔ کیونکہ نیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ نیا دوست نئی مے کی مانند ہے۔ کہ اگر وہ پرانی ہو جائے تو اُسے خوشی سے پیئے گا۔ (۱۱) گنہگار کی حشمت پر رشک نہ کر۔ کیونکہ تو نہیں جانتا۔ کہ اُس کی کیسی تباہی ہوگی۔ (۱۲) بے دینوں کی خوشیوں میں خوش نہ ہو یاد رکھ کہ وہ سزا پائے بغیر قبر میں نہ اتریں گے (۱۳) ایسے شخص سے جو مار ڈالنے پر قادر ہے۔ دور رہ تو موت کے خوف سے بھی تو بچا رہیگا۔ اور اگر تو اُس کے نزدیک آئے تو خطا نہ کر۔ مبادا وہ تیری جان لے لے۔ اس صورت میں یقین جان کہ تو پھندوں کے درمیان پھر رہا ہے۔ اور شہر کی فصیل کے کنگروں پر چل رہا ہے (۱۴) جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنے ہمسائیوں کو پہنچان لے اور عقلمندوں کے ساتھ مشورہ کر۔ (۱۵) اپنا ربط عقلمندوں کے ساتھ رکھ اور اپنی تمام گفتگو باری تعالیٰ کی شرع میں۔ (۱۶) راستبازوں کو اپنے دسترخوان کا شریک بنا۔ اور خداوند کے خوف پر فخر کر +

حکمت اور انتظامِ تمدّنی

(۱۷) کاریگر کے ہاتھ کی وجہ سے کام کی تعریف کی جائیگی۔ اور وہ جو قوم کا حکمران ہے اپنی گفتگو سے عقلمند سمجھا جائیگا۔ (۱۸) زبان دراز اپنے شہر میں خوفناک ہے۔ اور وہ جو بولنے میں تیز ہے

باب ۱۰ اس سے نفرت کی جائے گی۔ (۱) عقلمند داور اپنی قوم کو تعلیم دیگا۔ اور دانشور کی سلطنت باترتیب ہو گی۔ (۲) جیسا کہ قوم کا داور ہے۔ ویسے ہی اُس کے وزیر ہیں۔ اور جیسا کہ شہر کا حاکم ہے ویسے ہی سب لوگ ہیں۔ جو اس میں بستے ہیں۔ (۳) تربیت یافتہ بادشاہ اپنی رعیّت کو تباہ کریگا۔ اور اہل قدرت کی دانش کے ذریعہ سے ایک شہر آباد رہے گا۔ (۴) دنیا کا اختیار خداوند کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور ٹھیک وقت پر وہ ایسے شخص کو اٹھاتا ہے۔ جو فائدہ بخش ہو (۵) آدمی کی خوش قسمتی

خداوند کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ فقیہہ کے وجود کو اپنی بزرگی بخشیگا +

غرور اور حقیقی عظمت

(۶) اپنے ہمسائے سے ہر نقصان پر ناراض نہ ہو۔ اور کوئی کام زبردستی سے نہ کر۔ (۷) خداوند اور انسان دونوں کے نزدیک غرور قابل نفرت ہے۔ اور دونوں کے علم میں ناراستی خطا کرنے والی ہے۔ (۸) سلطنت ایک قوم سے دوسری قوم کو بہ سبب بے دینیوں دست درازیوں اور طمع کے منتقل کی جاتی ہے (۹) خاک اور راکھ کس لئے مغرور ہو۔ کہ زندگی ہی میں اُس کی انتڑیاں گل گئیں (۱۰) اُس کا مرض طویل ہے۔ طبیب تمسخر کرتا ہے۔ وہ آج بادشاہ ہے کل مرجائے گا۔ (۱۱) جب آدمی مرگیا۔ تو اُس کی میراث رینگنے والے جانور اور درندے اور کیڑے مکوڑے ہوں گے (۱۲) جب ایک شخص خداوند سے پرے ہٹ جاتا ہے۔ تو یہ غرور کا آغاز ہے۔ کیونکہ اس کا دل اس سے ہٹ گیا۔ جس نے اسے پیدا کیا (۱۳) اور غرور کا آغاز گناہ ہے۔ اور جو اُسے رکھتا ہے مکروہات کو اگلتا ہے۔ اس وجہ سے خداوند اُن پر عجیب مصیبتیں لایا۔ اور اُن کو بالکل تباہ کر دیا۔ (۱۴) خداوند نے حاکموں کی مسندوں کو اُلٹ دیا۔ اور فروتنوں کو اُن کی جگہ بٹھایا۔ (۱۵) خداوند نے قوموں کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکا۔ اور حلیموں کو اُن کی جگہ جمایا۔ (۱۶) خداوند نے قوموں کے ممالک کو تباہ کیا۔ اور اُن کو برباد کر کے تحت الثرا تک پہنچا دیا۔ (۱۷) اس نے ان میں سے بعض کو دور لیجا کر تباہ کیا۔ اور اُن کی یاد کو زمین پر سے مٹا دیا۔

(۱۸) غرور انسان کے لئے پیدا نہیں کیا گیا نہ غضبناک غصّہ عورتوں کی اولاد کے لئے۔

(۱۹) کونسا تخم عزّت رکھتا ہے؟ انسان کا تخم۔ کونسا تخم عزّت رکھتا ہے؟ خدا سے ڈرنے والا تخم۔ کونسا تخم عزّت نہیں رکھتا؟ انسان کا تخم۔ کونسا تخم عزّت نہیں رکھتا؟ حکموں کو توڑنے والا تخم۔

(۲۰) بھائیوں کے درمیان وہ شخص عزت دار ہے۔ جو اُن پر حکمران ہے۔ اور خداوند کی نظر میں وہ شخص جو اس سے ڈرنے والا۔ (۲۲) دولتمند ہو۔ خواہ معزز۔ خواہ مسکین۔ سب کا فخر خداوند کا خوف ہے۔ (۲۳) صاحب فہم غریب شخص کو بے عزّت کرنا درست نہیں۔ اور گناہگار شخص کی بڑائی کرنی مناسب نہیں۔ (۲۴) امیر اور دادگر اور صاحب قدرت شخص کی بڑائی ہوتی ہے لیکن اُن میں سے ایک بھی اس سے بڑا نہیں۔ جو خداوند سے ڈرتا ہے۔ (۲۵) آزاد اشخاص ایک دانا خادم کی خدمت کرتے ہیں۔ اور کوئی صاحب علم اس پر کڑکڑاتا نہیں۔

(۲۶) اپنا کام کرنے میں حد سے زیادہ دانا نہ بن۔ اور اپنی مصیبت کے وقت اپنی بڑائی نہ کر۔ (۲۷) جو شخص محنت کرتا اور ساری چیزیں بکثرت رکھتا ہے۔ وہ اس سے بہتر ہے۔ جو اپنی بڑائی کرتا۔ اور روٹی کا محتاج ہے (۲۸)

اے میرے بیٹے حلم میں اپنی جان کی بڑائی کر اور اُس کی لیاقت کے مطابق اُس کی عزت کر۔(۲۹) جو شخص اپنی ہی روح کے خلاف گناہ کرتا ہے۔ اُس کو کون راست باز ٹھیرائیگا اور جو شخص اپنی ہی زندگی کی بے عزتی کرتا ہے اُس کی کون بڑائی کرے گا۔(۳۰) غریب آدمی کی بڑائی اس کے علم کے سبب سے ہوتی ہے اور دولت مند کی بڑائی اُس کی دولت کے سبب سے۔(۳۱) لیکن جس کی بڑائی مفلسی میں ہوتی ہے تو کتنی زیادہ دولتمندی میں ہوگی۔ اور جس کی بے عزتی دولتمندی میں ہوتی ہے۔ تو کتنی زیادہ

باب ۱۱ اُس کی مفلسی میں ہوگی (۱) فروتن کی دانش اُس کو بلند کرے گی۔ اور اُسے بڑے آدمیوں کے درمیان بٹھائے گی۔(۲) کسی شخص کو اُسکے حُسن کی وجہ سے اچھا نہ کہہ۔ اور کسی سے اُسکی بیرونی ہیئت کے باعث نفرت نہ رکھ۔(۳) پرندوں کے درمیان شہد کی مکھی چھوٹی ہے۔ اور اس کا حاصل شیرینیوں کے درمیان افضل ہے(۴) پوشاک پر فخر نہ کر۔ اور ایام عزت میں اپنے آپ کو نہ بڑھا۔ کیونکہ خداوند کے کام عجیب ہیں۔ اور اُس کی صفتیں آدمیوں کے درمیان پوشیدہ ہیں۔(۵) بہت سے بادشاہ خاکستر پر بیٹھ چکے ہیں۔ اور ایسا بھی شخص ہؤا جو گمنام تھا۔ اور تاجدار ہو گیا۔(۶) بہت سے زبردست سخت شرمندہ ہو چکے ہیں۔ اور مشہور مشہور آدمی دوسروں کے ہاتھ میں پڑ گئے ہیں *

بیجا دست اندازی

(۷) تحقیق کرنے سے پہلے الزام نہ دے پہلے سوچ سمجھ لے۔ پھر دھمکا۔(۸) سننے سے پہلے جواب نہ دے۔ اور کسی کی تقریر کے بیچ میں نہ بول

(۹) ایسے کام میں جس سے تیرا سروکار نہیں
جھگڑا نہ کر۔
اور جہاں بے دین انصاف کرتے ہیں۔
ان کا ہمنشیں نہ ہو *

(۱۰) اے میرے بیٹے بہت کاموں میں مشغول نہ ہو۔ کیونکہ اگر تو زیادہ دست اندازی کرے گا۔ تو سزا پائے بغیر نہ رہیگا۔ اور اگر تو تعاقب کرے گا۔ تو تو پکڑ نہ سکے گا۔ اور بھاگنے سے بچ نہ نکلے گا۔

خوشحالی اور بدحالی دونو خداوند کی طرف سے ہیں

(۱۱) ایک تو ایسا شخص ہے جو محنت مشقت کرتا ہے۔ اور جلد باز ہے۔ اور اسی قدر زیادہ پیچھے ہے۔(۱۲) اور ایک ایسا شخص ہے جو سُست ہے۔ اور مدد کا محتاج ہے۔ وہ کمزور ہے۔ اور از حد کنگال۔ مگر خداوند نے اُس پر مہر کی نظر کی۔ اور پستی سے بلندی پر پہنچایا۔(۱۳) اور اس کو سربلند کیا۔ اور بہتیروں نے اس پر تعجب کیا۔(۱۴) اچھی اور بُری چیزیں۔ زندگی اور موت۔ نکبت اور دولت خداوند کی طرف سے ہیں۔(۱۷) خداوند

کی برکت دینداروں پر رہتی ہے۔ اور اس کا نیک ارادہ ہمیشہ پورا ہوتا ہے۔(۱۸) ایک ایسا ہے جو چالاکی اور کنجوسی کر کے دولت مند ہو جاتا ہے۔ اور اُس کے اجر کا حصہ یہ ہے۔(۱۹) کہ جب وہ کہتا ہے۔ کہ میں نے آرام پایا۔ اور اب میں اپنا مال کھاؤنگا۔ تو بھی وہ نہیں جانتا کہ کتنا عرصہ گذرے گا۔ کہ میں اسے دوسروں کے سپُرد کر کے مرجاؤں۔(۲۰) اپنے عہد میں ثابت قدم اور مشغول رہ۔ اور اپنے کام میں بڈھا ہو جا۔(۲۱) گنہگار کے کاموں کی تحسین نہ کر۔ تو اپنے خداوند پر بھروسہ کر۔ اور محنت میں ثابت قدم رہ۔ کیونکہ خداوند کے نزدیک جلد اور دفعتہً مفلس کو دولتمند کر دینا ایک آسان کام ہے۔(۲۲) خداوند کی برکت دیندار کے اوپر ہے۔ اور وہ ساعت جلد آنے والی ہے۔ کہ اُس کی برکت میں وہ افزائش دیگا (۲۳) یہ نہ کہنا۔ کہ میں کس کام کا ہوں۔ اور اب مجھ سے اچھے کام کیا ہونگے۔(۲۴) یہ نہ کہنا کہ میرے پاس کافی مال ہے۔ اور اب مجھے کیا نقصان پہنچے گا۔(۲۵) خوشحالی کے دنوں میں بدحالی فراموش ہو جاتی ہے۔ اور بدحالی کے دنوں میں آدمی اُن باتوں کو یاد نہیں رکھتا۔ جو خوش آیندہ تھیں۔(۲۶) کیونکہ خداوند کے نزدیک یہ آسان بات ہے۔ کہ آدمی کو اُس کی موت کے وقت اس کے چلن کے مطابق اجر دے۔(۲۷) ایک ساعت کی مصیبت راحت کو بھُلا دیتی ہے اور اکثر انجام کے وقت آدمی کے اعمال کا انکشاف ہوتا ہے۔(۲۸) موت سے پہلے کسی شخص کو مبارک نہ کہہ۔ کیونکہ آدمی اپنی اولاد سے پہچانا جاتا ہے *

صحبت اختیار کرنے کے بارے میں

(۲۹) ہر شخص کو اپنے گھر میں نہ لا۔ کیونکہ فریبی آدمی کی سازشیں بہت ہوتی ہیں۔(۳۰) جیسے مُلّا پنجرے میں ہوتا ہے۔ ویسے ہی مغرور آدمی کا دل ہے۔ جاسوس کی طرح وہ تیرے زوال کو تک رہا ہے۔(۳۱) کیونکہ وہ گھات میں بیٹھا ہے۔ تاکہ اچھی چیزوں کو بُری بنا دے اور قابل تعریف چیزوں میں عیب جوئی کرے (۳۲) آگ کی چنگاری سے بہت سے کوئیلوں کا ڈھیر سُلگ جاتا ہے۔ اور ایک گنہگار آدمی خون کے لئے گھات میں بیٹھتا ہے۔(۳۳) بدی کرنے والے سے ہوشیار رہ۔ کیونکہ وہ بُری بندشیں باندھتا ہے۔ مبادا تجھ پر ہمیشہ کے لئے برائی نہ لائے۔(۳۴) اجنبی کو تو اپنے گھر میں لائے گا۔ تو وہ تجھے جھگڑوں سے دیوانہ کریگا اور تجھے تیرے ہی گھر کے لوگوں سے جدا کر دے گا *

باب ۱۲ اگر تو نیکی کرے تو یہ جان لے۔ کہ کس کے ساتھ کرتا ہے۔ اس صورت میں تیرے نیک کام مشکور ہونگے۔(۲) دیندار کے ساتھ نیکی کر۔ تو اجر پائے گا۔ اگر اس سے نہیں تو حق تعالےٰ سے۔(۳) جو بدی کرتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ کوئی نیکی نہ کرے گا۔ اور نہ اُس کے ساتھ جو خیرات نہیں دیتا (۴) دیندار

آدمی کو دے۔ اور گنہگار آدمی کو خیرات نہ کر۔ (۵) فروتن کے ساتھ نیکی کر۔ اور بے دین آدمی کو کچھ نہ دے۔ اُس کی روٹی روک لے اور نہ دے مبادا وہ اُسی کے ذریعہ سے تجھ پر غالب آئے (۶) کیونکہ باری تعالےٰ بھی گنہگاروں سے نفرت کرتا ہے اور بے دینوں کو بدلے میں سزا دے گا۔ (۷) نیک آدمی کو دے اور گنہگار کی مدد نہ کر۔

(۸) آدمی کا دوست خوشحالی میں پوری طرح آزمایا نہیں جاتا۔ اور اُس کا دشمن بدقسمتی کے زمانے میں چھپا نہیں رہتا۔ (۹) آدمی کی خوشحالی کے وقت اُس کے دشمن رنجیدہ ہوتے ہیں۔ اور اُس کی بدحالی میں دوست بھی اس سے جدا ہوتا ہے۔ (۱۰) اپنے دشمن پر کبھی بھروسہ نہ کر۔ کیونکہ جس طرح تانبے کو زنگ لگ جاتا ہے ایسی ہی اُس کی بدی ہے۔ (۱۱) گو وہ اپنے تئیں فروتن بنائے۔ اور کبڑا ہو کر چلے۔ تاہم خوب خبردار رہ۔ اور اس سے ہوشیار ہو جا۔ پھر تو اس کے لئے ایسا ہوگا جیسے کسی نے آئینہ کو صاف کر دیا اور تجھے معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ پورا زنگ خوردہ نہیں ہوا۔ (۱۲) اُسے اپنے پاس نہ بٹھا۔ مبادا وہ تجھے گرا دے۔ اور تیری جگہ خود قائم ہو جائے۔ اُسے اپنے دہنے ہاتھ نہ بیٹھنے دے۔ مبادا وہ تیری جگہ لینے کی کوشش کرے۔ اور آخرکار تجھے میرے قول کو ماننا پڑے۔ اور میری باتیں تیرے دل میں چبھیں۔ (۱۳) کون ایسے سپیرے پر رحم کرے گا۔ جس کو سانپ ڈسے۔ یا ایسے شخصوں پر جو درندوں کے نزدیک جاتے ہوں (۱۴) اسی طرح کون اس پر رحم کرے گا۔ جو گنہگار کے پاس جاتا ہے۔ اور اس کے گناہوں میں اس کا شریک ہوتا ہے۔ (۱۵) ایک عرصہ تک وہ تیرے ساتھ رہے گا۔ اور اگر تو ہار جائے تو وہ مستقل نہیں رہے گا۔ (۱۶) اور دشمن اپنے لبوں سے شیریں کلامی کرے گا۔ اور اپنے دل میں سوچے گا۔ کہ کس طرح گڑھے میں دھکیل دے یوں دشمن اپنی آنکھوں سے آنسو ٹپکائیگا مگر موقع ملے تو وہ خون سے بھی سیر نہ ہوگا۔ (۱۷) تیرے زوال کے موقع پر وہ تیری گھات میں تیرے آگے آگے ہوگا۔ اور تیری امداد کے بہانہ سے تیری ایڑی کو چیڑی مارے گا۔ (۱۸) وہ اپنا سر ہلائے گا۔ اور ہاتھوں سے تالیاں بجائے گا۔ اور بہت کانا پھوسی کرے گا۔ اور اپنا رُخ بدل لے گا ✢

باب ۱۳ جو کیچڑ کو چھوئیگا۔ میلا ہو جائے گا۔ جو مغرور سے صحبت رکھے گا۔ اُسی کی مانند ہو جائیگا (۲) اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ اُٹھا۔ اور ایسے کے ساتھ جو تجھ سے زیادہ طاقت والا اور دولتمند ہے۔ صحبت نہ کر۔ مٹی کی ہانڈی کا لوہے کی لُٹیا کے ساتھ کیا میل۔ یہ ٹکرائے گی تو وہ چکنا چور ہو جائے گی۔ (۳) دولتمند ظلم کرے اور غریب ظلم سہے اور گڑگڑائے۔ (۴) اگر تو کوئی نفع کی چیز ہو۔ تو وہ تجھے سوداگری کا مال بنا لے۔ اور اگر تو محتاج ہو تو وہ تجھے چھوڑ دے۔ (۵) اگر تیرے پاس کچھ ہو۔ تو وہ تیرے ساتھ رہے۔ اور تجھے ننگا

کر دے گا۔ اور کڑھے گا نہیں۔ (۶) اگر وہ تیرا محتاج ہوگا۔ تو تجھے دھوکا دیگا۔ اور مسکرائے گا۔ اور تجھے امید دلائے گا۔ اور تیری خیرخواہی کی باتیں کرے گا۔ اور پوچھے گا۔ تجھے کس شئے کی حاجت ہے۔ (۷) وہ تیری دعوتیں کر کر کے تجھے نادم کریگا۔ یہانتک کہ دو یا تین دفعہ میں تیرے کپڑے اُتار لے گا۔ اور آخرکار تجھے ٹھٹھوں میں اُڑائے گا۔ اور بعد ازاں وہ تجھے دیکھ کر کترانے لگے گا۔ اور سر ہلائے گا۔ (۸) خبردار دھوکا نہ کھا۔ اور خوشی میں آکر ذلیل نہ بن جا۔ (۹) اگر کوئی طاقتور شخص تیری دعوت کرے۔ تو فروتنی سے پیش آ۔ وہ تجھے اور بھی زیادہ بلائیگا۔ (۱۰) اُس پر گر نہ پڑ۔ مبادا تو پیچھے کو دھکیلا جائے اور بہت دور کھڑا نہ رہ۔ مبادا تو فراموش کر دیا جائے (۱۱) اپنے تئیں اس طرح نہ دکھا کہ برابری کے درجہ میں اس کے ساتھ ہم کلام ہے۔ اور اس کے بہت سے الفاظ کا اعتبار نہ کر۔ کیونکہ طول کلامی سے وہ تیری آزمائش کریگا۔ اور خندہ روئی سے وہ تیرا بھید لے گا۔ (۱۲) وہ شخص جو کسی کی باتیں سُن کر پوشیدہ نہ رکھے۔ بے رحم ہے۔ زخم دینے اور پھنسانے میں کمی نہیں کریگا۔ (۱۳) اُنہیں اپنے دل میں رکھ۔ اور خوب احتیاط کر۔ کیونکہ تو اپنی جگہ چل پھر رہا ہے۔ جہاں گر پڑنے کا خطرہ ہے ✢

(۱۵) ہر جاندار اپنے ہمجنس کو عزیز رکھتا ہے۔ ہر آدمی اپنے ہمسائے کو۔ (۱۶) تمام اجسام اپنی اپنی ہمجنس سے میل رکھتے ہیں۔ اسی طرح آدمی بھی اپنے ہم سرشت سے ملتا ہے۔ (۱۷) بھیڑیا بزہ کے ساتھ کیا دوستی کر سکتا ہے۔ گنہگار کو دیندار کے ساتھ ایسا ہی سمجھو۔ (۱۸) چرخ اور کتے میں کیا صلح۔ اسی طرح دولتمند اور مفلس کے درمیان (۱۹) جنگل میں گورخر شیروں کا شکار ہیں۔ اسی طرح مفلس دولتمندوں کا کھاجا۔ (۲۰) مغرور آدمی کے نزدیک فروتنی مکروہ ہے۔ اسی طرح مفلس آدمی دولتمند کی نظر میں مکروہ ہے۔ (۲۱) جب دولتمند کو جنبش ہوتی ہے۔ تو اُس کے دوست اُسے تھام لیتے ہیں۔ لیکن جب ادنےٰ شخص گرتا ہے تو اس کے دوست بھی اُس کو دھکا دیتے ہیں۔ (۲۲) جب دولتمند گرتا ہے۔ تو بہت مددگار کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ ناگفتنی باتیں کہتا ہے۔ اور لوگ اُس کو نامعیوب کہتے ہیں۔ ادنےٰ درجہ کا ایک شخص گرتا ہے۔ تو لوگ فوراً اسے ملامت کرتے ہیں۔ وہ عقل کی باتیں کہتا ہے۔ اور اسے جگہ نہیں ملتی۔ (۲۳) دولتمند بولتا ہے۔ اور سب خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کی باتوں کی بادلوں تک واہ واہ پہنچتی ہے۔ مفلس بولتا ہے تو وہ پوچھتے ہیں۔ یہ کون ہے۔ اور اگر وہ ٹھوکر کھائے۔ تو وہ اسے گرا دینے میں مدد کرتے ہیں۔ (۲۴) ایسی دولت اچھی ہے۔ جس میں گناہ نہیں۔ اور بے دینوں کی زبان پر کنگالی بُری ہے۔

مختلف نصائح

(۲۵) آدمی کا دل اس کے چہرہ کو تبدیل کر دیتا ہے۔ خواہ وہ نیکی کی صورت میں ہو خواہ بدی کی ✢

(۲۶) بشاش چہرہ خوشحال دل کا نشان ہے ۔
اور پہیلیوں کا بوجھنا ذہن کو تھکاتا ہے ✣

باب ۱۴ مبارک ہے وہ شخص جس نے منہ سے خطا
نہیں کی ۔
اور گناہوں کے غم سے چھیدا نہیں گیا ✣
(۲) مبارک ہے وہ شخص جس کا دل اُسے
ملامت نہیں کرتا ۔
اور جو اپنی امید سے گرا نہیں ✣

بخل اور سخاوت

(۳) کنجوس کو دولت زیبا نہیں ۔ اور
حاسد انسان کو روپیہ سے کیا (۴) جو اپنی جان سے
چھین کر جمع کرتا ہے ۔ وہ دوسروں کے لئے جمع کرتا ہے
اور دوسرے اُسکے مال پر خوشیاں مناتے ہیں (۵) جو
شخص اپنے آپے سے بدی کرتا ہے ۔ وہ
کس سے بھلائی کرے گا ۔ وہ اپنی ہی ملکیت
میں خوش نہیں ۔ (۶) اس سے بڑھکر اور
کوئی بُرائی نہیں ۔ کہ انسان اپنے آپے سے
حسد کرے ۔ اور یہ اُس کی بدذاتی کا بدلہ ہے
(۷) اگر وہ بھلائی بھی کرتا ہے ۔ تو بھول کر کرتا
ہے ۔ اور آخر کار وہ اپنی بدذاتی ظاہر کر دیتا
ہے ۔ (۸) وہ بُرا ہے جو اپنی حسد کی نگاہوں
سے دیکھتا ہے ۔ اور مُنہ پھیر کر لوگوں کی جانوں
کی تحقیر کرتا ہے ۔ (۹) لالچی شخص اپنے مقسوم
پر قناعت نہیں کرتا ۔ اور شرارت کی بے انصافی
اُس کی جان کو سکھا ڈالتی ہے (۱۰) بدنظری یہ ہے
کہ روٹی پر بخل کرے اور اپنے دسترخوان پر کنجوس ہو
(۱۱) اے میرے بیٹے حتی المقدور اپنے
سے بھلائی کر ۔ اور لائق طور پر خداوند کے سامنے
نذریں گذران ۔ (۱۲) یاد رکھ کہ موت آنے میں دیر
نہیں کرتی ۔ اور قبر کی میعاد تجھے بتائی نہیں گئی
(۱۳) مرنے سے پیشتر اپنے دوست سے بھلائی کر ۔
اور اپنے مقدور کے موافق ہاتھ بڑھا کر اسے
دے ۔ (۱۴) اچھے دن سے اپنے تئیں محروم
نہ کر ۔ اور نیک خواہش کا حصہ ہاتھ سے نہ دے
(۱۵) کیا تو اپنی محنتیں دوسرے کے لئے اور اپنی
مشقتیں قرعہ کے ذریعہ سے تقسیم کی جانے کے
لئے نہیں چھوڑ جائیگا ۔ (۱۶) دے اور لے اور
اپنا جی بہلا ۔ کیونکہ قبر میں عشرت کہاں ۔ (۱۷) ہر بشر
کپڑے کی طرح پورانا ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ شروع
سے یہ عہد ہوا ہے کہ تو مرے گا ۔ (۱۸) جیسے پتے
جو ایک موٹے درخت پر لہلہاتے ہیں ۔ بعض جھڑ
جاتے ہیں ۔ بعض بڑھتے ہیں ۔ یہی حال گوشت
اور خون کی نسلوں کا ہے ۔ ایک کا انجام ہوتا ہے
دوسرے کا آغاز ۔ (۱۹) ہر ایک کام سڑ جاتا ہے
اور گر جاتا ۔ اور اس کا کرنے والا اسی کے ساتھ
کوچ کر جاتا ہے ✣

حکمت کا پیرو اور اُس کا اثر

(۲۰) مبارک ہے وہ شخص جو حکمت پر
غور فکر کرے ۔ اور جو عقل سے کلام کرے ۔ (۲۱)
جو اپنے دل میں اُس کی راہوں کو سوچتا ہے

وہ اُس کی پوشیدہ باتوں کا علم حاصل کرے گا (۲۲)
اُس کے پیچھے یوں جا ۔ جیسے کھوجی جاتا ہے ۔ اور
اُس کے راستوں میں اُس کی گھات لگا ۔ (۲۳)
وہ جو اُس کی کھڑکیوں میں سے جھانکتا ہے ۔ اسکے
دروازوں پر کان لگائے گا ۔ (۲۴) وہ جو
اُس کے گھر کے قریب رہتا ہے ۔ اُسکی دیواروں
میں ایک میخ بھی گاڑے گا ۔ (۲۵) وہ اپنا خیمہ
اُس کے قریب کھڑا کرے گا ۔ اور ایسے مکان
میں رہیگا ۔ جہاں اچھی چیزیں ہیں ۔ (۲۶) وہ
اپنے بچوں کو اُس کی پناہ میں بٹھائے گا ۔ اور
اُس کی شاخوں تلے آرام کرے گا ۔ (۲۷) وہ
اُسے گرمی سے پناہ دیگی ۔ اور اپنے جلال میں
اُسے فروکش کرے گی ✣

باب ۱۵ وہ جو خداوند سے ڈرتا ہے ۔ ایسا
کرے گا ۔ اور وہ جس کے قبضے میں شرع ہے
اُسے حاصل کرے گا ۔ (۲) ایک والدہ کی
طرح وہ اس سے ملاقات کرے گی ۔ اور
اُس کا یوں استقبال کرے گی ۔ جیسے بیوی
جو کنوارپن میں بیاہی گئی ہو ۔ (۳) عقل کی روٹی
وہ اُسے کھلائیگی ۔ اور اُسے حکمت کا پانی
پلائے گی ۔ (۴) وہ اس پر سہارا کرے گا ۔ اور
ہلے گا نہیں ۔ اور اس پر بھروسہ کرے گا ۔ اور
پریشان نہ ہوگا ۔ (۵) وہ اسے اُس کے ہمسایوں
سے بلند کرے گی ۔ اور جماعت کے درمیان
اس کے منہ کو کھولے گی ۔ (۶) وہ خوشی کو ورثہ
میں لیگا ۔ اور مسرت کا تاج اور ایک لازوال
نام ۔ (۷) احمق اُسے نہ پائیں گے ۔ اور گنہگار
اُسے نہ دیکھیں گے ۔ (۸) وہ غرور سے دور ہے
اور جھوٹے اُسے یاد نہ رکھیں گے ۔ (۹) گنہگار
کے منہ سے حمد زیبا نہیں ۔ کیونکہ خداوند کی
طرف سے یہ اُس کے پاس نہیں بھیجی گئی ۔
(۱۰) کیونکہ حمد حکمت سے کی جاتی ہے ۔ اور خداوند
اُس کو اقبالمند کرتا ہے ✣

جبر و اختیار کے بارے میں

(۱۱) یہ نہ کہنا ۔ کہ میں خداوند کے باعث
گر گیا کیونکہ تجھے وہ کام نہ کرنا چاہئے جس سے
اُسے نفرت ہے ۔ (۱۲) نہ کہنا کہ کسی نے مجھے گمراہ
کیا ۔ کیونکہ اُس کو گنہگار آدمی کی کوئی ضرورت
نہیں ۔ (۱۳) خداوند کو ہر طرح کے مکروہ کام
سے نفرت ہے ۔ اور جو اس سے ڈرتے ہیں
وہ ایسے کام کو نہیں چاہتے ۔ (۱۴) اُس نے
خود انسان کو شروع سے بنایا ۔ اور اس کے
مشورت کے ہاتھ میں اسے چھوڑ دیا ۔ (۱۵) اگر تو
چاہے تو حکموں پر عمل کر سکتا ہے ۔ اور وفاداری
کرنی تیری مرضی پر موقوف ہے ۔ (۱۶) اس نے
آگ اور پانی تیرے آگے دھر دیئے ہیں ۔ اب
جس طرف چاہے تو اپنا ہاتھ بڑھا ۔ (۱۷) آدمی
کے آگے زندگی اور موت ہے ۔ اور اُن میں سے
جس کو وہ پسند کرے ۔ وہ اُسے دیا جائیگا ۔ (۱۸)
کیونکہ خداوند کی حکمت بڑی ہے ۔ وہ قدرت
میں طاقتور ہے ۔ اور ساری چیزوں کو دیکھتا
ہے ۔ (۱۹) اُس کی نگاہ اُن کی طرف ہے ۔ جو
اس سے ڈرتے ہیں ۔ اور وہ آدمی کے ہر ایک

کام کالحاظ کرے گا۔(۲۰) اُس نے کسی آدمی کو
بے دین ہونے کا حکم نہیں دیا۔اور نہ کسی انسان
کو گناہ کرنے کی اجازت دی ہے +

گنہگاروں کے لئے سلامتی نہیں

باب ۱۶ نکمّی اولاد کی کثرت کا خواہشمند نہ ہو۔
اور بے دین بیٹوں سے خوشنود نہ ہو۔(۲) اگر
وہ زیادہ ہو جائیں۔تو اُن پر شادماں نہ ہو سوا
اُس صورت کے کہ خداوند کا خوف ان کے
ساتھ ہو۔(۳) اُن کی زندگی پر بھروسہ نہ کر۔نہ
اُن کی حالت کا اعتبار کر۔کیونکہ ہزار سے ایک
بہتر ہے۔اور لاولد مرجانا بے دین بچے پیدا
کرنے سے۔(۴) کیونکہ عقلمند کے سبب سے
شہر آباد ہو جائے گا۔لیکن بدوں کی قوم کی قوم
برباد ہو جائے گی۔(۵) ایسی بہت سی باتیں
میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔اور
میرے کانوں نے ان سے بھی بڑی بڑی
باتیں سُنی ہیں۔(۶) گنہگاروں کی جماعت
میں ایک آگ۔اور نافرمان قوم میں قہر
بھڑکے گا۔(۷) قدیم زمانہ کے جبّاروں سے
جو اپنی قوت کے سبب باغی ہوئے۔وہ
درگذرنے والا نہ ہُوا۔(۸) اُس نے انہیں
نہ چھوڑا جس کے ساتھ لوط رہتا تھا۔اور
جن سے اُن کے غرور کے باعث خدا متنفر تھا
(۹) اُس نے ہلاک ہونے والوں پر جو اپنے
گناہوں میں اٹھا لئے گئے (۱۰) اسی طرح
چھ لاکھ پیادوں پر جو سخت دلی سے جمع ہوئے
تھے۔رحم نہ کیا۔(۱۱) اگر ایک بھی گردن کش شخص
ہو۔اور وہ سزا نہ پائے تو جائے حیرت ہے۔
کیونکہ رحم اور قہر دونوں اس میں ہیں۔وہ
معاف کرنے پر قادر ہے۔اور قہر بھی نازل کرتا
ہے۔(۱۲) جس طرح اس کا رحم بڑا ہے۔اُسی طرح
اُس کی تادیب ہے۔وہ آدمی کا اُس کے اعمال
کے موافق انصاف کرتا ہے۔(۱۳) گنہگار اپنی
لوٹ لیکر بھاگ نہ سکے گا۔اور دینداروں
کا صبر رائیگاں نہ جائے گا۔(۱۴) وہ رحم کے
ہر کام کا موقع پیدا کرے گا۔اور ہر شخص اپنے
اعمال کے مطابق پائے گا۔
(۱۷) یہ نہ کہنا کہ میں خداوند سے چھپا
رہوں گا۔اور عالم بالا پر سے کون مجھے یاد
کرے گا۔میں اتنے لوگوں کے درمیان پہچانا
نہ جاؤنگا۔کیونکہ بے شمار جملہ مخلوقات میں
میری جان کس شمار میں ہے۔(۱۸) دیکھو
جب وہ ملاحظہ کے لئے آئے گا۔تو آسمان
اور آسمانوں کے آسمان۔سمندر اور زمین جنبش
کرے گی۔(۱۹) پہاڑ اور زمین کی بنیادیں سب
کے سب لرزے سے کانپ جاتی ہیں۔جب وہ
اُن پر نظر کرتا ہے۔(۲۰) کسی کا دل ان باتوں کو
سمجھ نہیں سکے گا۔اور کون اُس کی راہوں کو
معلوم کرے گا۔(۲۱) ایک آندھی ہے۔جسے کوئی
آدمی نہیں دیکھتا۔بلکہ اُس کے کاموں کا ایک
بڑا حصہ پوشیدہ ہے۔(۲۲) اُس کی راستبازی
کے کاموں کو کون بیان کرے گا۔یا کون اُنکی
برداشت کرے گا۔کیونکہ اس کا عہد دور

دراز ہے۔(۲۳) جو خرد میں قاصر ہے۔وہ ان باتوں
کا خیال کرتا ہے۔اور نادان اور گمراہ شخص بیوقوفی
کی باتیں سوچتا ہے +

پیدائش اور بحالی میں خدا کا کام

(۲۴) اے میرے بیٹے میری سُن۔اور عرفان
حاصل کر۔اور اپنے دل سے میری باتوں پر
دھیان رکھ۔(۲۵) میں جانچ تول کر تعلیم آشکارا
کروں گا۔اور ٹھیک ٹھیک عرفان بیان کرونگا
(۲۶) خداوند کے علم میں اُسکے کام ابتدا سے
ہیں۔اور اُن کے بنانے کے ساتھ ہی اُن کے
اجزا کو اس نے ترتیب دی +
(۲۷) اُس نے اپنی مخلوقات کو ہمیشہ کے لئے آراستہ کیا
اور اُن کے آغازوں کو اُن کی پشتوں کے لئے
وہ نہ بھوکے ہوتے ہیں۔اور نہ تھکتے ہیں۔
اور نہ اپنے کاموں سے باز رہتے ہیں۔
(۲۸) نہ ان میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو پرے پھینکدیتا۔
اور نہ اس کے کلام سے کبھی سرتابی کرتا ہے۔
(۲۹) اس کے بعد بھی خداوند نے زمین پر نظر ڈالی
اور اپنی برکتوں سے اُسے معمور کیا۔(۳۰) ہر طرح
کے جانداروں نے روئے زمین کو ڈھانپ لیا
اور اُسی کی طرف وہ پھر چلے جاتے ہیں +
باب ۱۷ خداوند نے آدمی کو خاک سے بنایا۔
اور اُسے اُسی کی طرف پھر واپس کیا۔(۲) اس نے
انہیں متعدد ایام بخشے اور ایک معین وقت۔اور
انہیں اُن اشیا پر جو زمین پر ہیں اختیار دیا (۳)
اُس نے انہیں اتنی طاقت بخشی۔جو اُن کے
لائق تھی۔اور انہیں خاص اپنی صورت پر بنایا (۴)
اُس نے انسان کا خوف تمام اجسام پر ڈالا۔اور
اُسے بہائم اور پرندوں پر حکومت دی۔(۶) اُسنے
انہیں سمجھنے کے لئے رائے اور زبان اور آنکھیں
اور کان اور دل عطا کیا۔(۷) اس نے انہیں حکمت
کے علم سے معمور کیا۔اور انہیں نیکی اور بدی
دکھلائی +
(۸) اُس نے اُن کے دلوں کی دیدبانی کی۔
تاکہ انہیں اپنے کاموں کی عظمت دکھائے +
(۱۰) اور وہ اس کے مقدس نام کی حمد کرینگے۔
تاکہ اس کے کاموں کی عظمت کو ظاہر کرسکیں +
(۱۱) اس نے اُن میں علم زیادہ کیا۔
اور زندگی کا ایک قانون میراث میں ان کو دیا +
(۱۲) اُس نے ان کے ساتھ ایک ابدی عہد باندھا
اور اپنی عدالتیں انہیں دکھادیں۔(۱۳) اُن کی
آنکھوں نے اُس کے جلال کی عظمت کو دیکھا۔
اور اُن کے کانوں نے اُس کی آواز کی شوکت کو
سُنا۔(۱۴) اس نے اُن سے کہا کہ تمام ناراستی سے
خبردار رہو۔اور اُس نے ہر شخص کو اس کے ہمسایہ
کی بابت حکم دیا۔(۱۵) اُن کی راہیں ہمیشہ اُس کے
سامنے ہیں۔وہ اُس کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ
رہیں گے +
(۱۷) ہر قوم کے لئے اس نے ایک حاکم مقرر کیا۔
اور اسرائیل خداوند کا حصّہ ہے +
(۱۹) اُن کے سب کام اُسکے آگے آفتاب کی مانند ہیں
اور اُس کی آنکھیں ہمیشہ اُن کی راہوں پر ہیں
(۲۰) اُنکی ناراستیاں اُس سے پوشیدہ نہیں۔

اور اُنکے تمام گناہ خداوند کے پیش نظر ہیں +
(۲۲) اس کے ہاں آدمی کی خیرات انگشتری کی طرح
اور اُس کی فیاضی آنکھ کی تپلی کی مانند محفوظ ہے +
(۲۳) بعدازاں وہ اُٹھیگا۔ اور انہیں اجر دیگا۔
اور اُن کے اجر کو اُن کے سر پر ڈال دیگا۔
(۲۴) تاہم توبہ کرنے والوں کو وہ رجوع کی توفیق دیتا ہے۔ اور جو بے صبر ہوئے جاتے ہیں۔ اُن کو وہ تسلی دیتا ہے۔ (۲۵) خداوند کی طرف رجوع کر۔ اور گناہوں کو ترک کر۔ اس کے حضور میں دعا مانگ۔ اور اپنی خطا کو گھٹا۔ (۲۶) باری تعالیٰ کی طرف پھر متوجہ ہو۔ اور ناراستی سے کنارہ کر۔ اور نفرتی چیز سے سخت عداوت رکھ۔ (۲۷) کون قبر میں باری تعالیٰ کی حمد کرے گا۔ بجز اُن کے جو زندہ رہکر شکر کرتے ہیں۔ (۲۸) شکر گذاری مُردوں سے یوں زائل ہے۔ جیسے معدوم شخص کے پاس سے۔ وہ خداوند کی حمد کرے جو حیات اور صحت میں ہے۔ (۲۹) خداوند کا رحم اور اُسکا عفو اُن کے لئے جو اُس کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ کیسا عظیم ہے۔ (۳۰) آدمیوں میں سب باتیں نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ ابن آدم غیر فانی نہیں +
(۳۱) آفتاب سے کونسی شے زیادہ چمکدار ہے۔
تاہم اُس کو بھی زوال ہے۔
بد آدمی گوشت اور خون کا خیال کریگا +
(۳۲) وہ آسمان کی بلندی کی قوت پر نظر کرتا ہے۔
اور تمام انسان مٹی اور خاک ہیں۔

باب ۱۸

جو ابد تک زندہ ہے۔ اُس نے ساری چیزوں کو پیدا کیا۔ (۲) خداوند ہی صادق ٹھیرے گا۔ (۴) کسی کو اُس نے اپنے کاموں کے بیان کی قدرت نہیں بخشی۔ اور اُس کے زبردست کاموں کا کون سراغ لگا سکتا ہے۔ (۵) اسکی عظمت کی قوت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اور اُس کی رحمتوں کو بھی کون بیان کر سکتا ہے (۶) خداوند کے عجیب کاموں میں سے کچھ گھٹانا یا ان میں کچھ بڑھانا یا ان کا سُراغ لگانا نامکن ہے۔ (۷) جب آدمی نے ختم کیا تو یوں سمجھو۔ کہ اُس نے ابھی شروع کیا۔ اور جب وہ کہہ چکتا ہے تو حیرت میں پڑتا ہے +
(۸) انسان کیا ہے اور کس مطلب کا
اس کی بھلائی کیا ہے۔ اور اُس کی برائی کیا ہے +
(۹) انسان کے دنوں کا شمار زیادہ سے زیادہ
سو سال ہے۔
(۱۰) جیسے سمندر میں سے پانی کا ایک قطرہ۔
اور ریت میں سے ایک کنکر۔
ویسے ہی یہ چند سال ابدیت کے دِن
میں سے ہیں۔
(۱۱) اس سبب سے خداوند اُن کی برداشت کرتا رہا اور اپنی رحمت کو اُن پر نازل کیا۔ (۱۲) اُس نے اُن کے انجام کو دیکھا۔ اور معلوم کیا کہ وہ بُرا ہے۔ اس لئے اُس نے اپنی معافی کو چند در چند کر دیا۔ (۱۳) انسان کا رحم اُس کے پڑوسی پر ہے۔ لیکن خداوند کا رحم تمام نوع بشر پر ہے۔ وہ ملامت کرتا۔ تنبیہ کرتا

اور تعلیم دیتا ہے۔ اور اُن کو پھیر لاتا ہے۔ جیسے گڈریا اپنے گلے کو (۱۴) وہ اُن پر رحم کرتا ہے جو اس کی تنبیہ کو قبول کرتے ہیں۔ اور شوق سے اسکی عدالتوں کی تلاش کرتے ہیں +

حُسنِ اخلاق کی بابت

(۱۵) اے میرے بیٹے اپنے نیک اعمال کو دھبا نہ لگا
اور اپنی خیرات کے ساتھ دل دکھانے والے الفاظ نہ ملا

(۱۶) کیا اُس جھلسنے والی گرمی کو ٹھنڈا نہیں کرتی۔
اسی طرح الفاظ انعام سے بہتر ہیں +

(۱۷) دیکھو کیا الفاظ انعام سے بہتر نہیں ؟
اور یہ دونو مہربان آدمی کے پاس ہیں +

(۱۸) احمق سختی سے تنبیہ کرتا ہے۔
اور حاسد شخص کا انعام آنکھوں کو کھودیتا ہے +

وقت سے پہلے ہوشیاری

(۱۹) بولنے سے پہلے سیکھ۔ اور بیمار پڑجانے سے پہلے صحت کی خبرداری کر۔ (۲۰) عدالت سے پیشتر اپنے تئیں آزما۔ تو معائنے کے وقت تجھے معافی ملے گی۔ (۲۱) بیمار ہونے سے پیشتر فروتن بن۔ اور گناہوں کے ایام میں اظہار توبہ کر۔ (۲۲) مناسب وقت پر منت ادا کرنے میں کوئی شے تجھے نہ روکے۔ اور راست باز ٹھیرنے کے لئے موت تک انتظار نہ کر۔ (۲۳) منت ماننے سے پیشتر اپنے تئیں تیار کر۔ اور ایسے شخص کی طرح نہ ہو۔ جو خداوند کو آزماتا ہے۔ (۲۴) اس غضب کا خیال کر جو آخری دنوں میں ہونے والا ہے۔ اور انتقام کے اُس وقت کا جب وہ اپنا منہ پھیرے گا۔ (۲۵) سیری کے دنوں میں بھوک کے وقت کو یاد رکھ۔ اور دولت مندی کے وقت افلاس اور احتیاج کو۔ (۲۶) صبح سے شام تک وقت بدلتا رہتا ہے۔ اور ساری چیزیں خداوند کے آگے شتابی سے گذرتی جاتی ہیں۔ (۲۷) دانا شخص ہر بات میں ڈرے گا۔ اور گناہ کے دنوں میں خطاء سے خبردار رہے گا۔

(۲۸) ہر صاحب شعور حکمت کو جانتا ہے۔
اور جس نے اُسے ڈھونڈا۔ اس کا شکر گذار ہوگا +

(۲۹) دانایانِ سخن خود بھی صاحب حکمت ہو گئے۔
اور اُنہوں نے برجستہ مثلوں کا دریا بہادیا +

اعتدال اور خود انضباطی

(۳۰) اپنی شہوتوں کی پیروی نہ کر۔
اور اپنی خواہشوں سے اپنے تئیں روک +
(۳۱) اگر تو اپنے نفس کی تمنا کو بالکل
پورا کرے گا۔ تو وہ تجھے تیرے دشمنوں کے
آگے آلۂ تمسخر بناوے گی +
(۳۲) بہت عیاشی میں خوش مت ہو۔
اور نہ اس کے اخراجات کا پابند ہو +
(۳۳) جب تیرے کیسے میں کچھ نہیں۔ تو

قرض لیکر ضیافت نہ کر۔ اور نہ بھکیارہ بن۔

باب ۱۹ کاری گر جو نشے باز ہے۔ دولت مند نہ ہوگا
جو ادنےٰ اشیاء کو حقیر سمجھتا ہے۔
وہ رفتہ رفتہ گر جائے گا ✣
(۲) نشہ اور عورت سمجھدار آدمی کو گمراہ کردیں گے۔ اور جو فاحشہ عورتوں کے ساتھ ملا رہتا ہے۔ وہ زیادہ بے پرواہ ہو جائے گا۔ (۳) جھینگے اور کرم اُسے اپنی میراث بنالیں گے اور بے پرواہ روح لے لی جائیگی ✣

هرزہ گوئی کے خلاف

(۴) جو جلد اعتبار کرلیتا ہے۔ وہ سبکسار ہے۔ اور جو گناہ کرتا ہے۔ وہ اپنی روح کا خطاکار ہے۔ (۵) وہ جو اپنے دل میں خوشی مناتا ہے۔ ملزم ٹھیرایا جائے گا۔ (۶) اور وہ جو بکواس سے نفرت کرتا ہے۔ کم بدکار رہے۔ (۷) جو کچھ تجھے کہا جائے۔ اسے مت دھرا۔ تو تیرا کبھی بُرا حال نہ ہوگا۔ (۸) خواہ وہ دوست کی طرف سے ہو۔ خواہ دشمن کی طرف سے۔ اُسے زبان پر نہ لا۔ اور بشرطیکہ وہ تیرے لئے گناہ نہ ہو اُسے ظاہر نہ کر۔ (۹) کیونکہ اُس نے تیری بات سُنی ہے۔ اور تجھے خوب دیکھا ہے۔ اور جب وقت آئے گا۔ وہ تجھ سے عداوت کرے گا۔ (۱۰) کیا تو نے کوئی بات سُنی ہے۔ اُسے اپنے ساتھ قبر میں لے جا۔ ہمت کر۔ تو اس سے پھٹ نہیں پڑے گا۔ (۱۱) احمق کے پیٹ میں پوشیدہ بات ایسی ہے۔ جیسے کہ بچہ جننے کے وقت عورت کو دردِ زہ۔ (۱۲) جیسا تیر ران کے گوشت میں کھٹکتا ہے۔ ویسا ہی ایک راز احمق کے پیٹ میں کھٹکتا ہے۔ (۱۳) دوست کو تنبیہ کر۔ شاید کہ اُس نے نہ کیا ہو۔ اور اگر کیا بھی ہو۔ تو وہ پھر نہ کرے۔ (۱۴) اپنے پڑوسی کو تنبیہ کر۔ شاید اُس نے نہ کہا ہو اور اگر کہا ہو تو پھر نہ کہے۔ (۱۵) دوست کو تنبیہ کر کیونکہ بارہا غیبت ہوتی ہے۔ اور ہر بات کا یقین نہ کر۔ (۱۶) بعض لوگ پھسل جاتے ہیں۔ لیکن دل سے نہیں۔ اور کون ہے جس نے زبان سے گناہ نہیں کیا۔ (۱۷) دھمکی دینے سے پیشتر اپنے پڑوسی کو تنبیہ کر۔ اور خدا تعالےٰ کی شریعت کو منزلت دے ✣

حکمت اور اُس کی جھوٹی نقلیں

(۲۰) ساری حکمت خداوند کا خوف ہے۔ اور ساری حکمت میں خداوند کی شریعت کی تعمیل ہے۔ (۲۲) اور شرارت کا علم حکمت نہیں۔ اور گنہگاروں کی دوراندیشی مصلحت نہیں۔ (۲۳) شرارت مکروہ ہے۔ اور احمق حکمت سے خالی نہیں۔ (۲۴) جو شخص تھوڑی عقل رکھتا اور ڈرتا ہے۔ وہ اس سے بہتر ہے۔ جو بہت دوراندیش ہے۔ اور شریعت کو توڑتا ہے ✣
(۲۵) ایک دقیق چالاکی ہے۔ اور وہی ناراست ہے۔ ایسا شخص جو فیصلہ حاصل کرنے کے لئے رعائت کو بیجا استعمال کرتا ہے۔ (۲۶) اور ایک ایسا شرارت کرنے والا ہے۔ جو ماتم زدوں کی طرح

سرنگوں ہے۔ لیکن دل فریب سے بھرا ہوا ہے۔ (۲۷) اپنے سر کو جھکاتا ہے۔ اور دکھاتا ہے۔ کہ گویا ایک کان سے بہرہ ہے۔ اور جہاں اُس کو لوگ نہیں پہنچانتے۔ وہ تجھ سے سبقت لے جائے گا۔ (۲۸) اگر کمزوری کے باعث وہ گناہ کرنے سے رُک جائے۔ لیکن جب اُس کو موقع ملے گا۔ تو وہ شرارت کرے گا۔ (۲۹) آدمی اپنی ہیئت سے پہچانا جاتا ہے اگر تو صاحب فہم سے ملے تو اُس کے چہرے سے تو اُسے پہچان لے گا۔ (۳۰) آدمی کا لباس اور دانت نکوس کر ہنسنا اور اُس کی رفتار ظاہر کردیتی ہے۔ کہ وہ کیسا ہے ✣

باب ۲۰ ایک ملامت ایسی ہوتی ہے۔ جو ناموزوں ہے۔ اور ایک آدمی ایسا ہوتا ہے۔ جو خاموش ہے اور عقلمند ہے۔ (۲) ملامت کرنا غضب ناک ہونے سے کتنا بہتر ہے۔ اور جو اقرار کرلیتا ہے۔ ضرر سے بچا رہتا ہے۔ (۴) جیسے خوجہ کنواری کو سرفراز کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ ویسا ہی وہ شخص ہے۔ جو جبر و تعدی کے ساتھ فیصلہ کردیتا ہے۔ (۵) ایک ایسا شخص ہوتا ہے۔ جو خاموش ہے اور عقلمند پایا جاتا ہے۔ اور ایک ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو اپنے کلام کی زیادتی کی وجہ سے بُرا سمجھا جاتا ہے (۶) ایک ایسا شخص ہے۔ جو خاموش رہتا ہے۔ اسلئے کہ اُس کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور ایک ایسا ہے۔ جو اپنا وقت پہنچان کر خاموش رہتا ہے۔ (۷) عقلمند جب تک کہ وقت نہ آئے۔ خاموش رہے گا۔ لیکن لاف زن اور احمق وقت سے تجاوز کر جائیگا (۸) جو بہت بکتا ہے۔ اُس سے نفرت کی جائے گی۔ اور جو اس میں اپنا اختیار جتاتا ہے۔ اس سے عداوت کی جائے گی ✣
(۹) کبھی بدحالی میں خوش حالی ہو جاتی ہے۔ اور کبھی نفع کا نقصان بن جاتا ہے (۱۰) ایک بخشش ایسی ہوتی ہے۔ جو تجھے نفع نہ پہنچائے گی اور ایک بخشش ایسی ہے۔ جس کا معاوضہ دوچند ہے۔ (۱۱) بلندی سے بھی پستی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک شخص ایسا بھی ہے۔ جو ادنےٰ حالت سے سربلند ہوا۔ (۱۲) ایک شخص ہے جو تھوڑی قیمت سے بہت سامال خرید لیتا ہے۔ اور پھر اُس کے سبب سے سات گنا دینا پڑتا ہے ✣
(۱۳) عقلمند آدمی گویا ہر دل عزیز ہوگا لیکن احمقوں کی ٹھٹھولیاں رائیگاں جائیں گی ✣

مختلف نصائح

(۱۴) احمق کی بخشش تجھے سودمند نہ ہوگی کیونکہ اُسکی آنکھیں بجائے ایک کے بہت سی ہیں۔ (۱۵) وہ تھوڑا سا دیکر بہت سی ملامت کریگا اور وہ ڈھنڈورچی کی طرح اپنا مُنہ کھولے گا۔ آج وہ قرض دے گا۔ اور کل مانگے گا۔ ایسا شخص قابلِ تنفر ہے ✣

(۱۶) احمق کہے گا۔ میرا کوئی دوست نہیں۔ اور میرے احسانوں کا کوئی شکرگذار نہیں۔ جو میری روٹی کھاتے ہیں۔ بدزبان ہیں۔ (۱۷) کتنی ہی دفعہ اور کتنے ہی آدمیوں میں اس کا ٹھٹھا اُڑایا جائے گا۔

(۱۸) فرش سے لغزش زبان کی لغزش سے بہتر ہے
یوں بدوں کی تباہی جلد آئے گی +

(۱۹) بے سلیقہ آدمی اُس کہانی کی مانند ہے۔جو
بے وقت کہی جائے۔
اور متواتر جاہلوں کی زبان پر ہے +

(۲۰) عاقلانہ قول جو احمق کی زبان سے نکلتا ہے
مردود ہوگا۔
کیونکہ وہ اسے مناسب وقت پر نہیں کہیگا +

(۲۱) ایسا شخص بھی ہوتا ہے۔جو محتاجی کے باعث
گناہ کرنے سے باز رہتا ہے۔
اور جب وہ آرام لیتا ہے۔اُسے تکلیف نہ
پہنچے گی +

(۲۲) ایک ایسا شخص بھی ہوتا ہے۔جو حیا کے باعث
اپنی روح کو تباہ کرتا ہے۔
اُس کی بھولی صورت اُسے برباد کریگی +

(۲۳) ایک آدمی شرم کے باعث اپنے دوست
سے وعدہ کرتا ہے۔
اور اُسے مفت اپنا دشمن بنا لیتا ہے +

(۲۴) جھوٹ آدمی پر ایک بُرا دھبا ہے۔
وہ جاہلوں کی زبان پر متواتر رہے گا +

(۲۵) چور اُس شخص سے بہتر ہے۔جو برابر
جھوٹ بولتا ہے۔لیکن وہ دونوں ہلاکت کو میراث
میں لیں گے۔(۲۶) جھوٹے کی طبیعت ایک ذلت
ہے۔اور اُس کی شرمندگی برابر اُسکے ساتھ ہے

(۲۷) جو کلام میں عقلمند ہے ترقی پائے گا۔
اور جو پیش بین ہے بڑے آدمیوں کو خوش کریگا

(۲۸) جو شخص اپنی زمین کی کاشت کرتا ہے۔اپنا
انبار اونچا کرے گا۔
اور جو بڑے آدمیوں کو خوش کرتا ہے خطا
کی معافی پائے گا +

(۲۹) تحفہ اور بخشش عقلمندوں کی آنکھوں کو
اندھا کر دیتی ہیں۔
اور ملامتوں کو یوں روک دیتی ہیں جیسے
منہ کے اوپر چھیکا +

(۳۰) چھپی ہوئی حکمت۔اور آنکھ سے اوجھل خزانہ
ان دونوں سے کیا فائدہ ہے +
(۳۱) بہتر ہے وہ شخص جو اپنی حماقت کو چھپاتا ہے
بہ نسبت اُس شخص کے جو اپنی حکمت پنہاں
رکھتا ہے +

گناہ اور اُس کی سزا

باب ۲۱ اے میرے فرزند کیا تو نے گناہ کیا ہے۔اُس پر
کچھ اور زیادہ نہ کر۔

اور اپنی پہلی خطاؤں کے لئے التجا کر۔

(۲) گناہ سے یوں بھاگ جس طرح سانپ
سے بھاگتے ہیں۔کیونکہ اگر تو نزدیک جائے گا
تو تجھے کاٹے گا۔اس کے دانت شیر کے سے
دانت ہیں۔اور آدمیوں کی روحوں کو قتل
کرتے ہیں۔
(۳) تمام گناہ ایسا ہے جیسی ایک دودھاری تلوار۔
اُس کے زخم کا کوئی علاج نہیں +

(۴) آفت اور ظلم دولت کو برباد کرتے ہیں۔
یوں مغرور آدمی کا گھر تباہ کیا جائے گا +

(۵) غریب کی التجا خدا کے کانوں تک پہنچتی ہے۔
اور اُس کی عدالت جلد آتی ہے +

(۶) جو شخص عتاب سے نفرت کرتا ہے۔وہ گنہگار
کی راہ پر چل رہا ہے۔
اور جو خداوند سے ڈرتا ہے۔وہ اپنے
دل میں رجوع لائے گا +

(۷) جو زبان دراز ہے۔دور سے پہچانا جاتا ہے۔
لیکن عقلمند اپنی لغزش سے آگاہ ہے +

(۸) جو شخص غیروں کے روپے سے اپنا گھر بناتا ہے
اس شخص کی مانند ہے۔جو جاڑے کے
خلاف اپنے لئے پتھر جمع کرتا ہے +

(۹) بدوں کی جماعت ایسی ہے جیسے بٹا ہوا سن۔
جس کا انجام آگ کا ایک شعلہ ہے +

(۱۰) بدوں کی راہ پتھروں سے ہموار کی جاتی ہے
اور اس کے انجام میں برزخ کا گڑھا ہے +

دانا اور احمق

(۱۱) جو شخص شرع کو مانتا ہے۔اس کے مقاصد
میں مشاق ہو جاتا ہے۔
اور خداوند کے خوف کا انجام حکمت ہے +
(۱۲) وہ جو تیز طبع نہیں۔تعلیم نہ حاصل کرے گا۔
اور طبع کی ایک تیزی ایسی بھی ہے۔جو
کڑواہٹ کو زیادہ کرتی ہے +

(۱۳) عقلمند کا علم سیلاب کی طرح۔
اور اُس کی مشورت زندگی کے چشمے کی
مانند بڑھتی ہے۔
(۱۴) احمق کا باطن ٹوٹے باسن کی مانند ہے۔
اُس میں علم نہ ٹھیرے گا +

(۱۵) دانشور اگر حکمت کا کلمہ سُنے۔
تو اُس کی تعریف کرے گا۔بلکہ اُس پر
کچھ بڑھاوے گا۔
عیاش اگر سنتا ہے تو وہ اُسے بُرا معلوم ہوتا ہے
اور اُسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیتا ہے +

(۱۶) احمق کا کلام ایسا ہے۔ جیسے راستے کا بوجھ۔
لیکن عقلمندوں کے ہونٹوں پر حسن پایا جاتا ہے
(۱۷) دانا کا منہ جماعت میں تلاش کیا جائے گا۔
اور وہ اپنے دلوں میں اسکے کلمات پر غور کریں گے

(۱۸) احمق کے نزدیک حکمت ایسی ہے۔ جیسے ٹوٹا ہؤا مکان۔
اور بیوقوف کا علم ایسا ہے جیسے بے معنے کلام

(۱۹) تعلیم بے وقوف کے پیروں میں بیڑیوں کی مانند ہے۔
اور دہنے ہاتھ کی ہتکڑی کی مانند۔
(۲۰) احمق ہنسی میں اپنی آواز کو بلند کرتا ہے۔
لیکن دانشمند بمشکل خاموشی کے ساتھ مسکرائیگا
(۲۱) دانا کے لئے تعلیم سونے کا ایک زیور ہے۔
اور ایسی ہے جیسے دہنے ہاتھ کا کنگن۔

(۲۲) احمق کا قدم جلد دوسرے کے گھر میں پہنچ جاتا ہے۔
لیکن تجربہ کار شخص داخل ہونے سے شرمائیگا
(۲۳) ایک بیوقوف شخص دوسرے شخص کے گھر کے دروازے میں سے جھانکتا ہے۔
لیکن ایک تعلیم یافتہ آدمی باہر کھڑا رہتا ہے۔
(۲۴) دوسرے کے دروازہ پر سننا بے تربیتی ہے۔ لیکن دانا شخص اس ذلیل بات پر رنجیدہ ہوگا۔ (۲۵) اجنبیوں کے لب ان باتوں سے رنجیدہ ہوں گے۔ لیکن داناؤں کے کلمات میزان میں وزن کئے جائیں گے۔

(۲۶) احمقوں کا دل اُن کے منہ میں ہے۔
لیکن عقلمندوں کا مُنہ اُن کے دل میں ہے۔

بدی کی کراہیّت

(۲۷) جب بے دین شیطان پر لعنت کرتا ہے
تو اپنی روح پر لعنت کرتا ہے۔

(۲۸) کانا پھوسی کرنے والا اپنی روح کو ناپاک کرتا ہے
اور جہاں کہیں وہ سکونت کریگا مورد نفرت ہوگا

باب ۲۲ سُست آدمی اُس پتھر کی مانند ہے۔ جو نہایت آلودہ ہے۔
اور ہر شخص اسے ذلت کے ساتھ چھٹا دیگا۔
(۲) سُست آدمی کوڑی کی نجاست کی مانند ہے۔
جو شخص اُسے اٹھاتا ہے۔ اپنے ہاتھ کو جھاڑیگا
(۳) جاہل فرزند کا پیدا ہونا باپ کے لئے ننگ و عار ہے۔
اور نادان بیٹی کی ولادت اُس کے نقصان کا باعث ہے۔

(۴) عقلمند بیٹی اپنا شوہر میراث میں لے گی۔
اور جو عار دلانے والی ہے۔ والد کے لئے غم ہے۔

(۵) جو بے باک ہے۔ اپنے والد اور شوہر کو عار دلاتی ہے

اور دونوں کی نظروں میں حقیر ہوگی۔

احمقوں کی صحبت ناقابل برداشت ہے

(۶) بے موقع تقریر ایسی ہے۔ جیسے ماتم کے وقت موسیقی۔
لیکن کوڑے اور اصلاح ہر موقعہ پر حکمت ہیں

(۷) جو شخص احمق کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ اُس شخص کی مانند ہے۔ جو مٹی کے برتن کو گوند سے جوڑتا ہے۔
یا ایسے آدمی کی مانند جو ایک گہری نیند سونے والے کو جگاتا ہے۔
(۸) جو شخص احمق کے سامنے تقریر کرتا ہے
وہ ایسا ہے جیسا اونگھنے والے کے سامنے تقریر کرنے والا جو آخر میں کہے گا۔ کیا کہا؟

(۱۱) مُردے کے لئے روؤ۔ کیونکہ وہ نور سے محروم ہوگیا ہے۔
اور احمق کے لئے روؤ۔ کیونکہ وہ دانائی سے محروم ہے
لطف و خوشی کے ساتھ مردہ کے لئے روؤ۔
کیونکہ اُس نے آرام حاصل کیا ہے
لیکن احمق کی زندگی موت سے بدتر ہے
(۱۲) مردہ کے لئے سات دن ماتم کے ایام ہیں۔
لیکن احمق اور بے دین کے لئے زندگی کے سارے ایام۔

(۱۳) بیوقوف آدمی کے ساتھ بہت باتیں نہ کر۔
اور ایسے آدمی کے پاس نہ جا جو دانائی سے خالی ہے
اس سے خبردار رہ۔ مبادا تو تکلیف اُٹھائے
یوں اُس کی آلودگی سے بچا رہے گا۔ اس کے حملہ کے وقت اس سے کنارہ کر تو آرام پائیگا۔
اور اس کی دیوانگی سے دِقت نہیں اُٹھائے گا۔

(۱۴) سیسہ سے بھاری شے کیا ہے۔
اور احمق کے سوا اُس کا اور کیا نام ہے۔
(۱۵) جو شخص دانائی سے خالی ہے۔
اُس کی نسبت۔ ریت۔ نمک۔ اور لوہے کے انبار کی برداشت آسان ہے۔

دوستان باوفا و بے وفا

(۱۶) جو لکڑی عمارت میں لگ چکی ہے۔ وہ ہلانے سے ڈھیلی نہیں ہوسکتی۔ ویسا ہی جو دل ہر وقت نیک مصلحت پر قائم ہو چکا ہے۔ خوف زدہ نہ ہوگا۔ (۱۷) جو دل سوچ سمجھ کر دانائی پر جم جاتا ہے۔ وہ اُس نقش و نگار کی مانند ہے جو قلعی کی ہوئی دیوار پر ہو۔ (۱۸) جو ڈنڈے اونچے مکان پر دھرے ہیں۔ ہوا کے سامنے نہ ٹھیریں گے۔ ویسے ہی احمق کے تصورات کا خوف زدہ دل کسی خوف کے سامنے نہ ٹھیریگا۔
(۱۹) جو آنکھ میں چبھوتا ہے۔ وہ آنسو گرواتا ہے
اور جو دل میں چبھوتا ہے۔ وہ دل کی بھڑاس ظاہر کرواتا ہے۔ (۲۰) جو پرندوں کی طرف پتھر پھینکتا ہے۔ وہ اُن کو ڈرا کر بھگا دیتا ہے۔ اور جو دوست

کوملامت کرتا ہے۔ وہ دوستی کو کھو دیتا ہے ✣
(۲۱) اگر تو نے دوست کے خلاف تلوار کھینچی ہے تو
مایوس نہ ہو۔
کیونکہ شائد وہ باز آئے ✣
(۲۲) اگر تو نے دوست کے خلاف مُنہ کھولا ہے
تو اندیشہ مند نہ ہو۔
کیونکہ شائد پھر ملاپ ہو۔
بشرطیکہ ملامت اور تکبّر اور افشائے راز۔
اور مکاری کا صدمہ اس کا باعث نہ ہو۔
کیونکہ ہر دوست ان باتوں سے بھاگے گا ✣
(۲۳) جب تیرا پڑوسی مفلس ہے تو اُس کے ساتھ اعتبار
پیدا کر۔ تاکہ اُس کی فارغ البالی کے وقت تو خوشی
حاصل کرے۔ اُس کی مصیبت کے وقت استقلال
سے اُس کی مدد کر۔ تاکہ اُس کی میراث میں تو اُس کے
ساتھ وارث ہو۔ (۲۴) جس طرح بھٹے کا غبار اور
دھواں آگ سے پہلے ہے۔ اُسی طرح بدزبانیاں
کشت وخون کی پیش رو ہیں۔ (۲۵) دوست کو پناہ
دینے میں مجھے شرم نہ ہوگی۔ اور میں اس کے سامنے
سے روپوش نہ ہونگا۔ (۲۶) اگر مجھ پر اُس کے باعث
کوئی آفت آئے۔ تو ہر شخص جو یہ سنتا ہے۔ اس سے
خبردار ہو جائے گا ✣

لب ودل کی نگہبانی

(۲۷) میرے مُنہ پر کون دربان بٹھائے۔
اور میرے لبوں پر کون چالاکی کی مہر لگائے۔
تاکہ میں اس سے گر نہ جاؤں۔
اور میری زبان مجھے تباہ نہ کرے ✣

باب ۲۳۔ اے خداوند میری زندگی کے باپ اور مالک۔
مجھے اُن کی مشورت کے حوالہ نہ کر
مجھے اُن کے باعث گرنے نہ دے ✣
(۲) کون میرے خیال پر تازیانہ مقرر کرے گا۔
اور میرے دل پر حکمت کی تادیب۔
تاکہ وہ میری جہالتوں کے سبب مجھے نہ چھوڑیں
اور اُن کے گناہوں سے درگذر نہ کیا جائے
(۳) تاکہ میری جہالتیں زیادہ نہ ہو جائیں۔
اور میرے گناہ بکثرت نہ ہوں۔
مبادا میں اپنے دشمنوں کے آگے گر پڑوں
اور میرے دشمن مجھ پر شادمان ہو۔
(۴) اے خداوند میری زندگی کے باپ اور خدا۔
مجھے مغرور نگاہ نہ بخش۔
(۵) شہوت کو مجھ سے ہٹا دے۔
(۶) شکم پروری اور حرام کاری کو مجھ پر غالب ہونے
نہ دے۔
اور مجھے بے شرم طبیعت کے حوالے نہ کر ✣

مُنہ کی تربیّت

(۷) اے میرے فرزندو مُنہ کی تربیت سُن لو۔ وہ
جو اس پر کاربند ہوتا ہے۔ پکڑا نہ جائے گا (۸) گنہگار
اپنے ہونٹوں سے گرفتار ہوگا۔ اور بدگو اور مغرور
اُن سے ٹھوکر کھائے گا۔ (۹) اپنے منہ کو قسم کا
عادی نہ کر۔ اور قدوس کا نام لینے کی عادت نہ پیدا
کر۔ (۱۰) کیونکہ جیسا وہ خادم جو متواتر پٹتا ہے۔
چوٹوں سے خالی نہ ہوگا۔ اسی طرح وہ شخص جو
ہمیشہ قسموں میں خدا کا نام لیتا ہے۔ گناہ سے مبرا نہ ہوگا۔

(۱۱) بہت قسمیں کھانے والا بے دینی سے بھر جائیگا۔
اور اس کے گھر سے تازیانہ دور نہ ہوگا۔ اگر وہ خطا
کرے تو ایک گناہ اس پر ہوگا۔ اور اگر وہ قسم کی
پرواہ نہ کرے تو اُس نے دوچند گناہ کیا۔ اور اگر
اس نے فضول قسم کھائی۔ تو وہ راست باز نہ ٹھہریگا
اور اس لئے اس کا گھر آفتوں سے بھر جائے گا۔
(۱۲) کلام کا ایک ایسا طرز بھی ہوتا ہے۔ جو موت
سے ملبس ہے۔ وہ بنی یعقوب میں نہ پایا جائے۔
کیونکہ چاہیئے یہ سب چیزیں دینداروں سے دور
رہیں۔ اور وہ گناہوں میں لوٹ پوٹ نہ ہو (۱۳)
اپنے مُنہ کو سخت گُستاخی کا عادی نہ بنا۔ کیونکہ اُس
میں گناہ کا کلمہ ہے۔ (۱۴) اپنے والد اور والدہ کو
یاد رکھ۔ کیونکہ تو بڑے آدمیوں کے درمیان بیٹھا
ہُوا ہے۔ ایسا نہ ہو تو اُن کے سامنے بھولنے والا
اور اپنی عادت سے بیوقوف بنے۔ ایسی حالت
میں تو یہ کہے گا۔ کہ کاش میں پیدا نہ ہُوا ہوتا۔ اور
اپنے روزِ تولد پر لعنت کرنے لگے گا (۱۵) جو شخص
ملامت کے کلمات سننے کا عادی ہے۔ عمر بھر
اصلاح نہ پائے گا ✣

زنا کی کراہیّت

(۱۶) دو قسم کے آدمی گناہوں کو بڑھاتے ہیں۔
اور تیسری قسم کے آدمی قہر لائیں گے ✣
گرم طبیعت:۔ جلتی آگ کی مانند ہے۔ جو نہ
بجھے گی۔ جب تک کہ وہ بھسم نہ ہو جائے۔
وہ شخص جو اپنے جسم میں حرام کاری کرتا ہے:۔
کبھی باز نہ آئے گا۔ جب تک کہ اُس کی آگ جل نہ چکے

(۱۷) حرام خور کو تمام روٹی شیریں معلوم ہوتی ہے۔
جب تک وہ نہ مرے نہ چھوڑے گا۔
(۱۸) وہ شخص جو اپنے بستر سے بھٹک جاتا ہے:۔
وہ اپنے دل میں کہتا ہے۔ کہ مجھے کون دیکھتا ہے
تاریکی میرے چاروں طرف ہے۔ اور دیواریں مجھے
چھپا رہی ہیں۔ اور کوئی شخص مجھے نہیں دیکھتا میں کس
سے ڈروں۔ باری تعالٰی میرے گناہوں کو یاد نہ کریگا۔
(۱۹) آدمیوں کی آنکھیں اُس کی ہیبت ہیں۔ اور وہ نہیں
جانتا کہ خداوند کی آنکھیں آفتاب سے دس ہزار گنا
روشن ہیں۔ آدمیوں کی تمام روشوں کو دیکھتی ہیں۔ اور
پنہاں جگہ میں نظر ڈالتی ہیں (۲۰) تمام چیزیں خلق ہونے
سے پیشتر اُسے معلوم تھیں۔ اور اُسی طرح مکمل ہونے
کے بعد بھی۔ (۲۱) یہ شخص شہر کے کوچوں میں سزا پائیگا۔
اور جہاں اسے شبہ نہ تھا۔ وہ پکڑا جائے گا ✣
(۲۲) اسی طرح وہ عورت بھی جو اپنے شوہر کو چھوڑتی
ہے۔ اور اجنبی کے ذریعہ ایک وارث بیچ میں لے آتی
ہے۔ (۲۳) کیونکہ اول تو وہ باری تعالٰے کے قانون کی
نافرمان ہوئی۔ اور دوئم اس نے اپنے شوہر کے
خلاف گناہ کیا۔ اور سوئم اُس نے فاحشہ پن سے
زانیہ کا کام کیا۔ اور اجنبی سے اولاد جنی (۲۴) وہ
جماعت کے درمیان باہر لائی جائیگی۔ اور اُس کی
اولاد کا معائنہ ہوگا۔ (۲۵) اُس کے بچے اپنے ریشے
نہ پھیلائیں گے۔ اور اُس کی شاخیں بارآور نہ
ہونگی۔ (۲۶) وہ اپنی یادگار بطور ایک لعنت کے چھوڑ
جائیگی۔ اور اُسکی ننگ مٹائی نہیں جائیگی۔ (۲۷) اور اسکے پس ماندے
جانیں گے۔ کہ خداوند کے خوف سے بہتر کوئی شے نہیں اور خداوند
کے احکام پر توجہ کرنے سے کوئی شے شیریں تر نہیں ✣

دوسری فصل

حکمت اپنی خودستائی کرتی اور نیز اُن باتوں کا ذکر کرتی ہے جن سے وہ خوش اور متنفر ہے

دیباچہ جس میں حکمت اپنی تعریف کرتی ہے

باب ۲۴ دانائی خود اپنی تعریف کرے گی۔ اور اپنی
امّت کے درمیان فخر کرے گی۔ (۲) خدا تعالیٰ کی
جماعت میں وہ اپنا منہ کھولے گی۔ اور اُس کی
قدرت کے حضور میں فخر کرے گی۔
(۳) میں خدا تعالےٰ کے منہ سے نکلی ہوں۔
اور کہر کی طرح زمین کو ڈھانپ لیا تھا +
(۴) میں اونچے مکانوں میں رہتی تھی۔
اور میرا تخت بادلوں کے ستون میں ہے +
(۵) میں نے تنِ تنہا آسمان کے دائرہ میں دوران۔
اور بے تھاہ پستی کی تہ میں گشت کیا +
(۶) سمندر کی لہروں میں اور ساری زمین میں۔
اور ہر اُمّت اور قوم میں مینے ملکیت حاصل کی +
(۷) میں نے ان سب میں آرام کی تلاش کی۔
کہ کس کی میراث میں رہوں +
(۸) تب ساری چیزوں کے خالق نے مجھے حکم دیا۔
اور جسنے مجھے خلق کیا اُسنے میرے خیمہ کو ٹھیرا کر کہا۔
کہ تیرا خیمہ یعقوب میں ہو۔
اور تیری میراث اسرائیل میں +
(۹) اُس نے مجھے جہان سے پیشتر ابتداً خلق کیا۔
اور آخر تک زائل نہ ہُونگی +
(۱۰) مقدّس خیمہ میں مینے اسکے حضور خدمت کی۔
اور میں صیّون میں قائم ہوئی +
(۱۱) اور یوں محبوب شہر میں مجھے آرام ملا۔
یعنے یروشلیم میں میرا اختیار مانا گیا +
(۱۲) جس امت نے جلال پایا۔ میں نے اُس میں
جڑ پکڑی۔
یعنے خود خداوند کی میراث میں +
(۱۳) لبانون کے دیودار کی طرح۔
اور حرمون کے پہاڑوں کے سرو کی طرح
(۱۴) سمندر کے کنارے کی کھجور
اور یریحو کے گلاب کے پودوں۔
اور میدان کے خوبصورت زیتون۔
اور چنار کی طرح سرافراز ہوئی +
(۱۵) دارچینی اور اسفلاطوس کی طرح میری خوشبو۔
اور چیدہ مُر کی مانند میری مہک چاروں طرف پھیلی۔
اور بریجا اور سنگِ سلیمانی اور سلاجیت کی مانند۔
اور لوبان کے دھوئیں کی مانند خیمہ میں پھیلائی گئی
(۱۶) بلوط کے درخت کی طرح مینے اپنی ڈالیاں پھیلائیں۔
اور میری ڈالیاں جلال اور فضل کی ڈالیاں ہیں

(۱۷) تاک کی مانند مینے فضل ولطف کی کونپلیں نکالیں۔
اور میرے پھول جلال اور دولت کے پھل ہیں

(۱۹) اے میرے مشتاقو میرے پاس آؤ۔
اور میری پیداوار سے سیر ہو +
(۲۰) کیونکہ میری یادگار شہد سے زیادہ شیریں ہے۔
اور میری میراث شہد کے چھتے سے شیریں تر +
(۲۱) لوگ مجھے کھا کر بھی بھوکے رہیں گے۔
اور مجھے پیکر بھی پیاسے رہیں گے +
(۲۲) میری اطاعت کرنے والا شرمندہ نہ ہوگا۔
اور مجھ میں کام کرنے والے خطا نہ کریں گے
(۲۳) یہ ساری باتیں خدا تعالےٰ کے عہد کی کتاب
ہیں۔ یعنے وہ شریعت جس کی بابت موسیٰ نے حکم
دیا۔ کہ یعقوب کی جماعتوں کی میراث ہو۔ (۲۵) یہ
وہی ہے جو فیشون اور دجلہ کی طرح نئے پھلوں
کے دنوں میں حکمت کی افزایش کرتا ہے (۲۶)
وہی خرد کو فرات کی اور یردن کی طرح فصل کے ایام
میں لبالب کرتا ہے۔ (۲۷) جو تعلیم کو نور کی طرح
چمکاتا ہے۔ جیسے جیحون تاک کی فصل کے دنوں
میں۔ (۲۸) آدمِ اول نے اُسے کامل طور سے
نہیں پہچانا۔ اور اسی طرح آخری انسان نے
بھی اس کا سُراغ نہ پایا۔ (۲۹) کیونکہ اس کے
خیالات کا چشمہ سمندر ہے۔ اور اُس کی مصلحتوں کا
ماخذ بحرِ بے پایان +
(۳۰) میں ایسی ہوں۔ جیسے دریا سے نکلی
ہوئی۔ یا جیسے نالی باغ میں بہتی ہوئی۔ (۳۱)
میں نے کہا تھا۔ کہ اپنے باغ کو سیراب کروں گی
اور اپنی کیاریوں کو بکثرت پانی دونگی۔ اب دیکھو
میری نہر دریا بن گئی۔ اور میرا دریا سمندر ہو گیا۔
(۳۲) میں آیندہ بھی تعلیم کو صبح کی طرح روشن کرونگی
اور ان باتوں کو دور دور تک چمکا دوں گی (۳۳)
میں اپنی تعلیم کو نبوّت کی طرح لنڈھا دونگی۔ اور پشت
در پشت اُسے چھوڑ جاؤں گی۔ (۳۴) دیکھو میں نے
اپنے ہی لئے محنت نہیں کی۔ بلکہ اُن سب کے
لئے بھی کی جو محنت سے اُس کی تلاش کرتے ہیں +

حکمت کی مرغوب اور مکروہ باتیں

باب ۲۵۔ تین چیزوں سے میں نے حُسن حاصل کیا
اور حسین ہو کر خداوند اور آدمیوں کے سامنے
کھڑی ہوئی۔
بھائیوں کی یک دلی اور ہمسائیوں کی دوستی
اور میاں بیوی کا سلوک +
(۲) لیکن تین قسم کے آدمیوں سے میری
روح نفرت کرتی ہے۔
اور میں اُن کی زندگی سے سخت بیزار ہوں۔
ایک غریب آدمی جو مغرور ہے۔ اور ایک دولتمند
جو کاذب ہے۔
اور ایک بوڑھا بیوقوف جو زنا کرتا ہے +

(۳) جب جوانی میں تو نے جمع نہ کیا۔
تو بڑھاپے میں کس طرح پائے گا +
(۴) سفید بالوں کے لئے تمیز اور عمر رسیدوں
کے لئے مشورہ کی قابلیت کیا اچھی چیز ہے۔ (۵)
بوڑھے آدمیوں کو حکمت اور عزت داروں کو

تدبیر اور مشورہ کیا ہی زیبا ہے۔ (۶) بڑا تجربہ بوڑھوں کا تاج ہے۔ اور اُن کا جلال خداوند کا خوف ہے

خداوند کے خوف کی تعریف

(۷) میں نے نو۹ اشیا پر خیال کیا۔
اور اپنے دل میں اُن کو خوشحال سمجھا۔
اور دسویں کا ذکر میں اپنی زبان سے کرونگا۔
ایک شخص جو اپنی اولاد سے خوش ہے۔
اور ایک شخص جو زندہ رہکر اپنے دشمنوں
کی بربادی دیکھتا ہے۔
(۸) خوشحال ہے وہ شخص جو سمجھدار بیوی کے
ساتھ بسر کرتا ہے۔
اور وہ جس نے اپنی زبان سے لغزش نہیں کھائی *
(۹) خوشحال ہے وہ شخص جس نے دانائی کو پایا۔
اور وہ جو سننے والوں کے روبرو کلام کرتا ہے۔
(۱۰) وہ شخص بہت بڑا ہے جس نے حکمت کو پایا
تاہم اس سے کوئی اعلیٰ نہیں جو خداوند سے
ڈرتا ہے۔
(۱۱) خداوند کا خوف سب چیزوں سے بالاتر ہے۔
وہ جو اُسے پکڑے رہتا ہے۔ کس سے مشابہ
کیا جائے *

نیک اور بد عورتوں کی بابت

(۱۳) کوئی آفت ہو دل کی آفت نہ ہو۔
کوئی شر ہو۔ عورت کی شر نہ ہو *
(۱۴) کوئی مصیبت ہو۔ عداوت کرنے والوں کی
طرف سے نہ ہو۔
کوئی انتقام ہو دشمنوں کی طرف سے نہ ہو *
(۱۵) سانپ کے سر سے کوئی سر مہلک نہیں۔
اور دشمن کے قہر سے کوئی قہر بڑھکر نہیں۔
(۱۶) میں شیر اور اژدھے کے ساتھ رہنا
زیادہ پسند کروں گا۔ بہ نسبت اس کے کہ شریر
عورت کے ساتھ خانہ داری کروں۔ (۱۷) عورت
کی بدی اُس کی نظر کو مبدل کرتی ہے۔ اور اُسکی
پیشانی کو کمل کی طرح سیاہ کر دیتی ہے۔ (۱۸) اس کا
شوہر ہمسائیوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا ہے۔
اور اُسے سن سن کر سخت آہیں بھرتا ہے (۱۹)
عورت کے کینہ کے آگے تمام کینے ہیچ ہیں۔ اُسکو
گناہگار کا حصہ ملے۔ (۲۰) جیسا کہ بوڑھے کے
قدموں کے لیے ریگستان پر چلنا ہے۔ ویسی ہی
بکواسی عورت خاموش آدمی کے لئے ہے (۲۱)
عورت کے حسن پر نہ گر۔ اور کسی عورت کو اُسکے
حسن کی وجہ سے پسند نہ کر (۲۲) غصّہ اور گستاخی
اور بڑی ملامت کا موجب ہے۔ اگر عورت اپنے
شوہر کو پرورش کرے۔ (۲۳) بُری عورت
عارِ روح ہے۔ اور کدورتِ چہرہ اور جراحتِ دل
جو عورت اپنے شوہر کو خوش نہ رکھے۔ ایسی ہے
جیسے ڈھیلے ہاتھ اور سُست گھٹنے۔ (۲۴) گناہ کا آغاز
ایک عورت سے ہوُا۔ اسی کے باعث ہم سب مرتے
ہیں۔ (۲۵) پانی کو نکلنے کی راہ نہ دے۔ اور نہ شریر
عورت کو کلام کی آزادی۔ (۲۶) اگر وہ تیری مرضی
کے مطابق نہ چلے تو اُسے اپنے جسم سے کاٹ ڈال

باب ۲۶۔ نیک بیوی کا شوہر خوش حال ہے۔ اور
اُس کے ایامِ زندگی دوچند ہونگے۔ (۲) حوصلہ مند

عورت اپنے شوہر کو خوش کرتی ہے۔ وہ اپنی عمر کو
امن سے گذارے گی۔ (۳) نیک بیوی ایک اچھا
مقسوم ہے۔ وہ خداوند سے ڈرنے والوں کے
حصہ میں آئے گی۔ (۴) آدمی خواہ امیر ہو خواہ
غریب۔ نیک دل کا ہمیشہ چہرہ بشاش ہوتا ہے

(۵) تین چیزوں سے میرا دل خوف زدہ تھا۔
اور چوتھی سے تو میں نے پناہ مانگی *
شہر کی بدنامی۔ انبوہ کا جمع ہونا۔ اور جھوٹا الزام
تینوں موت سے زیادہ تکلیف دہ ہیں *
(۶) وہ عورت جو دوسری سے حسد کرے۔
اور اس کی زبان کا تازیانہ کہ سب کچھ کہہ
دیتی ہے۔ دل کا رنج و غم ہے *

(۷) بُری عورت ایسی ہے۔
جیسے بیلوں کا جوا جو آگے پیچھے ہلر ڈُلر ہے۔
وہ جو اسے پکڑتا ہے۔ بچھو کے پکڑنے والے
کی مانند ہے۔
(۸) نشے باز عورت بڑا غضب برپا کرتی ہے۔
اور وہ اپنے ننگ و ناموس پر پردہ نہیں ڈالیگی۔
(۹) عورت کا اُدھلنا آنکھ اٹھانے میں ہے۔
اور وہ اُس کی پلکوں سے پہنچانا جاتا ہے *
(۱۰) خودسر بیٹی کی بہت خبرداری کر۔
مبادا وہ آزادی پائے اور اسے استعمال کرے
(۱۱) بے حیا آنکھ کی خوب خبرداری کر۔
اور تعجب نہ کر اگر وہ تیرے خلاف خطا کرے
(۱۲) وہ اپنا منہ یوں کھولے گی جیسے پیاسا مسافر۔
اور ہر پانی میں سے جو نزدیک ہے پی لے گی۔
ہر منارے کے پاس وہ بیٹھ جائے گی۔
اور ہر تیر کے لئے اپنے تیردان کو کھولے گی
(۱۳) بیوی کا حسن اُس کے شوہر کو خوش کریگا
اور اس کا علم اس کی ہڈیوں کو فربہ کرے گا
(۱۴) کم گو عورت خداوند کا انعام ہے۔
اور کوئی شے ایسی بیش قیمت نہیں جیسی
تعلیم یافتہ روح *
(۱۵) حیا والی عورت حسن پر حسن ہے۔
اور ضبط کرنے والے دل کے برابر کوئی
چیز قیمتی نہیں *
(۱۶) جیسا کہ آفتاب خداوند کے آسمانوں میں
جلوہ گر ہوتا ہے۔
ویسے ہی اُس نیک بیوی کا حسن ہے۔ جو
اپنے شوہر کے گھر کو مزیّن کرتی ہے
(۱۷) جیسا کہ مقدس شمعدان پر چمکتا ہوُا چراغ۔
ویسا ہی معمر چہرے کا حسن *
(۱۸) جیسے رو پہلے پائیوں پر سُنہلے کھمبے۔
ویسے ہی مستقیم سینے کے ساتھ خوبصورت پیر *

بدی میں دوبارہ نہ پھنسنا

(۲۸) دو چیزوں کے سبب سے میں رنجیدہ خاطر ہوں
اور تیسری پر مجھے غصہ ہی آتا ہے۔
ایک جنگ جو آدمی جو افلاس سے تنگ ہے
اور سمجھدار اشخاص جو نکمے سمجھے گئے ہیں
وہ شخص جو راستی سے گناہ کی طرف پھرے
خداوند اُسے تلوار کے لئے تیار کرے گا

(۲۹) تاجر بمشکل اپنے آپ کو خطا کاری سے باز رکھے گا۔
اور خوردہ بیچنے والا گناہ سے بری نہیں ہوگا۔

باب ۲۷ بہتیروں نے ایک حقیر شے کے لئے گناہ کیا ہے۔ اور وہ جو نفع بڑھانے کی تلاش کرتا ہے۔ آنکھوں پر پردہ ڈال لیتا ہے (۲) پتھروں کے جوڑ میں میخ مضبوط جڑ جائے گی۔ اسی طرح خرید و فروخت کے درمیان گناہ داخل ہو جائے گا۔

(۳) جو شخص خداوند کے خوف میں استقلال کے ساتھ جما نہ رہے۔
اُس کا گھر جلد برباد ہو جائے گا +

بحث وحجت کی کسوٹی راستبازی ہے

(۴) چھلنی کے ہلانے میں فضلہ رہ جاتا ہے۔
اسی طرح آدمی کی گندگی اُس کی بحث وحجت سے
(۵) بھٹا کمہار کے برتنوں کی آزمائش کرے گا۔
اور بحث وحجت آدمی کا امتحان۔
(۶) پیڑ کا پھل اُس کی کاشت کو ظاہر کرتا ہے۔
آدمی کے دل کے خیال کا ظاہر ہونا ایسا ہی ہے
(۷) کسی کی تعریف نہ کر جب تک تو اُس کی بحث وحجت نہ سن لے۔
آدمیوں کی آزمایش یوں ہی ہوتی ہے۔

(۸) اگر تو راستبازی کی پیروی کرے تو تو اُس کو
حاصل کر لے گا۔
اور جلال کے لمبے پیراہن کی مانند اُسے پہن لے گا

(۹) پرندے اپنے ہمجنسوں کے ساتھ جمع ہوتے ہیں
اور سچائی اُن کی طرف پھر پھر کر آتی ہے۔ جو اُس پر عمل کرتے ہیں۔

(۱۰) شیر شکار کی گھات میں بیٹھتا ہے۔
اسی طرح گناہ اُن کی گھات میں ہے۔ جو بدی کرتے ہیں۔

داناؤں اور احمقوں کی گفتگو

(۱۱) دیندار کی گفتگو ہمیشہ حکمت ہے۔
لیکن احمق چاند کی طرح بدلتا ہے +

(۱۲) بے عقلوں کے درمیان موقعہ کا انتظار کر
لیکن عقلمندوں کی صحبت میں ہمیشہ رہ +

(۱۳) احمقوں کی تقریر ایک ٹھوکر ہے۔
اور اُن کی ہنسی گناہ کی مستی میں ہے +

(۱۴) ایسے شخص کے کلام سے جو بہت قسمیں کھاتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔
اور اُن کی تُو تُو مَیں مَیں سے آدمی کو کان بند کرنے پڑتے ہیں +

(۱۵) مغروروں کی لڑائی جھگڑا خون کا بہانا ہے۔

اور اُن کی باہمی لعن طعن کانوں کو تکلیف دیتی ہے

وفا اور اخلاص

(۱۶) جو رازوں کو فاش کرتا ہے۔ اپنا اعتبار کھوتا ہے۔
اور اپنے دلخواہ دوست نہ پائے گا +
(۱۷) دوست سے محبت کر۔ اور اُس کے ساتھ وفادار رہ لیکن اگر تو نے اُس کے رازوں کو فاش کر دیا۔ تو پھر اس کا پیچھا نہ لے (۱۸) کیونکہ جس طرح کسی نے اپنے دشمن کو تباہ کیا ہے اُسی طرح تو نے اپنے پڑوسی کی دوستی کو برباد کیا ہے۔ (۱۹) اور جس طرح ایک چڑیا کو تو نے اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے۔ اُسی طرح تو نے اپنے پڑوسی کو ہاتھ سے کھو دیا ہے۔ پھر اُسے نہ پکڑ سکے گا۔ (۲۰) اس کا پیچھا نہ کر۔ کیونکہ وہ دور نکل گیا۔ اور یوں بھاگا ہے۔ جیسے جال میں سے ہرنی (۲۱) کیونکہ زخم باندھا جا سکتا ہے۔ اور بگاڑ کے بعد ملاپ ہو سکتا ہے۔ لیکن جو رازوں کو فاش کرتا ہے۔ وہ امید کھو بیٹھا ہے +
(۲۲) آنکھ مارنے والا بُرے منصوبے باندھتا ہے۔
اور کوئی شخص اُسے اس بات سے روک نہیں سکے گا +
(۲۳) جب تو حاضر ہے۔ تو وہ میٹھی باتیں کریگا اور تیرے کلام پر تحسین کرے گا۔ لیکن بعد میں وہ اپنا منہ بنائے گا۔ اور تیری باتوں میں تجھے پھنسائے گا۔ (۲۴) میں نے بہت چیزوں سے نفرت کی ہے۔ لیکن اس کے برابر کسی سے نہیں
اور خداوند بھی اس سے نفرت کرے گا +

انتقام اور عفو

(۲۵) جو شخص اوپر کی طرف پتھر پھینکتا ہے اپنے ہی اوپر لاتا ہے اور دغا کی چوٹ زخموں کو کھولے گی۔ (۲۶) جو گڑھا کھودتا ہے اُسی میں گرے گا۔ اور جو دام بچھاتا ہے۔ اسی میں پھنسے گا۔ (۲۷) جو بری باتیں کرتا ہے۔ وہ اسی پر پلٹ کر آئینگی۔ اور وہ نہ جانے گا۔ کہ کہاں سے آئی ہیں۔ (۲۸) مغرور سے تمسخر اور طعن سرزد ہوتے ہیں۔ اور انتقام شیر کی طرح اُس کی گھات میں بیٹھے گا۔ (۲۹) جو لوگ خدا پرست کے گرنے سے خوش ہوتے ہیں۔ پھندے میں پھنسیں گے۔ اور مرنے سے پیشتر غم اُنہیں کھا جائے گا۔ (۳۰) غضب اور قہر یہ بھی نفرتی اشیا ہیں۔ اور گنہگار اُن پر قابض ہوگا +

باب ۲۸ (۱) انتقام لینے والا خداوند سے انتقام پائیگا
اور وہ یقیناً اپنے گناہوں کو مستحکم کرے گا +
(۲) اگر تیرے ہمسائے نے تجھے صدمہ پہنچایا ہے۔ معاف کر دے۔ تو تیری دعا کے وقت تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔
(۳) انسان انسان کے خلاف غضب پالتا ہے کیا وہ خدا سے شفا پائے گا۔ (۴) جب اپنے جیسے آدمی پر وہ رحم نہیں کرتا۔ تو اپنے گناہوں کی بابت کیا التجا کرے۔ (۵) وہ خود بشر ہو کر قہر کو پالتا ہے۔ کون اُس کے گناہوں کا کفارہ دے۔
(۶) اپنی عاقبت کو یاد کر۔ اور دشمنی سے باز رہ۔

انتشار اور موت کو یاد رکھ۔ اور احکام پر کاربند ہو (۷) احکام کو یاد رکھ۔ اور اپنے پڑوسی پر خفا نہ ہو اور باری تعالےٰ کے عہد کو یاد رکھ۔ اور جہالت سے چشم پوشی کر۔ (۸) لڑائی سے کنارہ کش ہو۔ یوں تو اپنے گناہوں کو ہٹا دیگا۔ کیونکہ جھگڑے کی آگ غصیل آدمی دھکاتا ہے۔ (۹) اور گناہگار شخص دوستوں کو تکلیف دے گا۔ اور صلح کاروں کے درمیان جھگڑا پیدا کرے گا۔

(۱۰) جیسا آگ کا ایندھن ہے۔
ویسی ہی وہ جلے گی۔
اور جیسی لڑائی کی سختی ہے۔
ویسی ہی وہ بھڑکے گی۔
جیسی آدمی کی قوت ہے۔
ویسا ہی اس کا قہر ہوگا۔
اور جیسی اُس کی دولت ہے۔
ویسا ہی وہ اپنے غضب کو ترقی دے گا۔ (۱۱) جھگڑا جو جلد بازی سے شروع کیا جاتا ہے ایک آگ سلگاتا ہے۔ اور جلد بازی کی لڑائی خون بہاتی ہے +

زبان کی بابت

(۱۲) اگر تو ایک چنگاری کو پھونکے۔ تو وہ بھڑک اُٹھے گی۔ اور اگر اس پر تھوکے۔ تو وہ بجھ جائے گی۔ اور یہ دونوں چیزیں تیرے ہی منہ سے نکلیں گی۔ (۱۳) کانا پھوسی کرنے والے دوزبان پر لعنت کر۔ کیونکہ اُس نے بہت صلح کاروں کو تباہ کیا ہے۔ (۱۴) ثالث کی زبان نے بہتیروں کو ہلا ڈالا ہے۔ اور اُن کو قوموں میں منتشر کر دیا ہے۔ اور مضبوط شہروں کو ڈھا دیا ہے۔ اور بڑے بڑے آدمیوں کے گھروں کو مسمار کر دیا ہے۔ (۱۵) ثالث کی زبان نے حوصلہ مند عورتوں کو نکلوا دیا ہے۔ اور اُنہیں اُن کی محنتوں سے محروم رکھا ہے۔ (۱۶) جو اس پر کان لگاتا ہے۔ آرام نہ پائیگا اور نہ امن سے رہیگا۔ (۱۷) چابک کی ضرب جسم میں نشان ڈال دیتی ہے۔ لیکن زبان کی ضرب ہڈیاں توڑے گی۔ (۱۸) تلوار کی دھار سے بہت مرمٹے ہیں۔ لیکن وہ اتنے نہیں جتنے کہ زبان کے زخم سے تباہ ہوئے ہیں۔ (۱۹) خوش حال ہے وہ شخص جو اس سے بچا ہوا ہے۔ جو اس کے قہر تلے نہیں آیا۔ جس نے اس کا جوا نہیں کھینچا۔ اور اس کے بندھنوں سے باندھا نہیں گیا۔ (۲۰) کیونکہ اس کا جوا لوہے کا جوا ہے۔ اور اس کے بندھن پیتل کے بندھن ہیں۔ (۲۱) اُس کی موت ایک بُری موت ہے۔ اور برزخ اس سے بہتر ہے۔ (۲۲) وہ دیندار آدمیوں پر حکومت نہ کرے گی۔ اور وہ اس کے شعلے سے بھسم نہ ہونگے۔ (۲۳) جو خداوند کو ترک کرتے ہیں۔ وہ اس میں پڑیں گے۔ اور وہ اُن کے درمیان جلے گی۔ اور بجھائی نہ جائے گی۔ وہ شیر کی طرح اُن پر چھوڑی جائے گی۔ اور تیندوے کی طرح اُن کو تباہ کرے گی۔ (۲۴) خبردار! اپنے مال کے گرد کانٹوں کی باڑ لگا اپنی چاندی اور اپنے سونے کو باندھ کر رکھ

(۲۵) اور اپنے کلمات کے لئے ایک میزان اور ایک وزن بنا۔ اور اپنے منہ کے لئے ایک دروازہ اور ایک اگل بنا۔ (۲۶) خبردار! مبادا تو اس میں پھسل پڑے۔ مبادا تو ایسے کے سامنے گرے۔ جو گھات میں بیٹھا ہے +

قرض اور ضمانت کی بابت

باب ۲۹۔ صاحب رحم اپنے ہمسایہ کو قرض دیگا۔ اور اس کا دستگیر احکام پر کاربند ہوتا ہے۔ (۲) ضرورت کے وقت اپنے ہمسایہ کو قرض دے۔ اور مناسب وقت پر اپنے ہمسایہ کو ادا کر۔ (۳) اپنی بات کو قائم رکھ۔ اور اس کے ساتھ وفا کر۔ یوں جس وقت جس شے کا تو حاجتمند ہوگا۔ اُسے پائے گا۔ (۴) بہتیروں نے قرض کو بروغیبی سمجھا ہے۔ اور مدد کرنے والوں کو تکلیف دی ہے۔ (۵) جب تک اُسے نہیں ملا۔ وہ دوسرے کے ہاتھ چومیگا اور اپنے ہمسایہ کے زر کی خاطر عاجزی سے بولے گا۔ اور جب ادا کرنے کا وقت آئے گا تو وہ دیر کرے گا۔ اور اپنے الفاظ سے زیر باری ظاہر کرے گا۔ اور زمانے کی شکایت کرے گا (۶) اگر وہ غالب آئے تو بمشکل نصف پائے گا اور وہ اُسی کو بروغیبی شمار کرے گا۔ اور نہیں تو اپنے زر سے محروم بھی رہا۔ اور مفت دشمن بھی پیدا کیا۔ اور وہ اُسے گالی گفتار سے ادا کرے گا۔ اور بجائے عزت کے اُسے ذلت دیگا۔ (۷) بہت شخص اس بدمعاملگی کی وجہ سے اعتراض کرنے لگے۔ مبادا وہ بے سبب ٹھگے جائیں +

(۸) بہرکیف غریب کے ساتھ صبر سے پیش آ۔ اور اُسے اپنی خیرات کے لئے بہت نہ ٹھیرا۔ (۹) شرع کی خاطر غریب شخص کی مدد کر۔ اور اُس کی ضرورت کے مطابق اُسے خالی ہاتھ نہ جانے دے۔ (۱۰) بھائی اور دوست کی خاطر روپیہ کو لٹا دے۔ اور اُسے پتھر کے نیچے زنگ خوردہ اور ضائع نہ ہونے دے۔ (۱۱) باری تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنا خزانہ بخش دے۔ وہ تجھے سونے سے زیادہ نفع دے گا۔ (۱۲) خیرات کو اپنے مخزنوں میں بند کر۔ وہ تجھے تمام مصیبت سے خلاصی دیگی۔ (۱۳) وہ مضبوط سپر اور بھاری بھالے سے بہتر تیری طرف سے تیرے دشمنوں کے ساتھ لڑے گی +

(۱۴) بھلا مانس اپنے ہمسایہ کا ضامن بنے گا۔ اور جو شرم کو کھو بیٹھا ہے۔ وہ اس سے قاصر رہے گا۔ (۱۵) اپنے ضامن کے احسانوں کو نہ بھول۔ کیونکہ اس نے تیری خاطر اپنی جان دی ہے۔ (۱۶) گنہگار اپنے ضامن کی خوش حیثیت کو برباد کر دے گا۔ (۱۷) اور ناشکر گذار اپنے بچانے والے کی مدد نہ کریگا (۱۸) ضمانت نے بہتیرے خوش حال لوگوں کو اجاڑ دیا ہے۔ اور انہیں سمندر کی لہروں کی طرح ہلا دیا۔ توانگروں کو اُس نے اُن کے گھروں سے نکلوا دیا ہے۔ اور وہ اجنبی قوموں

کے درمیان آوارہ پھرا کئے۔ (۱۹) گنہگار جو ضمانت میں پھنستا ہے۔ اور کام کے ٹھیکے لیتا ہے۔ قانونی مقدمات میں پڑے گا۔ (۲۰) اپنی مقدور کے موافق ہمسایہ کی مدد کر۔ اور اپنے سے بھی خبردار رہ کہ مبادا تو خود پھنسے +

اپنے مملوکہ یا مقبوضہ گھر کی خوبیاں

(۲۱) زندگی کے لئے بڑی شے پانی اور روٹی ہے۔ اور ستر ڈھانپنے کے لئے لباس اور مکان (۲۲) غریب آدمی کی زندگی جو جھونپڑے میں بسر ہو۔ اُس پُرتکلف گذران سے بہتر ہے۔ جو دوسرے کے محل میں ہو۔ (۲۳) خواہ تجھے تھوڑا ملے۔ خواہ زیادہ۔ بالکل خوش رہ۔ (۲۴) دربدر پھرنا مصیبت کی زندگی ہے۔ کیونکہ جہاں تو اجنبی ہے اپنا منہ نہ کھول سکے گا (۲۵) تو کھلائے گا اور پلائے گا۔ اور کوئی تیرا شکر نہ کریگا۔ اور ماسوا اِس کے تو کڑوی باتیں سنے گا +

(۲۶) اِدھر آ۔ اے مسافر دسترخوان بچھا۔
اور اگر کچھ تیرے پاس ہے تو مجھے کھلا +
(۲۷) اے مسافر صدر میں سے ہٹ جا۔
میرا بھائی مہمان آیا ہے۔
مجھے اپنے مکان کی ضرورت ہے +
(۲۸) سمجھدار آدمی کے لئے یہ باتیں رنجیدہ کرنے والی ہیں۔ مکان کا طعنہ اور ساہوکار کی ملامت +

تنبیہہ اطفال

باب ۳۰ جو اپنے بیٹے سے محبت رکھتا ہے اُسے کوڑے مارتا رہے گا۔ تاکہ آخرکار اُسے اُس سے خوشی ہو۔ (۲) جو شخص اپنے بیٹے کو پیٹتا ہے۔ اس سے نفع حاصل کرے گا اور اپنے جان پہچانوں کے درمیان اس کے باعث فخر کرے گا۔ (۳) جو اپنے بیٹے کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ اپنے دشمن کو حسد دلائے گا۔ اور اپنے دوستوں کے روبرو اس کے باعث خوشی کرے گا۔ (۴) اس کا باپ مرتا ہے۔ اور پھر بھی نہیں مرتا۔ کیونکہ اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا چھوڑا ہے۔ (۵) اپنی زندگی میں اُسے دیکھ کر خوش ہوا۔ اور مرتے وقت غم نہیں کیا (۶) اس نے اپنے پیچھے دشمنوں سے انتقام لینے والا چھوڑا۔ اور اپنے دوستوں کو مہربانی کا اجر دینے والا۔ (۷) جو اپنے بیٹے کی لاڈ سے پرورش کرتا ہے۔ وہ اس کے زخموں کو باندھے گا۔ اور اس کی ہر چیخ پر مضطرب ہوگا۔ (۸) بے سدھا گھوڑا سرکش ہو جاتا ہے۔ اور وہ بیٹا جو آوارہ چھوڑ دیا جائے۔ خودسر ہو جاتا ہے۔ (۹) اپنے فرزند کو ناز سے پال۔ اور دیکھ لے۔ وہ تجھے ڈرائے گا۔ اس کے ساتھ کھیل اور دیکھ لے وہ تجھے رنجیدہ کرے گا۔ (۱۰) اُس کے ساتھ تمسخر نہ کر۔ مبادا تو اُس سے رنج اٹھائے۔ اور آخرکار تجھے دانت پیسنے پڑیں۔ (۱۱) اُسے جوانی میں آزادی نہ دے۔ اور اُس کی

بیوقوفیوں سے چشم پوشی نہ کر۔ (۱۲) جوانی میں اُس کی گردن کو جھکا۔ اور بچپن میں اُس کے پہلوؤں پر ضرب لگا۔ مبادا وہ ڈھیٹ ہو جائے۔ اور تیری بات نہ مانے۔ اور تیری روح کو رنج پہنچے۔ (۱۳) اپنے فرزند کو تنبیہ دے۔ اور اُس کے ساتھ محنت کر۔ مبادا اُس کی بے حیائی تیرے لئے ٹھوکر ہو +

جسمانی صحت

(۱۴) غریب آدمی جو صحیح اور قوی طبع ہو۔ اس دولتمند سے بہتر ہے۔ جس کا جسم امراض کا مارا ہوا ہو۔ (۱۵) صحت اور تندرستی دنیا بھر کے زر سے اور مضبوط جسم بے حساب دولت سے افضل ہے۔ (۱۶) جسمانی صحت سے کوئی دولت افضل نہیں۔ اور دل کی خوشی سے کوئی راحت اعلےٰ نہیں۔ (۱۷) کڑوی زندگی سے موت بہتر ہے۔ اور دائم المرض ہونے سے ابدی آرام (۱۸) لذیذ چیزیں جو بند منہ کے سامنے رکھی جائیں۔ ایسی ہیں۔ جیسے خوانِ نعمت جو ایک قبر پر دھرا جائے (۱۹) قربانی سے بت کو کیا فائدہ۔ کیونکہ وہ اُسے نہ کھا سکتا ہے۔ نہ سونگھ سکتا ہے۔ وہ جو خداوند کا مارا ہوا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ (۲۰) وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور کڑھتا ہے۔ جیسے ایک خوجہ باکرہ سے بغل گیر ہوتا۔ اور آہ سرد بھرتا ہے۔ (۲۱) اپنی روح کو غم کے حوالے نہ کر۔ اور اپنے ہی خیال سے اپنے تئیں آزردہ نہ کر۔ (۲۲) دل کی مسرت آدمی کی حیات ہے۔ اور آدمی کی شادمانی عمر کی درازی ہے۔ (۲۳) اپنی روح کو عزیز رکھ۔ اور اپنے دل کو تسلی دے۔ اور غم کو اپنے سے دور ہٹا دے۔ کیونکہ غم نے بہتیروں کو تباہ کیا ہے۔ اور اُس میں کوئی نفع نہیں۔ (۲۴) حسد اور قہر زندگی کو منقطع کر دیتے ہیں۔ اور فکر وقت سے پہلے بڑھاپا لے آتا ہے۔ (۲۵) خوشباش اور نیک طینت اپنی روٹی اور غذا کی فکر میں رہتا ہے

دولت و مال

باب ۳۱ بے خوابی جو دولت سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم کو کھا جاتی ہے۔ اور اس کا فکر نیند کو بھگا دیتا ہے۔ (۲) بے خواب فکر نیند کا آرزومند ہے اور سخت مرض میں نیند ٹوٹ جائے گی۔ (۳) دولتمند روپیہ جمع کرنے میں محنت کرتا ہے۔ اور حالتِ آرام میں اپنی نعمتوں سے آسودہ ہوتا ہے۔ (۴) غریب نادار کی حالت میں مشقت کھینچتا ہے۔ اور حالتِ آرام میں کنگال ہو جاتا ہے۔ (۵) زر دوست راستباز نہ ٹھیرے گا۔ اور تباہی کا پیرو پیٹ بھر کے تباہ ہوگا (۶) بہت آدمی زر کی خاطر ہلاکت کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اور اُن کی تباہی اُن کے آگے آتی ہے (۷) جو اُس کے آگے قربانی چڑھاتے ہیں۔ وہ اُن کے لئے ٹھوکر ہے۔ اور ہر ایک بے وقوف اُس میں مبتلا ہوگا +

(۸) مبارک ہے وہ دولتمند جو بے عیب پایا گیا۔
اور جو زر کے پیچھے نہیں جاتا +
(۹) وہ کون ہے۔ ہم اسے مبارک باد دیں۔
کیونکہ اس نے اپنی قوم کے درمیان عجیب کام کیا۔

(۱۰) کون ہے جو اس میں آزمایا - اور کامل پایا گیا۔
وہی فخر کرے +
کون ہے جسے خطا کرنے کی طاقت ہوئی - اور
اُس نے خطا نہ کی۔
اور بدی کرنے کی طاقت ہوئی اور نہیں کی +
(۱۱) اُس کا مال واسباب سلامت رہے گا۔
اور جماعت اُس کی خیرات کا تذکرہ کرے گی +

مجالسِ ضیافت کے آداب

(۱۲) کیا تو بڑے دستر خوان پر بیٹھا ہے۔ اسپر حریص نہ بن - اور یہ نہ کہہ کہ یہاں تو بہت سی چیزیں ہیں - (۱۳) یاد رکھ کہ بد آنکھ ایک بڑی شے ہے۔
آنکھ سے زیادہ بُری شے کونسی بنائی گئی ہے
اس لئے کہ وہ ہر چہرہ سے آنسو بہاتی ہے +
(۱۴) اپنے ہاتھ کو جدھر وہ دیکھتی ہے۔ نہ پھیلا - اور اپنے تئیں اُس کے ساتھ طباق میں داخل نہ کر (۱۵) اپنے ہمنشیں کی پسند کا اندازہ اپنی پسند سے کرلے - اور ہر بات میں ہوشیار ہو۔ (۱۶) وہ چیزیں جو تیرے سامنے دھری گئی ہیں - آدمیت سے کھا - حرص سے نہ کھا - مبادا تجھ سے نفرت کی جائے۔ (۱۷) ادب کے خیال سے سب سے پہلے ہاتھ کھینچ لے - اور پیٹو نہ بن - ایسا نہ ہو کہ کوئی تجھ سے ناراض ہو (۱۸) اگر تو بہت آدمیوں کے ساتھ بیٹھا ہے - تو ان سے پہلے ہاتھ کو نہ بڑھا۔
(۱۹) مودّب شخص کے لئے تھوڑی ہی مقدار کافی ہے - اور وہ اپنے بستر پر مشکل سے سانس نہیں لیتا - (۲۰) اعتدالِ غذا صحت کی نیند پیدا کرتا ہے - اور اس سے آدمی علے الصبح اُٹھتا ہے اور اس کے حواس قائم رہتے ہیں۔ بے خوابی کی تکلیف - قولنج اور مروڑا پیٹو کا حصہ ہیں (۲۱) اور اگر تو کھانے کے لئے مجبور کیا جائے - تو بیچ میں سے اُٹھ کھڑا ہو۔ تجھے راحت ملے گی - (۲۲) میرے فرزند میری سُن - اور مجھے حقیر نہ جان - آخر کار تو میرے کلمات کو سچا پائے گا - اور اپنے تمام کاموں میں چالاک ہو - تو کوئی مرض تیرے پاس نہ پھٹکے گا۔
(۲۳) جو دستر خوان کا فیاض ہے - اُسے لوگ دعا دینگے - اور اُس کی خوبی کی شہادت تسلیم کی جائے گی - (۲۴) جو دستر خوان کا بخیل ہے - سارا شہر اُس پر کڑکڑائے گا - اور اس کے بخل کی شہادت یقینی ہوگی۔
(۲۵) میخوری میں بہت جوانمردی نہ دکھا کیونکہ مے نے بہتیروں کو تباہ کیا ہے - (۲۶) جس طرح فولاد کا جوہر بھٹی میں ڈالنے سے آزمایا جاتا ہے اسی طرح مے سے مغروروں کے جھگڑے میں دل پرکھے جاتے ہیں - (۲۷) بنی آدم کیلئے مے آبِ حیات ہے۔ بشرطیکہ تو اندازہ سے پیئے - اُس شخص کی جو مے سے بے بہرہ ہے کیا زندگی - وہ آدمیوں کو مسرور کرنے کے لئے خلق کی گئی ہے (۲۸) مے جو موقع سے اور ضرورۃً پی جائے - دل کی خوشی اور روح کی راحت ہے - (۲۹) مے نوشی کی کثرت روح کی تلخی ہے - اور چھیڑ چھاڑ اور لڑائی جھگڑا اُس کے ساتھ ہے - (۳۰)

نشے بازی احمق کے غصّہ کو بڑھا کر اُسے ضرر پہنچاتی ہے - وہ قوت کو گھٹاتی اور زخموں کو بڑھاتی ہے۔
(۳۱) مے کی دعوت میں اپنے ہمسایہ کو نہ جھڑک - اور نہ اُس کی خوشی کے وقت اسے ناچیز ٹھیرا اُس سے ملامت کی بات نہ کہہ - اور اُس پر قرض کا تقاضا کرکے اُس کو تنگ نہ کر۔
باب ۳۲ - کیا تو دعوت کا میر مجلس بنایا گیا ہے - مغرور مت ہو - اُن کے درمیان اُنہیں جیسا ہو جا - اُنکا خیال رکھ - اور پھر بیٹھ جا - (۲) اور جب تو نے اپنی تمام خدمت پوری کرلی - تو بیٹھ جا - تاکہ اُن کے باعث مسرور ہو سکے - اور خوش انتظامی کا سہرا تجھے ملے - (۳) تو جو بزرگ ہے - کلام کر - کیونکہ تجھے شایاں ہے - لیکن صحیح علم کے ساتھ - اور موسیقی کی مزاحمت نہ کر - (۴) جہاں سماع کی مجلس ہو رہی ہو - وہاں نہ نبکار - اور بے موقع اپنی دانائی نہ بگھار -
(۵) مے کی دعوت میں راگ کی محفل ایسی ہے۔
جیسے سونے کی انگشتری میں زمرد کا نگینہ +
(۶) مے خوشگوار کے ساتھ سرود خوانی -
ایسی ہے جیسے سونے کی ساخت میں سبزہ +
(۷) اے جوان اگر تیری ضرورت ہو تو کلام کر - لیکن تکلف سے - بشرطیکہ تجھ سے مکرر درخواست کی جائے - (۸) اپنے کلام کا ماحصل بیان کر - یعنے بڑے مضمون کو تھوڑے الفاظ میں ادا کر - ایسا بن جیسے ایک شخص جانتا ہے - اور باوجود اُس کے اپنی زبان کو روکتا ہے - (۹) اگر تو بڑے آدمیوں کے درمیان ہے - تو اُن کی برابری نہ کر اور جب دوسرا بول رہا ہے - تو تو زیادہ نہ چرک
(۱۰) جس طرح کڑک کے آگے آگے بجلی شتاباں ہوتی ہے - اُسی طرح حیادار شخص کے جلو میں مہربانی چلتی ہے - (۱۱) وقت پر اُٹھ کھڑا ہو - اور سب سے پیچھے تک نہ بیٹھ - سیدھا گھر چلا جا - اور رستے میں نہ منڈلا - (۱۲) وہاں اپنی طبیعت کو تفریح دے - اور جو تیرے دل میں ہے سو کر - اور مغرورانہ کلام کرکے گنہگار نہ بن - (۱۳) اور ان چیزوں پر اپنے خالق کی حمد کر - جو اپنی نعمتیں تجھے فیاضی سے نوش کراتا ہے +

مختلف نصائح

(۱۴) جو خداوند سے ڈرتا ہے اُسکی تربیت کو حاصل کریگا
اور وہ جو سویرے اُسے ڈھونڈتے ہیں -
خوشنودی پائیں گے +

(۱۵) جو شخص شرع کو ڈھونڈتا ہے اُس سے
سیر ہوگا -
لیکن ریاکار اس سے ٹھوکر کھائے گا +

(۱۶) جو خداوند سے ڈرتے ہیں - عدل کو پائینگے
اور نیک کاموں کو نور کی طرح چمکائیں گے +
(۱۷) گنہگار انسان ملامت سے کنارہ کشی کرتا ہے
وہ اپنی مرضی کے مطابق فتوے حاصل کریگا +

(۱۸) مصلحت کار تدبیر کو بھی نظر انداز نہ کریگا

اجنبی اور مغرور انسان اس کے بعد بھی کہ از خود بغیر
مشورت کام کر بیٹھا۔ ڈر سے نہ دبکے گا +

(۱۹) بے مشورہ کچھ نہ کر۔
یوں جب تو کر چکے گا۔ تو پچھتائے گا +

(۲۰) جھگڑے کی راہ پر قدم نہ رکھ۔
اور پتھریلی جگھوں میں ٹھوکر نہ کھا +
(۲۱) صاف راہ میں دلجمعی سے نہ چل۔
(۲۲) اور اپنی اولاد سے خبردار رہ +

(۲۳) ہر کام میں اپنی روح پر بھروسہ کر۔
کیونکہ احکام کی پابندی یہی ہے +

(۲۴) جو شرع پر ایمان لاتا ہے۔ حکموں کی تعمیل
کرتا ہے۔
اور جو خداوند پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ
کوئی نقصان نہ اٹھائے گا +

باب ۳۳۔ خداوند سے ڈرنے والے پر کوئی آفت نازل
نہ ہو گی۔
بلکہ آزمایش میں بار بار وہ اُسے رہائی بخشیگا +

(۲) عقلمند شرع سے نفرت نہ کرے گا۔
لیکن جو اس میں ریاکار ہے۔ ایسا ہے۔
جیسے طوفان میں جہاز +

(۳) سمجھدار شخص شرع پر بھروسہ رکھے گا۔
اور شرع اس کے ساتھ الہامی جواب کی طرح
وفا کرے گی +

(۴) اپنی تقریر کو تیار کر۔ یوں تیری سنی جائے گی
معلومات کو منضبط کر پھر جواب دے +

(۵) احمق کا دل چھکڑے کے پہیہ کی مانند ہے
اور اس کے خیالات گھانے والے دُھرے
کی مانند +

(۶) جیسا سانڈ گھوڑا ویسا ہی تمسخر کرنے والا دوست۔
کہ اپنے سوار کے نیچے ہنہناتا ہے +

خلقت میں تقسیم بین الضدین

(۷) کیوں ایک دن دوسرے پر سبقت
لے جاتا ہے۔ جبکہ سال میں ہر ایک دن کی ساری
روشنی سورج سے ہے۔ (۸) خداوند کے علم نے
اُن میں امتیاز کیا۔ اور اُس نے موسموں اور عیدوں
کو جُدا جُدا کیا۔ (۹) اُن میں سے بعض کو اُس نے
سرافراز اور مقدس کیا۔ اور بعض کو اُس نے معمولی
ایام بنایا۔

(۱۰) اور سارے انسان زمین سے ہیں اور
آدم مٹی سے خلق کیا گیا۔ (۱۱) خداوند نے اپنے علم
کی کثرت کے بموجب اُن میں امتیاز کیا۔ اور
اُن کے طریقوں کو مختلف بنایا۔ (۱۲) اُن میں سے
بعض کو اس نے مبارک اور سرافراز کیا۔ اور

بعض کو مقدس بنایا۔ اور اپنا مقرب کیا۔ بعض کو اُسنے
ملعون اور پست کیا اور اُن کی جگہ سے اُن کو گرا دیا
(۱۳) جیسے کمہار کے ہاتھ میں مٹی ہے۔ ویسے ہی اُسکی
ساری راہیں اُس کی خوشنودی کے مطابق ہیں پس
انسان اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ جس نے اُن کو بنایا
تاکہ اپنی رائے کے مطابق اُن سے سلوک کرے۔
(۱۴) نیکی کو بدی کے مقابل رکھا گیا ہے اور زندگی کو
موت کے مقابل میں۔ ویسا ہی گنہگار نیک کے مقابل میں
(۱۵) پس خدا تعالےٰ کے سارے کاموں کو دیکھ کہ
دو دو ایک دوسرے کے مقابل ہیں +

تیسری فصل

مختلف مطالب اور مضامین سے خوشہ چینی

دیباچہ

(۱۶) اور میں آخر کار یوں جاگ اُٹھا۔ جیسے
انگور توڑنے والوں کے بعد خوشہ چین۔ مگر
خداوند کی برکت سے میں اُن سے سبقت لے گیا
اور میں نے اپنے انگور کے کولہو کو ایسا بھرا جیسے
انگور جمع کرنے والا بھرتا ہے۔ (۱۷) یہ سمجھ لو۔ کہ
میں نے صرف اپنے ہی لئے محنت نہیں کی۔ بلکہ
اُن سب کے لئے بھی کی جو تعلیم کے طالب ہیں۔
(۱۸) اے اُمّت کے بڑے لوگو میری سنو۔ اور
اے جماعت کے حاکمو اپنے کانوں سے سماعت کرو +

بخشش اور وصیّت

(۱۹) جب تک تُو زندہ ہے۔ تو بیٹے اور بیوی۔
بھائی اور دوست کسی کو اپنے اوپر اختیار نہ دے
اور نہ اپنا اسباب کسی دوسرے کو دے۔ مبادا
تجھے پچھتا کر اُن کے لئے التجا کرنی پڑے۔ (۲۰)
جب تک تو زندہ ہے۔ اور تیرے دم میں دم ہے
اپنے تئیں کسی کے حوالے نہ کر۔ (۲۱) کیونکہ یہ بہتر
ہے۔ کہ تیرے بچے تجھ سے التجا کریں۔ بہ نسبت
اس کے کہ تو بیٹوں کا دست نگر ہو۔ (۲۲) اپنے
سارے کاموں میں اپنا ہاتھ بالا رکھ۔ اور اپنی
عزت پر دھبہ نہ آنے دے۔ (۲۳) جس دن تو
اپنی عمر کو ختم کرے۔ یعنے موت کے وقت۔ اپنی
دولت کو تقسیم کر دے +

نوکر چاکروں سے برتاؤ

(۲۴) چارہ۔ لکڑی اور بوجھ گدھے کے واسطے ہے
روٹی اور سیاست اور کام خادم کے واسطے +
(۲۵) اپنے خادم کو کام پر لگائے رکھ۔ تو
تجھے آرام ملے گا۔ اس کے ہاتھوں کو سُست چھوڑا
اور اس نے آزادی ڈھونڈی۔ (۲۶) طوق اور
زنجیر گردن کو جُھکائیں گے۔ اور بُرے نوکر کے
واسطے شکنجے اور عذاب موجود ہیں۔ (۲۷) اُسے

محنت کے لئے بھیج۔ تاکہ سُست نہ رہے۔ کیونکہ سُستی بہت شرارت سکھاتی ہے۔ (۲۸) جو کام اُس کے لائق ہو۔ اُس پر اسے لگا۔ اور اگر وہ فرمانبرداری نہ کرے۔ تو اُس کی بیڑیوں کو بھاری کر۔

(۲۹) کسی پر زیادتی نہ کر۔ اور بغیر سوچ کوئی کام نہ کر۔ (۳۰) اگر تیرے پاس کوئی غلام ہے تو اسے اپنا سا ہونے دے۔ کیونکہ تو نے اسے خون سے خرید اہے۔ (۳۱) اگر تیرے پاس کوئی غلام ہے۔ تو اس کے ساتھ اپنا سا برتاؤ کر کیونکہ تجھے اُس کی ایسی ضرورت ہوگی جیسی تجھے اپنی روح کی۔ اگر تو اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرے اور وہ چل دے اور بھاگ جائے۔ تو کونسی راہ میں تو اُسے ڈھونڈنے جائے گا +

خواب اور رویا

باب ۳۴۔ باطل اور جھوٹی امیدیں ایسے شخص کے لئے ہیں۔ جو عقل سے بے بہرہ ہو۔ اور خواب بے وقوفوں کو پر لگا دیتے ہیں۔ (۲) جیسے سایہ کو پکڑنے والا۔ اور ہوا کی پیروی کرنے والا۔ ویسا ہی وہ شخص جو خوابوں پر اپنا دل لگاتا ہے (۳) خوابوں کی رویت ایسی ہے جیسی ایک شے اور اُس کا نقش۔ یا ایک چہرہ اور اس کا عکس۔ (۴) ناپاک شے کا کونسا حصہ پاک ٹھہر سکتا ہے اسی طرح جھوٹ میں کیا سچ نکلے گا۔ (۵) رمل اور فال اور خواب باطل ہیں۔ اور دل میں حاملہ عورتوں کے سے توہمات پیدا ہوتے ہیں

(۶) اگر وہ باری تعالےٰ کی طرف سے بنظر کرم نہ بھیجے گئے ہوں۔ تو تو اُن پر دل نہ لگا۔ (۷) کیونکہ خوابوں نے بہتیروں کو گمراہ کیا ہے۔ اور وہ اُن پر اُمید کرکے ناکام رہے ہیں۔ (۸) بغیر جھوٹ بولے شرع تکمیل کو پہنچے گی۔ اور سچے منہ کے لئے حکمت کاملیت ہے +

تجربہ کے فوائد

(۹) تعلیم یافتہ شخص بہت باتیں جانتا ہے۔ اور جسے بہت تجربہ ہے۔ وہ فہم کی باتوں کو ظاہر کرے گا + (۱۰) جسے کچھ تجربہ نہیں وہ تھوڑی باتیں جانتا ہے۔ اور جہاندیدہ آدمی اپنی صنعت کو ترقی دے گا۔ (۱۱) سیاحی میں میں نے بہت چیزیں دیکھی ہیں۔ اور میری فہمید میرے کلمات سے زیادہ ہے۔ (۱۲) اکثر میں موت کے خطرہ میں پڑا۔ مگر انہیں چیزوں کی وجہ سے میں بچایا گیا +

خداوند سے ڈرنے والے

(۱۳) خداوند سے ڈرنے والوں کی روح باقی رہیگی کیونکہ اُن کی امید اپنے بچانے والے پر ہے۔ (۱۴) خداوند سے ڈرنے والا خوف نہ کھائے گا۔ اور بزدل نہ ظاہر ہوگا۔ کیونکہ وہی اُس کی امید گاہ ہے + (۱۵) خداوند سے ڈرنے والے کی جان مبارک ہے وہ کس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور کون اُسکی پشت پناہ ہے۔

(۱۶) خداوند کی آنکھیں اُن پر ہیں۔ جو اس سے محبت رکھتے ہیں۔ وہ ایک زبردست حفاظت ہے۔ اور مضبوط پشت پناہ۔ گرم لو اور دوپہر کی دھوپ سے بچانے والا ہے ٹھوکر کھانے سے محافظ ہے۔ اور گرنے سے بچانے والا۔ (۱۷) وہ جان کو اٹھا کھڑا کرتا ہے۔ اور آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ وہ شفا زندگی اور برکت بخشتا ہے +

مقبول اور نامقبول قربانیاں

(۱۸) جو ناروا حاصل کردہ شے کی قربانی کرتا ہے اُس کی نذر ایک ٹھٹھا ہے۔ اور شریروں کے ٹھٹھے دلپسند نہیں ہیں۔ (۱۹) بے دینی کے نذرانوں سے خدا تعالےٰ کو کوئی خوشی نہیں۔ اور نہ قربانیوں کی کثرت کے باعث گناہوں کی تلافی ہوتی ہے + (۲۰) جیسے ایک شخص نے باپ کی آنکھوں کے سامنے اُس کے بیٹے کو قتل کیا۔ ویسے ہی وہ شخص ہے جو غریبوں کے مال سے قربانی چڑھاتا ہے + (۲۱) محتاج کی روٹی غریب کی زندگی ہے۔ جو شخص اُس سے یہ چھین لے۔ وہ خونی ہے۔ (۲۲) جیسے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو قتل کرے۔ ویسے ہی وہ شخص ہے۔ جو کسی کا گذارہ چھین لے۔ اور جو کسی مزدور کی مزدوری چھین لے۔ وہ اُس شخص کی مانند ہے۔ جو کسی کا خون بہائے +

(۲۳) ایک آدمی عمارت بناتا ہے۔ دوسرا اُسے گرا دیتا ہے۔ سوائے محنت کے اُن کو اور کیا فائدہ ہؤا۔ (۲۴) ایک دعا مانگتا ہے۔ دوسرا لعنت کرتا ہے۔ خداوند اُن میں سے کس کی آواز سنے گا (۲۵) جو شخص لاش کو چھو کر نہالیتا ہے۔ اور پھر اُسے چھو لیتا ہے۔ اُس کو ایسے نہانے سے کیا فائدہ (۲۶) ایسا ہی جو شخص اپنے گناہوں کے لئے روزہ رکھتا ہے۔ اور پھر جا کر وہی کام کرتا ہے۔ اُسکی دعا کون سنے گا۔ اور ایسی خاکساری سے اُسکو کیا فائدہ ملیگا

باب ۳۵ (۱) جو شریعت پر چلتا ہے۔ وہ کثیر نذرانے دیتا ہے۔ جو حکموں پر توجہ کرتا ہے۔ وہ سلامتی کی قربانی چڑھاتا ہے۔ (۲) جو اچھا بدلہ دیتا ہے۔ وہ مہین میدہ کی نذر چڑھاتا ہے۔ اور جو خیرات دیتا ہے۔ وہ شکرگذاری کی قربانی چڑھاتا ہے۔ (۳) شرارت سے کنارہ کشی خداوند کو پسند ہے۔ اور ناراستی سے کنارہ کشی کفارہ ہے + (۴) خبردار تو خداوند کے سامنے خالی ہاتھ نہ جا۔ (۵) کیونکہ یہ سب کچھ حکم کے باعث بجا لانا چاہیئے۔ (۶) راستباز کی نذر مذبح کو فربہ کرتی ہے۔ اور اُس کی خوشبو خدا تعالےٰ تک پہنچتی ہے۔ (۷) راستباز کی قربانی مقبول ہے اور اس کی یادگار فراموش نہ ہوگی۔ (۸) نیک نیتی سے خداوند کی بزرگی کر۔ اور اپنے ہاتھوں کے پہلے پھلوں کو دریغ نہ کر۔ (۹) ہر عطیہ کے وقت خوش روئی دکھا۔ اور خوشی سے اپنی دہ یکی کو مخصوص کر۔ (۱۰) جیسا خدا تعالےٰ نے تجھے دیا ہے۔ ویسا اس کو دے۔ اور جیسے تیرے ہاتھ

نے پایا ویسے نیک نیتی سے دے۔ (۱۱) کیونکہ
خداوند بدلہ دیتا ہے۔ وہ تجھے سات گنا بدلہ دیگا۔
(۱۲) عطیات کے ذریعہ اُس کو بگاڑنے کا
خیال نہ کر۔ کیونکہ وہ اُنہیں قبول نہ کرے گا۔ اور
ناراستی کی قربانی نہ چڑھا۔ کیونکہ خداوند منصف
ہے۔ اور وہ کسی کی طرفداری نہیں کرتا۔ (۱۳) وہ
غریب کے مقابلہ میں کسی کا لحاظ نہیں کرے گا۔ اور
مظلوم کی دعا کو سنے گا۔ (۱۴) وہ یتیم کی التجا کو ہرگز
حقیر نہ جانے گا۔ اور نہ بیوہ کو جو اپنا دُکھڑا
روتی ہے +
(۱۵) کیا بیوہ کے آنسو اُس کے رخساروں پر
نہیں بہتے۔
اور کیا اُس کی فریاد اس کے خلاف نہیں
ہے۔ جس نے اُس کو رلوایا +
(۱۶) جو نیک نیتی سے عبادت کرتا ہے۔ وہ
مقبول ہو گا۔ اور اُس کی فریاد بادلوں تک
پہنچے گی۔
(۱۷) عاجزوں کی دعا بادلوں کو پھاڑ کر
نکل جاتی ہے۔ اور جب تک وہ خدا تک نہ
پہنچے۔ اُس کی تسلی نہ ہوگی۔ اور وہ نہ ٹلے گا۔
جب تک خدا تعالےٰ خبر نہ لے۔ اور راستی سے
فیصلہ کرکے عدالت نہ کرے۔ (۱۸) اور خداوند
دیر نہ کرے گا۔ اور نہ اُن کو مہلت دیگا جب تک
کہ بے رحم کی کمر کو کچل نہ ڈالے۔ اور غیر قوموں
سے انتقام نہ لے۔ اور مغروروں کے انبوہ کو
دفع نہ کرے۔ اور ناراستوں کے عصا کو ٹکڑے
ٹکڑے نہ کر دے۔ (۱۹) جب تک ہر ایک شخص کو
اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ نہ دے۔ اور
جب تک اپنی امت کے مقدمہ کا فیصلہ کر کے
اُن کو اپنی رحمت سے خوشی عطا نہ کرے۔ (۲۰)
دُکھ دینے کے وقت رحم ایسا ہی بجا ہے۔ جیسے
بارش کے بادل خشک سالی کے وقت +

اسرائیل کے لئے دعاءِ ترحم

باب ۳۶۔ اے خداوند سب کے خدا ہم پر
رحم کر اور نظر ڈال۔ (۲) اور اپنا خوف سب قوموں
پر بھیج۔ (۳) اجنبی قوموں کے خلاف اپنا ہاتھ بلند
کر۔ اور انہیں اپنی عظیم قوت دکھا۔ (۴) جس طرح
ہمارے سبب اُن کے سامنے تیری تقدیس ہوئی
اسی طرح اُن کے سبب ہمارے سامنے تیری
تعظیم ہو۔ (۵) اور جس طرح ہم نے تجھے جانا ہے
وہ بھی جان لیں۔ کہ تیرے سوا اے خدا اور کوئی
خدا نہیں (۶) نئے نئے نشان دکھا۔ اور قسم قسم کے
اچنبے ظاہر کر۔ اپنے ہاتھ اور اپنے دائیں بازو کو
جلال دے۔ (۷) غضب کو بلند کر اور قہر کو بہا دے
مخالف کو اٹھا لے اور دشمن کو تباہ کر۔ (۸) وہ وقت
جلد لا اور قسم کو یاد فرما۔ اور لوگ تیرے عظیم کاموں
کو ظاہر کریں۔ (۹) جو بچ نکلے۔ وہ آتشِ قہر کا لقمہ ہو
اور تیری امت کو ضرر پہنچانے والے تباہی پائیں
(۱۰) دشمنوں کے حاکموں کے سروں کو کچل ڈال۔
جو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے سوا اور کوئی نہیں۔ (۱۱)
یعقوب کے تمام قبیلوں کو یکجا کر۔ اور انہیں اپنی
میراث کے طور پر قبول فرما۔ جیسا کہ شروع سے (۱۲)
اے خداوند اس امت پر رحم کر۔ جو تیرے نام کی

کہلاتی ہے یعنی بنی اسرائیل پر جنکو تو نے پہلوٹے
کے ساتھ تشبیہ دی۔ (۱۳) اپنے مقدس کے شہر
پر یعنے یروشلیم پر جو تیری آرام گاہ ہے۔ رحم کر۔
(۱۴) صیون کو معمور کر۔ اپنے کلام کو بزرگی دے
اور اپنی امت کو اپنے جلال سے بھرپور رکھ۔ (۱۵)
اُن کی شہادت دے۔ جو ابتدا میں تیرے مخلوق
تھے۔ اور اُن نبوتوں کو قائم کر جو تیرے نام پر
ہوئی ہیں۔ (۱۶) اُن کو اجر بخش جو تیرے منتظر ہیں
تا کہ لوگ تیرے نبیوں پر بھروسہ رکھیں۔ (۱۷)
اے خداوند ہارون کی اُس برکت کے مطابق
جو تیری امت کے حق میں کی جاتی ہے ملتجیوں
کی دعا سُن۔ پھر جتنے روئے زمین پر ہیں سب
جانیں گے۔ کہ تو خداوند خدائے باقی ہے +

نکاح کے فوائد

(۱۸) شکم ہر غذا کو کھا لے گا۔
تاہم ایک غذا دوسری سے افضل ہے +
(۱۹) جس طرح حلق شکار کی ہوئی چیزوں کو چکھتا ہے
اسی طرح دانا دل جھوٹی تقریروں کو پرکھتا ہے
(۲۰) کجرو دل غم پیدا کرتا ہے۔
اور تجربہ کار انسان اُسے ٹھیک کر دیگا +
(۲۱) عورت ہر شخص کو قبول کرے گی۔ لیکن
ایک لڑکی دوسری سے بہتر ہے۔ (۲۲) عورت
کا حُسن چہرہ کو بشاش کرتا ہے۔ اور مرد اُس سے
زیادہ کسی شے کا خواہشمند نہیں۔ (۲۳) اگر اس کی
زبان پر رحم اور فروتنی ہے۔ تو اس کا شوہر
بنی آدم سے بالاتر ہے۔ (۲۴) جو بیوی کر لاتا ہے
وہ ایک مِلک پر قابض ہوتا ہے۔ جو اُس کی مددگار
اور تکیہ گاہ ہے۔ (۲۵) جہاں کوئی باڑ نہیں۔ وہاں
مِلک برباد ہے۔ اسی طرح جس کے جورو نہیں۔ وہ
اِدھر اُدھر کڑھتا پھرے گا۔ (۲۶) کون ایسے
اُچکے راہ زن پر اعتبار کرے گا۔ جو شہر بشہر
اُچھلتا پھرتا ہے۔ اسی طرح کون اس شخص پر
اعتماد کرے گا۔ جس کا کوئی بسیرا نہیں۔ اور
جو وہیں اُتر پڑے۔ جہاں اُسے رات
ہو جائے +

جھوٹے دوست

باب ۳۷۔ ہر ایک دوست کہتا ہے۔ کہ میں
اُس کا دوست ہوں۔ لیکن ایک ایسا دوست
ہے۔ جو صرف نام کا دوست ہے۔ (۲) کیا یہ
مہلک غم نہیں۔ کہ ایک رفیق اور دوست دشمن
بن جائے (۳) اے خیالِ بد تو کہاں سے
بہتا ہوا آگیا۔ کہ زمین کو مکر کے سیلاب سے
ڈھانپ دے۔ (۴) ایک ایسا رفیق ہوتا ہے
جو دوست کی خوشی میں خوش ہوتا ہے۔ لیکن
مصیبت کے وقت اُس کے خلاف ہو جاتا ہے
(۵) ایک ایسا ساتھی ہوتا ہے۔ جو پیٹ کی خاطر
اپنے دوست کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ لیکن
جنگ کے وقت سپر اٹھائے گا۔ (۶) دوست کو
اپنے دل سے نہ بھُلا۔ اور اپنی آسودہ حالی
میں اس سے بے پرواہ نہ رہ +

مشورہ اور مشیر

(۷) ہر ایک مشیر مشورہ کی تعریف کرتا
ہے لیکن ایک ایسا بھی ہے۔ جو اپنے مطلب کا مشورہ
دیتا ہے۔ (۸) مشیر سے خبردار رہ اور پیشتر سے
جان لے کہ اُس کی غرض کیا ہے۔ (کیونکہ وہ اپنے
مطلب کا مشورہ دیگا) مبادا وہ تجھ پر قرعہ ڈالے
(۹) اور تجھ سے کہے کہ تیرا طریقہ اچھا ہے۔ اور پھر تیرے
مقابل ہو کر دیکھے گا۔ کہ تجھ پر کیا گذرتی ہے۔
(۱۰) جو تیری طرف ٹیڑھی نگاہ سے دیکھتا ہے
اُس سے مشورہ نہ لے اور جو تجھ سے حسد
رکھتے ہیں۔ اُن سے اپنی مصلحت پوشیدہ
رکھ۔ (۱۱) عورت سے اُس کے حریف کے
بارہ میں صلاح نہ لے۔ اور نہ بزدل سے جنگ
کے بارہ میں۔ نہ سوداگر سے تبادلہ کے بارہ
میں۔ نہ خریدار سے بیچنے کے بارے میں۔ اور
نہ حاسد سے شکرگذاری کے بارے میں۔ نہ
بے رحم سے مہربانی کے بارہ میں۔ نہ کاہل سے
کسی قسم کے کام کے بارہ میں۔ نہ اپنے گھر کے
مزدور سے ختم کرنے کے بارہ میں۔ نہ سُست
نوکر سے بہت کام کے بارہ میں۔ ایسے شخصوں
کی صلاح کی طرف متوجہ نہ ہو۔ (۱۲) بلکہ ہمیشہ ایسے
دیندار شخص کے ہمراہ رہ۔ جسے تو جانتا ہے۔ کہ
حکموں پر عمل کرنے والا ہے۔ اور جس کا دل
تیرے دل جیسا ہے۔ اور جو تیری ناکامیابی پر
تیری غمخواری کرے گا۔ (۱۳) اور اپنے دل
کی صلاح کو قائم رکھ۔ کیونکہ اس سے بڑھکر
کوئی وفادار نہ ملے گا۔ (۱۴) کیونکہ آدمی کا دل اُسکو
اتنی خبریں پہنچاتا ہے۔ کہ اونچے برُج پر بیٹھے
ہوئے سات دیدبان نہیں پہنچا سکتے۔ (۱۵)
اور سب سے بڑھکر خدا تعالےٰ سے التجا کر۔ کہ
وہ تیری راہ صداقت کی طرف کھول دے۔
(۱۶) ہر ایک کام کا شروع عقل سے ہونا چاہیئے
اور ہر فعل سے پیشتر صلاح چاہیئے ٭
(۱۷) دل کی تبدیلی کی علامتیں۔ (۱۸) چار
طرح کی چیزیں مقرر ہیں۔ نیکی اور بدی۔ زندگی
اور موت۔ اور جو اِن سب پر ہر وقت حکمران ہے
وہ زبان ہے۔ (۱۹) ایک ایسا ہے جو ہوشیار
اور بہتیروں کا معلم ہے۔ اور تاہم اپنی جان کے
لئے نکمّا ہے۔ (۲۰) ایک ایسا ہے جو باتوں میں
فیلسوف ہے۔ اور نفرت کیا جاتا ہے۔ وہ بالکل
معاش سے محروم رہے گا۔ (۲۱) کیونکہ خداوند
کی طرف سے اسے فضل نہیں دیا گیا۔ وہ بالکل
حکمت سے بے بہرہ ہے۔ (۲۲) ایک شخص ہے
جو اپنی روح سے عقلمند ہے۔ اور اُس کی فہمید
کے پھل زبانوں پر معتبر ہیں۔ (۲۳) دانا شخص اپنی
امت کو تعلیم دے گا۔ اور اس کی فہمید کے پھل
معتبر ہیں۔ (۲۴) دانا شخص برکت سے بھرپور ہوگا
اور سب دیکھنے والے اُسے خوشحال کہیں گے۔
(۲۵) آدمی کی حیات دنوں کے شمار سے گنی جاتی ہے۔
مگر اسرائیل کے دن بے شمار ہیں۔ (۲۶) صاحب
حکمت اپنی اُمّت کے درمیان اعتماد میراث
میں پائے گا۔ اور اس کا نام تا ابد زندہ
رہے گا ٭

بیماری اور طبیب

(۲۷) میرے بیٹے اپنی زندگی میں اپنی روح
کی آزمائش کر اور جو شے اُس کے حق میں بُری
ہے۔ اُسے دیکھ اور وہ شے اسے نہ دے (۲۸)
کیونکہ سب چیزیں سب آدمیوں کے لئے مفید
نہیں۔ اور نہ ہر روح ہر چیز سے محظوظ ہوتی ہے
(۲۹) کسی لذت کا ندیدہ نہ بن۔ اور کھانے کی
چیزوں پر حریص نہ ہو۔ (۳۰) کیونکہ غذاؤں کی
کثرت میں مرض ہوگا۔ اور بسیارخوری قولنج
کے پاس پاس ہے۔ (۳۱) بسیارخوری کے
باعث بہت لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ لیکن جو
محتاط ہے اپنی زندگی کو دراز کرے گا ٭
باب ۳۸۔ طبیب کی اپنی حاجتمندی کے اندازے
سے مناسب عزت کر۔ کیونکہ بالیقین خداوند نے
اُسے متعین کیا ہے۔ شفا تو باری تعالےٰ کی
طرف سے آتی ہے۔ اور بادشاہ کی طرف سے عطیہ
اُس کو ملتا ہے۔ (۳) طبیب کی لیاقت اس کو
سربلند کرے گی۔ اور بڑے آدمیوں کی نظر
میں وہ قابل تحسین ٹھہرے گا۔ (۴) خداوند
نے دواؤں کو زمین میں سے خلق کیا۔ اور سمجھدار
شخص اُن سے نفرت نہیں کرنے کا۔ (۵)
کیا پانی لکڑی سے شیریں نہیں کر دیا گیا تھا کہ
اُس کی تاثیر پہنچانی جائے۔ (۶) اور اُس نے
بنی آدم کو لیاقت بخشی۔ تاکہ اس کے عجیب کاموں
سے اس کا جلال پایا جائے۔ (۷) اُن سے
وہ انسان کا علاج کرتا ہے۔ اور اس کے درد کو
رفع کرتا ہے۔ (۸) انہیں کی عطار معجون بنائیگا
اور اس کے کام کبھی ختم نہ ہونگے۔ اور اسی سے
روے زمین پر امن ہے ٭
(۹) میرے بیٹے اپنی بیماری میں غافل نہ ہو
بلکہ خداوند سے دعا کر۔ وہ تجھے شفا دے گا۔ (۱۰)
بدکاری کو الگ کر۔ اور اپنے ہاتھوں کو سدھار۔
اور اپنے دل کو ہر قسم کے گناہ سے پاک کر۔ (۱۱)
خوشبو اور باریک میدے کا ہدیہ چڑھا۔ اور اپنی
قربانی کو فربہ کر۔ گویا تو معدوم ہے۔ (۱۲) بعد اس کے
طبیب کو موقع دے۔ کیونکہ یقیناً خداوند نے اُسے
متعین کیا ہے۔ اور اُسے اپنے پاس سے ہٹنے
نہ دے۔ کیونکہ تجھے اس کی حاجت ہے (۱۳)
ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ انہیں کے ہاتھوں
میں نیک انجام ہے۔ (۱۴) کیونکہ وہ بھی خداوند
سے التجا کرینگے کہ ہمیں شفا دہی اور زندگی بخشی
علاج میں کامیاب کرے۔ (۱۵) طبیب کے
ہاتھوں میں وہ پڑے۔ جو اپنے خالق کا گنہگار ہو ٭

مُردوں کا ماتم

(۱۶) اے میرے بیٹے مُردوں پر آنسو گرا۔
اور ایسا ماتم کرنے لگ۔ جیسے کسی کو صدمہ
شدید پہنچا ہے۔ اور اُس کے جسم کو کما حقہٗ
لپیٹ۔ اور اس کے دفنانے میں کمی نہ کر۔ (۱۷)
پھوٹ پھوٹ کر رو اور سخت گریہ کر۔ تیرا ماتم اسکی
قدر کے لائق ہو۔ ایک یا دو دن۔ مبادا تو بدنام
ہو جائے۔ اور یوں اپنے غم میں تسلی پا۔
(۱۸) کیونکہ غم سے موت برآمد ہوتی ہے۔

اور دل کا غم قوت کو پست کر دے گا + (۱۹) مصیبت میں غم بھی شامل رہتا ہے۔ اور غریب کی زندگی دل آزار ہے + (۲۰) اپنا دل غم کے حوالہ نہ کر۔ عاقبت کو یاد کر کے اُسے دور کر۔ (۲۱) اُسے بھول نہ جا۔ کیونکہ پھر وہاں سے واپس نہیں آنا۔ تو اُسے نفع نہ پہنچائیگا بلکہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ (۲۲) اُس پر جو حکم جاری ہؤا۔ اُسے یاد رکھ۔ کیونکہ تیرے لئے بھی وہی ہونے والا ہے۔ کل میرے لئے ہؤا اور آج تیرے لئے۔ (۲۳) جب مردہ آرام پا چکا تو اُس کی یاد کو بھی آرام دے۔ اور جب اس کی روح اس سے جدا ہو چکی۔ تو اس کی نسبت تسلی رکھ +

اہلِ حرفت کی حکمت اور اہلِ علم کی حکمت

(۲۴) فقیہہ کی حکمت فرصت کے موقع پر موقوف ہے۔ جسے تھوڑا کام ہے۔ وہ صاحب حکمت بن جائے گا۔ (۲۵) ہل چلانے والا کیا حکیم بنے گا۔ جو پینے کے دستے پر فخر کرتا ہے جو بیلوں کو ہانکتا ہے۔ اور اُن کے ساتھ پلتا ہے۔ جب کرتا ہے سانڈوں ہی کی نسل کا ذکر کرتا ہے۔ (۲۶) ریگھاریوں کی کاڑھ پر دل لگاتا ہے۔ جاگتا ہے تو اس لئے ہے۔ کہ جوان گایوں کو چارہ دے۔ (۲۷) ہر کاریگر اور دستکار کا یہی حال ہے۔ وہ رات کو اپنا وقت اسی طرح گذارتا ہے جیسا دن کو نگینوں پر نقش کھودنے والا اس فکر میں ہے۔ کہ طرح طرح کے نقش بنائے۔ وہ دل سے یہ کوشش کرے گا۔ کہ اپنی تصویر میں اصل کی مشابہت پیدا کرے۔ اور اپنا کام ختم کرنے کے لئے جاگتا رہے گا۔ (۲۸) یہی حال لوہار کا ہے۔ جو اہرن کے پاس بیٹھا اور بے ڈول لوہے پر دھیان لگائے ہوئے ہے۔ آگ کی گرمی اُس کے جسم کو کھا جائے گی۔ اور بھٹی کی آنچ میں جان کھپائے گا۔ ہتھوڑے کی آواز برابر اُس کے کان میں پڑتی رہے گی۔ اور اُس کی آنکھیں برتن کے نمونہ پر لگی ہوئی ہیں۔ وہ اپنے کاموں کی تکمیل پر دل لگائیگا اور جاگتا رہے گا۔ جب تک کہ انہیں پوری طرح مزیّن نہ کر لے۔ (۲۹) یہی حال کمہار کا ہے۔ جو کام پر بیٹھا ہؤا اپنے پیروں سے چاک کو پھرا رہا ہے۔ اور برابر اپنے کام پر دھیان لگائے ہوئے ہے۔ اور اُس کی تمام دستکاری گنتی پر ہوتی ہے۔ (۳۰) وہ مٹی کو اپنے بازو سے گھڑیگا اور اُس کی قوت کو اپنے پیروں سے دبائے گا دل لگا کر خوب روغن کرے گا۔ اور وہ جاگتا رہے گا۔ جب تک کہ بھٹی کو صاف نہ کر لے (۳۱) یہ سب اپنا بھروسہ اپنے ہاتھوں پر رکھتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے کام میں استاد بن جاتا ہے۔ (۳۲) ان کے بغیر شہر آباد نہ ہو گا۔ اور لوگ نہ سکونت کریں گے۔ نہ آمد و رفت۔ (۳۳) وہ امت کے مشیروں میں تلاش نہ کئے جائیں گے اور مجلس میں وہ صدر نشین نہ ہونگے۔ وہ منصف کی مسند پر نہ بیٹھیں گے۔ اور عدالت کے عہد کو نہ سمجھیں گے۔ اور نہ تعلیم اور عدالت کی اشاعت

کریں گے۔ اور تمثیلوں کے موقعوں پر اُن کا پتہ نہیں ملے گا۔ (۳۴) لیکن وہ دنیا کی عمارت کو قائم رکھیں گے۔ اور یہی دستکاری کی صنعت اُن کی دعا ہے +

باب ۳۹۔ وہ ایسا نہیں جو خدا تعالےٰ کی شریعت پر دل لگاتا ہے۔ اور اُس پر غور کیا کرتا ہے۔ وہ سارے قدیم لوگوں کی حکمت کی تلاش کرے گا اور نبوّتوں میں مصروف رہے گا (۲) اور مشہور اشخاص کے کلام پر عمل کرے گا۔ اور تمثیلوں کی باریکیوں میں دخیل ہو گا۔ وہ مثلوں کے پوشیدہ معنے دریافت کرے گا۔ اور تمثیلوں کے معمّوں سے واقف ہو گا۔ (۴) وہ بڑے بڑے آدمیوں کے درمیان خدمت کرے گا۔ اور اعلےٰ حاکم کے سامنے حاضر ہو گا۔ وہ اجنبی اقوام کے ملک میں سیر کرے گا۔ اور انسان میں نیک و بد کا تجربہ کرے گا۔ (۵) اور جس خداوند نے اُسے بنایا ہے۔ جلدی اپنا دل اُس کی طرف لگائیگا۔ اور خدا تعالےٰ کے آگے مناجات کرے گا۔ اور دعا کے لئے منہ کھولے گا۔ اور اپنے گناہوں کے لئے درخواست کرے گا۔ (۶) اگر خدائے اکبر چاہے۔ تو خرد کی روح سے وہ معمور ہو گا۔ اور حکمت کی باتیں کہے گا۔ اور دُعا میں خدا کا شکر گذار ہو گا۔ (۷) وہ اُس کی مصلحت اور معرفت کی ہدایت کرے گا۔ اور اس کے بھیدوں میں غور کرے گا (۸) جو تعلیم اس کو ملی ہے۔ اس کو وہ ظاہر کریگا اور خداوند کے عہد کی شریعت پر فخر کرے گا (۹) بہت لوگ اس کی عقل کی تعریف کریں گے اور جب تک جہان قائم ہے۔ وہ مٹائی نہ جائیگی۔ اُس کی یادگار جاتی نہ رہے گی۔ اور اس کا نام پشت در پشت باقی رہے گا۔ (۱۰) قومیں اس کی حکمت کا تذکرہ کریں گی۔ اور جماعت اُس کی تعریف ظاہر کرے گی۔ (۱۱) اگر وہ قائم رہے تو ہزاروں سے بڑا اپنا نام چھوڑ جائے۔ اور اگر مر جائے تو اس سے بھی بڑا +

چوتھی فصل

صنعِ الٰہی کی تعریف اور خیر و شرّ کی بابت خیالات

دیباچہ خداوند کے کاموں کی توصیف

(۱۲) میں اور بھی سوچ کر بیان کرونگا۔ اور میں چودھویں رات کے چاند کی طرح پُر نور ہوں۔ (۱۳) اے پاک بچو میری سنو۔ جیسے گلاب ندی کے کنارے بڑھتا ہے۔ ویسا نشو و نما کرو۔ (۱۴) اور عطر کی طرح خوشبو دو۔ اور سوسن کی طرح پھول نکالو۔ اپنی خوشبو پھیلاؤ۔ اور

تعریف کا گیت گاؤ۔ خداوند کی اُس کے سارے کاموں کے سبب حمد کرو۔ (۱۵) اُس کے نام کی بڑائی کرو اور اُس کی ستائش بیان کرو۔ اپنے لبوں کے گیتوں سے بھی اور اپنے بربطوں سے بھی اور جب کروگے تو یوں کرو:۔

(۱۶) خداوند کے سارے کام نہایت ہی خوب ہیں۔ اور اُس کا ہر ایک حکم اپنے وقت پر پورا ہوگا۔ (۱۷) کوئی نہیں کہہ سکتا۔ یہ کیا ہے۔ یہ کس لئے ہے۔ کیونکہ اپنے وقت پر اُن سب کا پتہ لگے گا۔ اس کے حکم سے پانی تودے کی طرح کھڑے ہو گئے اور پانیوں کے سوتے اسکے منہ کے کلام سے۔ (۱۸) اُس کے حکم سے اُسکی نیک رضا پوری ہوتی ہے۔ اور کوئی اُس کی نجات کو روک نہیں سکتا۔ (۱۹) سارے بشر کے کام اس کے پیش نظر ہیں۔ اور اُس کی آنکھوں سے چھپنا ناممکن ہے۔ (۲۰) وہ ازل سے ابد تک دیکھتا ہے۔ اور اس کے نزدیک کوئی چیز عجیب نہیں۔ (۲۱) کوئی نہیں کہہ سکتا یہ کیا ہے؟ یہ کس لئے ہے؟ کیونکہ ساری چیزیں اپنے اپنے مصرف کے لئے خلق ہوئیں۔ (۲۲) اُس کی برکت نے خشکی کو ایسا ڈھانپ لیا جیسے دریا نے۔ اور سیلاب کی طرح اُسے سیراب کیا۔ (۲۳) جیسے اُس کے سبب سیلاب شور سے مبدل ہو گئے۔ ویسے ہی غیر قومیں اُس کے غضب کی وارث ہونگی۔ (۲۴) مقدسوں کے لئے اُس کی راہیں صاف سیدھی ہیں۔ لیکن شریروں کے لئے وہ ٹھوکر کھلانے والی ہیں۔ (۲۵) اچھی چیزیں شروع سے اچھے لوگوں کے لئے خلق ہوئیں۔ ویسے ہی بُری چیزیں گنہگاروں کے لئے (۲۶) انسان کی زندگی کے لئے یہ چیزیں خاص کر ضروری ہیں پانی۔ آگ۔ لوہا۔ نمک۔ گندم کا آٹا۔ شہد۔ دودھ۔ خونِ انگور۔ تیل اور کپڑا۔ (۲۷) یہ ساری چیزیں دینداروں کے فائدہ کے لئے ہیں لیکن گنہگاروں کے لئے وہ شر سے مبدل ہو جاتی ہیں۔ (۲۸) بعض ہوائیں ہیں جو انتقام کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔ اور اپنی تندی کے وقت وہ سخت آفت لاتی ہیں۔ وقت معین پر وہ اپنی قوت ظاہر کریں گی۔ اور جس نے اُنہیں بنایا۔ اُس کے غضب کو ٹھنڈا کریں گی۔ (۲۹) آگ۔ اولے۔ کال اور موت یہ ساری چیزیں انتقام کے لئے پیدا کی گئیں۔ (۳۰) درندوں کے دانت بچھو۔ افعی اور تلوار جو بے دین کو سزا دیکر تباہ کر دیتی ہے۔ (۳۱) وہ اس کے حکم میں خوشی منائیں گے۔ اور ضرورت کے وقت زمین پر تیار کر دیئے جائیں گے۔ اور اپنے وقت پر وہ اس کے کلام سے تجاوز نہ کرینگے۔

(۳۲) اس لئے شروع سے میں نے ارادہ کیا۔ اور سوچ کر اُسے قلمبند کیا۔ (۳۳) خداوند کے سارے کام نیک ہیں اور اپنے موقع پر ہر ضرورت کو وہ رفع کرے گا۔ (۳۴) اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ یہ اس سے بدتر ہے۔ کیونکہ اپنے موقعہ پر وہ سب پسندیدہ ٹھیریں گے۔ (۳۵) اور اب تم بالکل دل اور مُنہ ہو کر اُس کی مدح

سرائی کرو۔ اور خداوند کے نام کی حمد کرو +

زندگی کا بوجھ

باب ۴۰۔ ہر شخص کے لئے سخت مصیبت پیدا کی گئی ہے۔ اور بنی آدم پر ایک بھاری جوأ ہے اس دن سے لیکر کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلیں اس دن تک کہ سب ماں کے پیٹ میں دفن ہوں۔ (۲) آنے والی چیزوں کا انتظار اور موت کا دن ان کے خیالات کو پریشان اور دل میں ڈر پیدا کرتے ہیں (۳) اُس سے لے کر جو شان و شوکت کے ساتھ تخت نشین ہے۔ اِس تک بھی جو خاک مذلت پر بیٹھا ہوا ہے۔ (۴) اس سے لیکر جو ارغوانی لباس اور تاج پہنے ہوئے ہے۔ اس تک بھی جس کے تن پہ ٹاٹ کا کرتا ہو (۵) قہر ہے اور حسد اور تکلیف اور بے آرامی اور موت کا ڈر اور غصہ اور جھگڑا اور سوتے وقت بستر پر رات کا خواب اس کے خیالات کو بدل دیتا ہے۔ (۶) اس کا آرام قلیل یا معدوم ہے۔ اور بعد ازاں خواب میں وہ دل کی رویت سے ویسی ہی تکلیف پاتا ہے۔ جیسے کہ بیداری میں کوئی جنگ کی اگلی صف میں سے بچ نکلا ہو۔ (۷) عین اپنی رہائی کے وقت وہ جاگ اُٹھتا ہے۔ اور تعجب کرتا ہے۔ کہ خوف معدوم ہے۔ (۸) آدمی سے لیکر وحشی تک تمام اجسام کا یہی حال ہے۔ اور گنہگاروں کا سات گنا زیادہ۔ (۹) موت۔ خون ریزی جھگڑا تلوار آفتیں۔ کال۔ مصیبت اور تازیانہ۔

(۱۰) یہ سب چیزیں بدوں کے واسطے پیدا کی گئی تھیں۔ اور انہیں کی وجہ سے طوفان آیا +

خیانت کی فنا اور دیانت کی بقا

(۱۱) سب چیزیں جو زمین کی ہیں۔ زمین کی طرف
عَود کرتی ہیں۔
اور سب چیزیں جو پانیوں کی ہیں سمندر
میں پھر چلی جاتی ہیں +
(۱۲) تمام رشوت اور بے انصافی مٹا ڈالی جائیگی
اور دیانت ہمیشہ تک قائم رہے گی +
(۱۳) بے انصافوں کا مال دریا کی طرح سوکھ جائیگا
اور رعدِ غراں کی طرح جاتا رہے گا +
(۱۴) کشادہ دستی سے آدمی خوشی حاصل کریگا۔
اور خطاکار بالکل ناکام رہیں گے +
(۱۵) بے دینوں کی اولاد بہت شاخیں نہیں نکالتی
اور ایسی ہے جیسی ناپاک جڑیں ننگی چٹان پر
(۱۶) گھاس جو ہر پانی اور دریا کے کنارہ پر
اُگتی ہے۔
تمام گھاس سے پیشتر اکھاڑ لی جاتی ہے۔
(۱۷) فیاضی ایک برکتوں کا باغ ہے۔
اور خیرات ہمیشہ پائدار ہے +

نعمتوں کا باغ

(۱۸) اس شخص کی زندگی جو مشقت کرتا۔ اور
قانع ہے۔ شیریں ہوگی۔
اور وہ جو ایک خزانہ پانے والا ہے۔
دونوں سے برتر ہے +

(۱۹) اولاد اور شہر کی تعمیر۔ آدمی کے نام کو قیام
دیتے ہیں۔
اور بے عیب بیوی دونوں سے افضل
شمار کی جاتی ہے +
(۲۰) مے اور موسیقی دل کو مسرور کرتے ہیں۔
اور حکمت کی محبت دونوں سے برتر ہے +
(۲۱) بانسری اور بربط پسندیدہ سرود پیدا کرتے ہیں۔
اور خوش زبانی دونوں سے اوپر ہے +
(۲۲) تیری آنکھ کو زینت اور حسن کو مرغوب ہے۔
اور گندم کی سبز ٹہنی دونوں سے زیادہ +
(۲۳) دوست اور رفیق کی ملاقات کبھی بے موقع نہیں
اور میاں بیوی کی ملاقات دونوں سے اور بھی زیادہ
(۲۴) بھائی اور مددگار مصیبت کے وقت کے
لئے ہیں۔
اور خیرات دونوں سے زیادہ نجات دہ ہے +
(۲۵) سونا اور چاندی قدم کو مضبوط کریں گے۔
اور مشورت اُن دونوں سے افضل مانی گئی ہے +
(۲۶) دولت اور قوت دل کو بڑھائیں گی۔
اور خداوند کا خوف دونوں سے افضل ہے +
خداوند کے خوف میں کوئی کمی نہیں۔
اور اس میں مدد ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں۔
(۲۷) خداوند کا خوف برکت کے باغ کی مانند ہے
اور آدمی پر جلال کے بادل سے زیادہ
چھایا رہتا ہے +

بھیک کی ممانعت

(۲۸) میرے بیٹے گدایانہ زندگی نہ اختیار کر۔
بھیک مانگنے سے مرجانا بہتر ہے +
(۲۹) جو شخص دوسرے کے دسترخوان
کو تاکتا ہے۔ اُس کی زندگی زندگی کے شمار میں
نہیں۔ وہ اپنی روح کو دوسرے کی روٹیوں
سے ناپاک کرے گا۔ لیکن عقلمند اور تعلیم یافتہ
شخص اس سے چوکس رہے گا۔ (۳۰) بے حیا
کے منہ میں بھیک مانگنا شیریں ہوگا۔ مگر اسکے
شکم میں ایک آگ سلگائی جائے گی +

موت

باب ۴۱ اے موت تیری یاد اُس شخص کے لئے کیسی
تلخ ہے۔ جو اپنے مال ومتاع سے مطمئن ہے
اور کوئی اضطراب نہیں اور ساری باتوں میں
اقبال مند ہے۔
اور اب تک اچھی طرح کھانے کی طاقت رکھتا ہے
(۲) اے موت محتاج اور ضعیف آدمی کے لئے
تیرا فرمان ہے۔
اور جو نہایت بوڑھا اور ہر طرح مضطرب ہے
اور کجرو ہے اور بے صبر اسکے لئے پسندیدہ ہے
(۳) موت کے فرمان سے نہ ڈر۔
جو تجھ سے پہلے گذر گئے۔ اور جو تیرے بعد آنے
والے ہیں۔ اُن کو یاد کر۔
کیونکہ ہر فرد کے لئے خداوند کی طرف سے
یہ فرمان ہے۔
(۴) جبکہ یہی خداوند کی نیک مرضی ہے۔ تو تُو
کیوں انکار کرتا ہے۔
خواہ دس یا سو یا ہزار برس کی عمر ہو قبر میں عمر کی کوئی تحقیقات نہیں

گنہگاروں کی نسل

(۵) گنہگاروں کے بچے کریہہ بچے ہیں۔ اور
وہ بے دینوں کے مسکنوں میں آمدورفت رکھتے
ہیں۔ (۶) گنہگاروں کے بچوں کی میراث فنا ہوگی
اور اُن کی نسل کے ساتھ ساتھ دائمی ملامت
ہوگی۔ (۷) بچے اپنے بے دین باپ کی شکایت
کریں گے۔ کیونکہ اس کے کارن اُن کو ملامت
کی جائے گی +
(۸) افسوس ہے تم پر اے بے دینوں۔
کہ تم نے خدا تعالےٰ کی شریعت کو ترک کردیا ہے
(۹) تم پیدا ہوئے تو لعنت کے لئے پیدا ہوئے۔
تم مروگے تو لعنت تمہارا حصہ ہوگی +
(۱۰) ساری چیزیں جو زمین سے ہیں۔ وہ زمین
میں پھر جا ملتی ہیں۔ یوں بے دین لعنت سے
تباہی میں پڑیں گے۔ (۱۱) آدمیوں کا ماتم اُن کے
بدنوں کی بابت ہے۔ لیکن چونکہ گنہگاروں کا نام
بد ہے۔ اس لئے مٹا دیا جائے گا۔ (۱۲) اپنے
نام کا لحاظ رکھ۔ کیونکہ سونے کے ہزار بڑے بڑے
خزانوں سے بھی زیادہ دیر تک یہ رہنے والا ہے۔
(۱۳) نیک زندگی کے دن زیادہ ہوتے ہیں۔
اور نیک نام ہمیشہ تک رہتا ہے +

کن کن باتوں سے شرم کرنی چاہئے

(۱۴) میرے بچو صلح کے ساتھ تربیت پر عمل کرو۔
کیونکہ پوشیدہ حکمت اور ان دیکھے خزانہ
دونوں سے کیا فائدہ ہے؟
(۱۵) وہ شخص جو حماقت کو چھپاتا ہے۔
اس شخص سے بہتر ہے جو اپنی حکمت کو پنہاں
کرتا ہے۔
(۱۶) اس لئے میرے کلام کی تعظیم کر۔ کیونکہ ہر بات
میں شرم رکھنی اچھی نہیں۔ اور سب چیزوں کو سب
لوگ سچے دل سے پسند نہیں کرتے۔ (۱۷) جس طرح
ماں باپ کے روبرو حرامکاری کرتے ہوئے تو شرمائیگا
اسی طرح سردار اور صاحب اختیار کے روبرو جھوٹ
بولنے سے شرما۔ (۱۸) اسی طرح منصف اور حاکم کے
سامنے خطا کرنے سے اور جماعت اور امت کے روبرو
بے دینی کرنے سے اور ساجھی اور دوست کے سامنے
بدمعاملگی سے شرما۔ (۱۹) اور اپنی جائے سکونت
میں چوری کرنے سے۔ اور خدا کی سچائی اور اس کے
عہد کے انکار اور کھاتے وقت کہنی ٹیکنے سے اور
دینے اور لینے کے معاملہ میں سخت کلامی سے شرما
(۲۰) اور اپنے سلام کرنے والوں کے آگے
خاموش رہنے سے اور فاحشہ عورت پر نظر کرنے
سے شرما۔ (۲۱) رشتہ داروں کی طرف سے
اپنا منہ پھیر لینے سے۔ مہر یا جہیز غبن کر لینے
سے اور شوہر والی عورت پر نگاہ کرنے
سے شرما۔ (۲۲) کسی کی لونڈی کی طرف
زیادہ مشغول ہونے سے۔ اور اس کے بستر کے
نزدیک جانے سے۔ دوستوں کے سامنے لعن
طعن سے۔ دینے کے بعد ملامت کرنے سے
شرما۔ (۲۳) جو کچھ تو نے سنا اُس کے دھرانے
اور کہنے سے اور رازوں کے فاش کرنے سے
شرما۔ (۲۴) یوں تو فی الحقیقت حیا مند ٹھہرے گا

باب ۴۲ - اور ہر شخص کی نظر میں پسندیدہ (۱) اِن چیزوں سے شرم نہ کھا - اور کسی شخص کا لحاظ کر کے اِن باتوں میں گنہگار نہ ہو - (۲) باری تعالےٰ کی شرع اور عہد سے بے دینوں کا انصاف کر کے سزا دینے سے - (۳) ساجھی کے ساتھ اور ہم سفروں کے ساتھ حساب کرنے سے اور دوستوں کے ورثہ کی بخشش سے - (۴) میزان اور اوزان کی درستی سے - اور زیادہ یا تھوڑا پانے سے (۵) لین دین کے نفع سے اور بچوں کی زیادہ تادیب سے اور بُرے نوکر کے کولہے کو لہولہان کرنے سے - (۶) بیوی بُری ہو - تو اُس کو حفاظت میں رکھ - اور جہاں بہت سے ہاتھ ہیں - وہاں قفل لگا - (۷) جو کچھ تو کسی کے سپرد کرتا ہے - گن کر اور تول کر دے - اور جب تو دیتا اور لیتا ہے - سب کو لکھ لے - (۸) احمق اور بے وقوف کو تعلیم دینے سے مت شرما اور اُس کہن سال کو جو کم عمروں سے لڑتا جھگڑتا ہے - یوں تو درحقیقت تعلیم یافتہ ٹھہرے گا - اور ہر زندہ آدمی کی نظر میں مقبول ✝

عورتوں سے تکالیف

(۹) بیٹی باپ کے جاگنے کا خفیہ سبب ہے - اور اس کا فکر نیند کو دور کرتا ہے - اُس کی جوانی میں یہ فکر ہوتا ہے - کہ مبادا وہ اپنے شباب سے گذر جائے - اور جب وہ بیاہی گئی ہے - تو مبادا اس سے نفرت کی جائے - (۱۰) اُس کے کنوارپن میں یہ فکر ہوتا ہے - کہ مبادا وہ ناپاک کی جائے - اور اپنے باپ کے گھر میں حاملہ ہو جائے - اور جب وہ خصم والی ہو جائے - تو مبادا وہ بدکاری کر بیٹھے - اور جب وہ بیاہی گئی تو مبادا وہ بانجھ نکلے - (۱۱) سرکش بیٹی پر سخت پہرہ دے - مبادا وہ تجھے دشمنوں کے روبرو باعثِ تمسخر بنائے - شہر میں ضرب المثل اور لوگوں کے درمیان بدنام اور جمہور کے سامنے تجھے شرمندہ کرے - (۱۲) ہر ایک پر حسن کے لحاظ سے ٹکٹکی نہ باندھ - اور عورتوں کے درمیان نہ بیٹھ (۱۳) کیونکہ کپڑوں میں سے ایک پروانہ نکلتا ہے - اور عورت میں سے اُس کی بدکاری - (۱۴) مرد کی بدی عورت کی خوش سلوکی سے بہتر ہے - جو تجھ پر شرم اور ملامت لائے ✝

پانچویں فصل

صنعِ الٰہی اور نامور شخصوں کی توصیف

خداوند کے کاموں کی توصیف

(۱۵) اب میں خداوند کے کاموں کا ذکر کروں گا - اور جو باتیں میں نے دیکھی ہیں - اُن کا بیان کروں گا - خداوند کے کلمات سے اُسکے مصنوعات پیدا ہوئے ✝

(۱۶) جو سورج روشنی دیتا ہے - وہ ساری چیزوں پر نظر مارتا ہے - اور خداوند کا کام اُسکے جلال سے معمور ہے - (۱۷) خداوند نے مقدسوں کو بھی یہ طاقت نہیں دی - کہ اُس کے سارے عجیب کاموں کا بیان کر سکیں - جنہیں خداوند قادرِ مطلق نے مستقل طور پر قائم کیا ہے - تاکہ جو کچھ ہے - وہ اُس کے جلال میں قائم ہو - (۱۸) وہ گہراؤ اور دل کی تلاش کرتا ہے - اور اُس کی عیاریوں کی اُسے سمجھ ہے - کیونکہ خدا تعالےٰ کو سارا علم ہے اور وہ جہان کے نشانوں کو دیکھتا ہے (۱۹) گذشتہ اور آنے والی باتوں کا بیان کرتا ہے - اور پوشیدہ چیزوں کا سراغ ظاہر کرتا ہے (۲۰) کوئی خیال اس سے پوشیدہ نہیں - اور نہ کوئی بات اس سے چھپی ہے - (۲۱) اپنی حکمت کے زبردست کاموں کو اسی نے ترتیب دی ہے جو ازل سے ابد تک ہے - اُن میں نہ کسی چیز کی زیادتی ہوئی ہے نہ کسی چیز کی کمی - اور اُسے کسی مشیر کی ضرورت نہیں - (۲۲) اس کے سارے کام کیسے دل پسند ہیں - اور دیکھنے میں چمکدار (۲۳) یہ ساری چیزیں زندہ ہیں - اور ہر طرح کے استعمال کے لئے ہمیشہ تک رہتی ہیں - اور وہ سب فرمانبردار ہیں - (۲۴) اور ہر چیز کا جوڑا ایک دوسرے کے مقابل موجود ہے - اور اُس نے کوئی شے ناقص نہیں بنائی - (۲۵) ایک شے دوسرے کی خوبیوں کو قائم کرتی ہے - اور اُس کا جلال دیکھنے سے کون سیر ہو سکتا ہے ✝

باب ۴۳ - فضا یعنے آسمان کا ظہور اور اُس کے جلوہ کی نمائش اپنی صفائی میں عالمِ بالا کا فخر ہے - (۲) جبکہ آفتاب طلوع ہوتا ہے - اور نکل کر خبریں لاتا ہے - یعنے باری تعالیٰ کی مصنوعات میں سے ایک عجیب آلہ ہوتا ہے - (۳) اپنی دوپہر کے وقت وہ زمین کو خشک کر دیتا ہے - اور کون اُس کی جلانے والی آنچ کا مقابلہ کریگا - (۴) جو شخص بھٹی کو پھونکتا ہے - گرمی کے کاموں میں ہے لیکن آفتاب اس سے سہ چند زیادہ وہ پہاڑوں کو جلاتا ہے آتشی بخارات کا دم مارتا ہے - اور تیز شعاعیں ڈالتا ہے آنکھوں کو چندھیا دیتا ہے - (۵) عظیم ہے وہ خداوند جس نے اُسے بنایا - اور اُس کے کلام سے وہ اپنی رفتار کو تیز کرتا ہے -

(۶) چاند بھی تمام چیزوں میں اپنے موسم کے لئے ہے - اوقات کو بتلانے کے لئے اور دنیا کا ایک نشان ہے -

(۷) چاند سے عید نشان ہے -
وہ ایک نیر ہے جو کمال کو پہنچکر زوال پذیر ہوتا جاتا ہے
(۸) مہینا اُس کی تبدیلی کے ساتھ عجیب طرح پر گذرتا ہؤا -
اس سے نامزد ہوتا ہے -
آسمان کی فضا میں چمکتا ہؤا -
ملا اعلےٰ کا ایک ہتھیار ہے -
(۹) آسمان کا حسن ستاروں کا جمال -
خداوند کے اعلےٰ مقامات میں روشنی دینے والا ایک گوہر -
(۱۰) قدوس کا کلام سُن کر وہ مناسب ترتیب میں کھڑے ہوتے ہیں -

اور اپنے پہروں میں نہیں تھکتے ٭
(۱۱) قوس کو دیکھ۔ اور اُس کی تعریف کر جس نے
اُسے بنایا۔ کہ اپنی روشنی میں نہایت ہی حسین ہے
(۱۲) وہ جلال کے دائرہ سے آسمان کو گھیرتی ہے۔
باری تعالےٰ کے ہاتھوں نے اُسے تانا ہے۔
(۱۳) اپنے حکم سے وہ برف کو کثرت سے گراتا
ہے۔ اور اپنی عدالت کی بجلیوں کو تیزی کے
ساتھ بھیجتا ہے۔ (۱۴) اُن کی وجہ سے خزانے کھل
جاتے ہیں۔ اور بادل پرندوں کی طرح اُڑ نکلتے
ہیں۔ (۱۵) اپنی مضبوط قوت سے وہ بادلوں کو
طاقتور کرتا ہے۔ اور اولے ٹکڑے ہو ہو کر
گرتے ہیں۔ (۱۶) اُس کے ظہور پر پہاڑ ہلا دیئے
جائیں گے۔ اور اُس کی مرضی پر جنوبی ہوا چلیگی
(۱۷) اُس کی کڑک کی آواز سے زمین کو دردِ زہ
لگتا ہے۔ اور شمالی طوفان اور گرد باد سے بھی
ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ برف کو یوں بکھیرتا ہے۔
جیسے نیچے اُترنے والے پرندے۔ اور
ٹڈی دل کی مانند اس کا نیچے کو اُترنا ہے
(۱۸) آنکھ اس کی سفیدی کی خوبی پر تعجب کرے گی
اور دل اس کی بارش سے حیران ہوگا۔ (۱۹) کُہر کو
بھی وہ زمین پر نمک کی طرح بکھیرتا ہے۔ اور وہ
جم کر کانٹوں کی نوکوں کی مانند ہو جاتا ہے۔
(۲۰) ٹھنڈی ہوا چلے گی۔ اور یخ پانی پر جمیگی
وہ جمع ہوئے پانی پر ٹھہرے گی۔ اور پانی اسے
سپر کی طرح پہن لے گا۔ (۲۱) وہ پہاڑوں کو
کھا جائے گی۔ اور بیابان کو جلا دے گی۔ اور
آگ کی طرح سبزے کو بھسم کر دے گی (۲۲)
جلد آنے والی کُہر سب چیزوں کا علاج ہے گرمی
کے بعد آنے والی شبنم مسرت لائے گی۔ (۲۳)
اپنی مصلحت سے اس نے عمیق سمندر کو تھما دیا
ہے۔ اور اُس کے اندر جزائر قائم کر دیئے (۲۴)
سمندر کے جہازران اُس کے خطرہ کا تذکرہ کرتے
ہیں۔ اور ہم کانوں سے سُن کر تعجب کرتے ہیں۔
(۲۵) اس میں انوکھے اور عجیب کام بھی ہیں۔ یعنے
جانداروں کی اقسام بحری اژدھوں کی نسل (۲۶)
اُسی کی قدرت سے اس کے کاموں کا انجام خوش
اسلوب ہے۔ اور اُس کے کلام سے سب چیزیں
قائم ہیں۔ (۲۷) گو ہم بہت کچھ کہیں پھر قاصر
رہیں گے۔ اور ہمارا کلام کلی یہی ہے۔ کہ وہی سب کچھ
ہے۔ (۲۸) اُس کی حمد کی ہم میں طاقت کہاں
کیونکہ وہ اپنی تمام مصنوعات سے اعلےٰ و اعظم
ہے۔ (۲۹) خداوند مہیب ہے اور نہایت ہی
عظیم ہے۔ اور اُس کی قدرت عجیب ہے۔
(۳۰) اپنے مقدور بھر تم خداوند کی کتنی ہی حمد کرو۔
جب بھی وہ تمہاری تعریف سے بالاتر ہے اور
اپنی قادر الکلامی سے کتنا ہی اُسے بڑھاؤ۔ اور
تھکو بھی نہیں۔ جب بھی ہمیشہ قاصر ہو گے۔ (۳۱)
کس نے اُسے دیکھا ہے۔ کہ اُسے بیان کر سکے
اور کون اس کی اتنی بڑائی کر سکے گا۔ جتنا وہ
ہے۔ (۳۲) بہت سی چیزیں ان سے بھی
بڑی بڑی ہم سے پوشیدہ ہیں۔ کیونکہ ہم نے
اس کے مصنوعات میں سے صرف چند ہی کو
دیکھا ہے۔ (۳۳) کیونکہ خداوند نے سب چیزوں
کو بنایا۔ اور دینداروں کو اس نے حکمت بخشی ٭

ناموَر شخصوں کی توصیف

باب ۴۴۔ آؤ ہم مشہور اشخاص کی۔ اور اپنے آبا
کی جن سے پیدا ہوئے۔ تعریف کریں۔ (۲)
خداوند نے اُن میں بڑا جلال ظاہر کیا۔ یعنے
اپنی بڑی قدرت جو شروع سے ہے۔ (۳) جو
اپنی سلطنتوں میں حکمران تھے۔ اور قوت میں
مشہور تھے۔ اپنی خرد سے مشورہ دیتے تھے
اور از روئے نبوت خبریں لاتے تھے (۴) اپنی
نیک مصلحتوں کے باعث امت کے پیشوا ہوئے
اور خرد کے باعث امت کے معلم۔ اُن کی
تعلیم میں دانائی کی باتیں پائی جاتی ہیں (۵)
بعض نے موسیقی کے سروں کو ڈھونڈ نکالا
اور تقریر سے شعروں کی اشاعت کی۔ (۶) بعض
دولتمند اور صاحب لیاقت تھے۔ اور امن سے
اپنے گھروں میں بسر کرتے تھے (۷) یہ سب
اپنی پشتوں میں معزز سمجھے گئے۔ اور اپنے زمانے
میں صاحب جلال تھے (۸) اُن میں سے بعض
نے ایسا اپنا نام باقی چھوڑا۔ کہ اُس کی تعریف
کی جاتی ہے۔ (۹) بعض کی کچھ یادگار باقی نہیں
اور وہ ایسے فنا ہو گئے۔ کہ گویا کبھی پیدا ہی نہ ہوئے
تھے۔ اسی طرح اُن کے بعد اُن کی اولاد بھی۔ (۱۰)
لیکن یہ صاحب رحم تھے۔ اُن کے راستبازی
کے کام فراموش نہیں ہوئے۔ (۱۱) اُن کی نسل
کے ساتھ ایک عمدہ میراث برابر رہے گی۔ اُنکی اولاد
عہد کے احاطہ میں ہے (۱۲) اُن کی نسل اور
اُن کی اولاد اُن کی خاطر قائم رہتی ہے۔ اُن کی
نسل ہمیشہ باقی رہے گی۔ اور اُن کا جلال مٹایا
نہ جائے گا۔ (۱۴) اُن کے بدن سلامتی میں
دفن کیئے گئے۔ اور ان کا نام ساری پشتوں تک
زندہ رہنے والا ہے۔ (۱۵) اُمتیں اُن کی حکمت
کا ذکر کرینگی۔ اور جماعت اُن کی تعریف بیان
کرے گی۔

(ب) حنوک اور نوح

(۱۶) حنوک نے خداوند کو خوش کیا۔ اور
وہ اٹھا لیا گیا۔ تمام پشتوں کے لیئے وہ توبہ کا
نمونہ ٹھیرا۔ (۱۷) نوح کامل اور راست باز پایا گیا
قہر کے وقت وہ دنیا کے عوض منظور ہوا۔ اسلیئے
دنیا کے لیئے ایک بقیہ چھوڑا گیا۔ جبکہ طوفان
آیا۔ (۱۸) اور اس سے دائمی وعدے کیئے گئے
کہ پھر کبھی بذریعہ طوفان تمام اجسام مٹائے
نہ جائیں گے۔

(ج) ابراہیم۔ اسحاق۔ یعقوب۔

(۱۹) ابراہیم بہت سی قوموں کا جد اعلےٰ تھا
اور جلال میں اُس کی مانند کوئی پایا نہ گیا۔ (۲۰)
جس نے باری تعالےٰ کی شرع کو مانا۔ اور اُسکے
ساتھ عہد میں شامل ہوا۔ اپنے گوشت میں اسنے
عہد کو قائم کیا۔ اور جب وہ آزمایا گیا۔ تو دیانتدار
نکلا۔ (۲۱) اس لیئے اس نے اُسے از روئے
قسم یقین دلایا۔ کہ قومیں اُس کی نسل سے برکت
پائیں گی۔ اور وہ اُسے زمین کے ذرات کی
مانند کثیر التعداد بنائے گا۔ اور اُس کی نسل کو
ستاروں کی مانند بلند کرے گا۔ اور سمندر سے
سمندر تک اور دریا سے زمین کے پرلے

حصّے تک انہیں میراث دے گا۔ (۲۲) اسحاق سے بھی اس نے اسی طرح اُس کے باپ ابراہام کی خاطر کل نبی آدم کی برکت اور عہد قائم کیا۔ (۲۳) اور اُس نے اُسے یعقوب کے سر پر رکھا۔ اور تقسیم برکات میں اُس کو قبول کیا۔ اور برکت اسے بطور میراث بخشی۔ اور اس کے حصوں کو تقسیم کیا۔ یعنے بارہ قبیلوں کے درمیان بانٹا۔

(د) موسیٰ

باب ۴۵۔ اور اس نے اس میں سے ایک رحم دل شخص پیدا کیا۔ جو کل اجسام کی نظر میں پسندیدہ ٹھیرا۔ وہ خدا اور آدمیوں کے نزدیک عزیز تھا۔ یعنے موسےٰ۔ جس کی یاد مبارک ہے۔ (۲) اس نے اسے مقدّسوں کا سا جلال دیا۔ اور اُسے اُس کے دشمنوں کے خائفانہ خیالات میں عظمت دی۔ (۳) اسکے کلمات سے حادثات آسمان کو موقوف کرایا۔ اس نے اسے بادشاہوں کی نظر میں جلال بخشا۔ اُس نے اُسے اپنی امت کے لئے احکام دیئے۔ اور اُسے اپنے جلال کا ایک شمہ دکھایا۔ (۴) اس نے اُسے اُسکی دیانتداری اور فروتنی کے سبب سے تقدیس بخشی۔ اور اُسے تمام اجسام میں سے چن لیا۔ (۵) اُس نے اپنی آواز اُسے سنائی اور اُسے گھری تاریکی میں لے گیا۔ اور اُسے روبرو احکام بخشے۔ یعنے زندگی اور علم کی شریعت تاکہ وہ یعقوب کو عہد اور اسرائیل کو اُس کی عدالتیں سکھائے۔

(ہ) ہارون۔

(۶) اس نے ہارون کو جو اُس کی مانند ایک مقدس تھا۔ سربلند کیا۔ یعنے اس کا بھائی لیوی کے قبیلہ میں سے (۷) اس نے اس کے ساتھ ایک دائمی عہد قائم کیا۔ اور اُسے امت کی کہانت بخشی۔ اس نے اُسے خوشنما زیورات سے آراستہ اور جلالی جامے سے پیراستہ کیا۔ (۸) اُسنے اُسے کمال خوشی کا خلعت بخشا۔ اور جامہ عزت سے اُسکو ہمت بخشی یعنے سوتی پاجامہ۔ لمبا چوغہ اور افود (۹) اس کے حاشیے پر سونے کے انار اور چاروں طرف بہت سے گھنگرو ٹنکے ہوئے تھے۔ تاکہ اس کے چلتے وقت وہ بجیں۔ اور اُن کی آواز ہیکل میں سنائی دے۔ اور اُس کی امت کے لوگوں کے لئے ایک یادداشت ہو۔ (۱۰) ایک مقدس لباس سنہری نیلے اور ارغوانی رنگ کا کارچوبی۔ عدالت کے نشان یعنے اُریم تمّیم کے ساتھ (۱۱) عمدہ ساخت کی سُرخ ڈوری لگی ہوئی۔ جو ہاتھ کے بنائے ہوئے قیمتی جواہر نگینے کی طرح کھدے ہوئے سونے میں جڑے ہوئے۔ اسرائیل کے قبیلوں کے موافق یادگار کے طور اُن پر حروف کندہ کئے ہوئے۔ (۱۲) معہ ایک سونے کے فیتے کے جو دستار کے اوپر تھا۔ اور جس پر لفظ تقدیس نگینے کی طرح کھدا ہؤا تھا۔ وہ ایک عزت کا زیور تھا۔ اور اقتدار کا تمغہ قابل دید پسندیدہ اور خوبصورت۔ (۱۳) اس سے پیشتر ایسا کبھی نہیں بنا تھا۔ اور سوا اس کے بیٹوں کے اور اُس کی نسل کے کبھی کسی اجنبی نے اُس کو نہ پہنا تھا۔ (۱۴) اُس کی

قربانیاں پوری طرح بھسم ہونگی۔ ہر روز دو دفعہ ہمیشہ (۱۵) موسےٰ نے اس کی تقدیس کی۔ اور اُسے مقدس تیل سے مسح کیا۔ یہ اس کے واسطے اور اُس کی نسل کے واسطے آسمان کے ایامِ قیام تک بطور ایک دائمی عہد کے ہؤا۔ تاکہ خداوند کی خدمت کرے اور کہانت کو عمل میں لائے۔ اور اس کے نام پر اس کی امت کو برکت دے۔ (۱۶) اس نے اسے تمام زندوں میں سے چن لیا۔ تاکہ خداوند کے آگے یادگار کے طور پر ہدیہ چڑھائے۔ یعنے بخور اور خوشبو اور اُس کی امت کا کفارہ دے۔ (۱۷) اس نے اُسے اپنے احکام میں یعنے عدالتوں کے عہدوں میں اختیار بخشا۔ کہ یعقوب کو شہادتیں سکھلائے۔ اور اسرائیل کو اپنی شرع میں روشنی بخشے (۱۸) اجنبی اس کے خلاف جمع ہوئے۔ اور بیابان میں انہوں نے یعنے داتان اور ابیرام نے۔ اپنے گروہ کے ساتھ اور قرہ کی جماعت نے غیظ و غضب کے ساتھ اس سے حسد کیا۔ (۱۹) خداوند نے یہ دیکھا اور ناراض ہؤا۔ اور اُس کے غصے کے قہر میں وہ تباہ کئے گئے۔ اس نے اُن پر عجیب آفت نازل کی۔ یعنے بھڑکتی ہوئی آگ میں اُنہیں بھسم کر ڈالا۔ (۲۰) اس نے ہارون کا جلال بڑھایا۔ اور اسے ایک میراث بخشی۔

اُس نے پیداوار کے پہلے پھل اسکے حصے میں مقرر
کر دیئے۔
سب سے پہلے اس کے لئے روٹی بکثرت
تیار کر دی۔

(۲۱) کیونکہ بنی ہارون خداوند کی قربانیوں کو کھائینگے
جو اس نے اسے اور اس کی نسل کو بخشیں۔
(۲۲) تاہم امت کی ملک میں اس کی کوئی میراث نہ ہوگی
امت کے درمیان اس کا کوئی حصہ نہیں۔
کیونکہ وہ خود اس کا حصہ اور میراث ہے ✣

(و) فینی حاس اور داؤد

(۲۳) اور الیعذر کا بیٹا فینی حاس جلال میں تیسرا ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ خداوند سے خوف کرنے میں غیرت والا ہے۔ اور جب کہ امت برگشتہ ہوئی وہ اپنی روح کی جرأت کی خوبی سے قائم رہا۔ اور اسرائیل کی طرف سے کفارہ دیا۔ (۲۴) اسلئے اس کے ساتھ امن کا ایک عہد قائم کیا گیا۔ کہ وہ مقدسوں اور امت کا پیشوا بنے۔ تاکہ وہ اور اسکی نسل کہانت کا شرف ہمیشہ کے لئے رکھیں۔ اسنے یسّے کے بیٹے داؤد کے ساتھ۔ جو یہوداہ کے قبیلہ میں سے تھا۔ یہ عہد باندھا۔ کہ شاہی میراث پشت در پشت صرف اسی کی ہے۔ اور ویسے ہی ہارون کی میراث بھی اس کی نسل کے لئے ہے (۲۶) خدا تمہیں دل کی دانائی بخشے۔ تاکہ اُس کی امت کا انصاف راستی سے کرو۔ اور اُن کی نعمتیں زائل نہ کی جائیں۔ اور اُن کا جلال اُن کی تمام پشتوں میں بنا رہے ✣

(ز) یہوشوع اور کالب

باب ۴۶۔ نون کا بیٹا یہوشوع جنگ میں بہادر اور پیشینگوئیوں کے بموجب موسےٰ کا خلیفہ تھا۔ جس کو اپنے نام کے مطابق یہ شرف ملا۔ کہ خدا کے برگزیدوں کو نجات دے۔ اور اُن دشمنوں سے انتقام لے جو اُن کے برخلاف کھڑے

ہوئے تھے۔ اور بنی اسرائیل کو اُن کی میراث دی
(۲) ہاتھ اٹھانے میں اور شہروں کے خلاف تلوار
چلانے میں اُس نے کیا جلال پایا۔ (۳) اس سے
پیشتر کون ایسا مستقل رہا۔ خداوند خود اس کے
دشمنوں کو اس کے پاس پھیر لایا۔ آفتاب اسکے
ہاتھ کے اشارے سے پیچھے کو ہٹایا نہیں؟ اور
ایک دن دو دن کے برابر ہؤا یا نہیں؟ (۵) اسنے
خدائے اعلےٰ وجبار کو پکارا جب اس کے دشمنوں
نے چاروں طرف سے تنگ کیا۔ اور خداوند عظیم
نے اُس کی سُنی۔ (۶) بڑی طاقت والے اولوں
سے اُس نے قوم پر لڑائی کو تیزی کے ساتھ
گرم کر دیا۔ اور اُترتے ہوئے مخالفوں کو تباہ
کیا۔ تاکہ قومیں اُس کی زرہ بکتر کو پہچانیں۔ کہ
کس طرح وہ خداوند کی نظر میں لڑا۔ اور اُس نے
جبّار کی پیروی کی۔ (۷) اور موسےٰ کے زمانہ
میں بھی اس نے رحم کا ایک کام کیا۔ اس نے
اور یفنّہ کے بیٹے کالب نے۔ اس طرح کہ دشمن
کا مقابلہ کیا۔ اور امت کو گناہ سے باز رکھا۔ اور
بدی کی بڑبڑ کو خاموش کیا۔ (۸) چھ لاکھ پیادوں
میں سے صرف یہی دو بچے۔ اور میراث میں داخل
ہوئے۔ یعنے اس ملک میں جس میں دودھ اور
شہد بہ رہا تھا۔ (۹) خداوند نے۔ کالب کو بھی
ایسی قوت بخشی۔ کہ بڑھاپے تک اس میں رہی۔
یہانتک کہ ملک کے اونچے حصہ میں جا داخل
ہؤا۔ اور اُس کی نسل نے اُسے بطور میراث پایا
(۱۰) تاکہ سب بنی اسرائیل دیکھ سکیں۔ کہ خداوند
کی پیروی کرنی اچھی ہے +

(ح) قاضی

(۱۱) تمام قاضی نام بنام جن کے دل بت پرستی
کی طرف مائل نہ ہوئے۔ اور جو خداوند سے منحرف
نہ ہوئے۔ کاش اُن کی یاد مبارک ہو۔ (۱۲)
کاش اُن کی ہڈیاں اپنی جگہ میں سے سرسبز
ہوں۔ اور اُن معززوں کا نام اُن کی
اولاد سے تازہ ہو +

(ط) سموائیل۔

(۱۳) سموئیل نے جو خداوند کا نبی اور اپنے
خداوند کا پیارا تھا۔ ایک سلطنت قائم کی۔ اور
اپنی امت پر ممسوح حاکم مقرر کئے۔ (۱۴) خداوند
کی شرع کے مطابق اس نے جماعت کا انصاف
کیا۔ اور خداوند نے یعقوب پر نگاہ کی۔ (۱۵) اپنی
دیانتداری سے وہ نبی ثابت ہؤا۔ اور اپنے
کلمات سے وہ رویت میں وفادار ٹھیرا (۱۶) اور جب
اُس کے دشمنوں نے چاروں طرف سے اُسے
دبایا۔ اُس نے دودھ پیتا برّہ قربان کر کے
خداوند جبّار کو پکارا۔ (۱۷) اور خداوند آسمان
پر سے گرجا۔ اور بڑے شور کے ساتھ اُس نے
اپنی آواز سنائی۔ (۱۸) اور اس نے صور کے
حاکموں کو بالکل تباہ کیا۔ اور فلستیوں کے تمام
سرداروں کو۔ (۱۹) اور اپنی طویل نیند کے وقت
سے پہلے۔ اس نے خداوند اور اس کے مسیح
کے سامنے عذر کئے۔ کہ میں نے کسی کا مال
نہیں لیا۔ یہانتک کہ ایک جوتی بھی۔ پھر کسی نے
اس پر الزام نہ لگایا۔ (۲۰) اور بعد اس کے کہ
وہ سو گیا۔ اس نے نبوت کی۔ اور بادشاہ کو اسکا

انجام دکھایا۔ اور زمین میں سے آواز نبوت بلند کی۔
تاکہ امت کی بدی کو مٹا دے +

(ی) داؤد

باب ۴۷ اس کے بعد داؤد کے زمانہ میں ناتان
نبوت کے لئے مبعوث ہؤا۔ (۲) اُس چربی
کی مانند جو صلح کی قربانی سے جدا کی گئی ہے۔
داؤد بنی اسرائیل سے جدا کیا گیا۔ (۳) وہ شیروں
کے ساتھ یوں کھیلا۔ جیسے بکری کے بچوں کے
ساتھ۔ اور ریچھوں کے ساتھ یوں۔ جیسے گلے
میں بھیڑ کے بچوں کے ساتھ (۴) کیا اس نے
اپنی جوانی میں جبار کو قتل نہیں کیا۔ اور امت
پر سے ملامت کو نہیں ہٹایا۔ جبکہ اس نے
فلاخن کا پتھر اپنے ہاتھ میں اٹھایا۔ اور گولیات
کی شیخی کو توڑ ڈالا۔ (۵) کیونکہ اُس نے خداوند
باری تعالےٰ کو پکارا۔ اور اس نے اس کے
دہنے ہاتھ میں طاقت بخشی۔ کہ ایک شخص کو جو
جنگ میں زور آور تھا۔ قتل کرے۔ اور اپنی
امت کے سینگ کو بلند کرے۔ (۶) پس لوگوں
نے اُن دس ہزار کے مارنے پر اُس کی بڑائی
کی۔ اور خداوند کی برکات کے سبب اُس کی
تعریف کی۔ اس لئے کہ اُسے جلال کی دستار ملی
(۷) کیونکہ اُس نے دشمنوں کو ہر طرف تباہ کیا
اور مخالف فلستیوں کو نیست و نابود کر دیا۔ اور
آج تک کے لئے اُن کے سینگ کے ٹکڑے
ٹکڑے کر دیئے۔ (۸) اُس نے اپنے ہر کام میں
کلمات تمجید کے ساتھ قدوس باری تعالےٰ کا
شکر کیا۔ اور اپنے تہ دل سے اُس کی مدح سرائی
کی۔ اور اپنے خالق سے محبت رکھی۔ اور اس نے
مذبح کے سامنے مغنّی مقرر کئے۔ تاکہ اپنی موسیقی
سے نغمات شیریں ادا کریں۔ (۱۰) اس نے عیدوں
کو وجاہت دی۔ اور موسموں کو کامل ترتیب دی
پھر خداوند کے مقدّس نام کی حمد کرتے تھے۔ اور
علی الصباح مَقدِس سے نغمہ بلند ہوتا تھا۔ (۱۱)
خداوند نے اُس کے گناہوں کو دور کیا۔ اور
اس کے سینگ کو ہمیشہ کے لئے بلند کیا۔ اور
اُسے بادشاہوں کا عہد بخشا۔ اور اسرائیل میں
جلال کا تخت +

(ك) سلیمان

(۱۲) اس کے بعد ایک عاقل بیٹا مبعوث
ہؤا۔ اور اُس کی خاطر وہ امن سے رہا۔ (۱۳)
سلیمان کی سلطنت کے زمانہ میں امن رہا۔ اور
خدا نے اُسے چاروں طرف آرام دیا۔ تاکہ وہ
اس کے نام کا ایک گھر بنائے۔ اور ہمیشہ کے
لئے ایک مقدِس تیار کرے۔
(۱۴) تو اپنی جوانی میں کیسا دانا بنا۔
اور سمجھ سے یوں معمور کیا گیا۔ جیسے دریا۔
(۱۵) تیری روح نے زمین کو ڈھانپ لیا۔
اور تو نے اسے دقیق تمثیلوں سے معمور کیا
(۱۶) تیرا نام دور کے جزائر تک پہنچا۔
اور اپنے امن کے باعث تو محبوب ہؤا۔
(۱۷) تیرے گیتوں اور امثال تمثیلوں کی خاطر۔
اور تیری تفسیروں کے باعث ملک کے ملک
تجھ سے متحیر تھے۔
(۱۸) خداوند خدا کے نام سے۔

جواسرائیل کا خدا کہلاتا ہے۔
تونے سونا یوں جمع کرلیا۔ جیسے رانگ۔
اور چاندی کی ایسی کثرت کردی۔ جیسے سیسہ
(۱۹) تونے عورتوں کے سامنے اپنی کمر کو جھکایا۔
اور اپنے جسم میں تومطیع کرلیا گیا۔
(۲۰) تونے اپنی عزت کو داغ لگایا۔
اور اپنی نسل کو ناپاک کیا۔
اور اپنی اولاد پر قہر لایا۔
اور تیری حماقت کے باعث میں رنجیدہ ہُوا۔
(۲۱) یہانتک کہ سلطنت تقسیم ہوگئی۔
اور افرائیم میں سے ایک نافرمان بادشاہ
حکومت کرنے لگا۔
(۲۲) خداوند اپنے رحم کو کبھی نہ چھوڑے گا۔
اور اپنے کاموں میں سے کسی کو تباہ نہ کریگا۔
اور نہ اپنے برگزیدوں کی نسل کو مٹائے گا۔
اور نہ اپنے مُحب کی نسل کو اٹھائے گا۔
اور اس نے یعقوب کو ایک بقیہ بخشا۔
اور داؤد کو ایک جڑ جو اُس سے نکلی ہوئی تھی۔

(ل) رحبعام اور یربعام

(۲۳) اور یوں سلیمان نے اپنے اجداد کے ساتھ
آرام کیا۔ اور اپنی نسل میں سے وہ رحبعام کو چھوڑ
گیا۔ یعنے امت کی حماقت اور سمجھ سے بے بہرہ۔
جس نے اپنے مشورہ سے امت کو باغی کردیا۔
یربعام بن نبات نے اسرائیل سے گناہ کرایا
اور افرائیم کو گناہ کی راہ پر چلایا۔ (۲۴) اور اُنکے
گناہ نہایت ہی کثیر ہوگئے۔ جس کے باعث وہ
ملک میں سے جلاوطن کیئے گئے (۲۵) کیونکہ

اُنہوں نے ہر قسم کی بدی کو ڈھونڈھ نکالا۔ یہانتک
کہ انتقام اُن پر نازل ہُوا۔

(م) ایلیاہ

باب ۴۸۔ اور ایلیاہ نبی آگ کی طرح مبعوث ہُوا۔
اور اس کا کلام ایک مشعل کی طرح روشن ہُوا۔
(۲) وہ اُن پر قحط سالی لایا۔ اور اپنی غیرت سے
اُن کی تعداد کو کم کیا۔ (۳) خداوند کے کلام سے
اُس نے آسمان کو بند کردیا۔ اور تین دفعہ آگ
نازل کرائی۔
(۴) اے ایلیا تونے اپنے عجیب کاموں میں کیسا
جلال پایا۔
اور کون تیری مانند جلال حاصل کرے گا۔
(۵) تونے باری تعالےٰ کے کلام کے ذریعہ سے
ایک مُردے کو موت اور برزخ میں سے اٹھایا
(۶) تونے بادشاہوں کو پست کرکے۔
معزز اشخاص کو اُن کی مسند پر سے گرا دیا۔
(۷) تونے کوہِ سینا میں گھُرکی۔
اور حُورب میں انتقام کے حکم سُنے
(۸) تونے بادشاہوں کو مسح کیا۔
اور اپنی جانشینی کے لئے نبیوں کو مسح کیا۔
(۹) تو آگ کے بگولہ کے اندر۔
آتشی گھوڑوں والی رتھ میں اوپر کو اٹھایا گیا۔
(۱۰) تیرا تذکرہ باموقع ملامتوں کے لئے اسلئے
قلم بند کیا گیا۔
کہ وہ قہر کو بھڑک اُٹھنے سے پہلے ٹھنڈا کرے
اور باپ کے دل کو بیٹے کی طرف مائل کرے
اور یعقوب کے قبیلوں کو بحال کرے ٭

(۱۱) مبارک ہیں وہ جنہوں نے تجھے دیکھا۔
اور وہ جو تیری صحبت کے سبب سے جمیل ٹھیرے
اور یقین ہے ہم بھی زندہ رہیں گے۔

(ن) الیشع

(۱۲) وہ ایلیاہ ہی تھا۔ جو طوفان میں لپیٹا گیا اور
الیشع اس کی روح سے بھر گیا اور اپنے تمام
دنوں میں وہ کسی حاکم سے خوف زدہ نہ ہُوا۔ اور
کوئی اسے مطیع نہ بنا سکا۔ (۱۳) کوئی شے اسکے
لئے حد سے زیادہ بلند نہ تھی۔ اور جب وہ
سلا دیا گیا تو اس کے جسم نے نبوّت کی۔ (۱۴)
جیساکہ اپنی حیات میں وہ عجائبات دکھاتا تھا
ویسا ہی موت میں اُس کے کام تعجب خیز تھے
(۱۵) باوجود ان تمام باتوں کے امت نے
توبہ نہ کی۔ اور وہ اپنے گناہوں سے دست بردار
نہ ہوئے۔ یہانتک کہ وہ ملک میں سے مال
غنیمت کی مانند لے جائے گئے۔ اور کل روئے
زمین پر پراگندہ کردئے گئے۔ اور امّت گنتی
میں بہت ہی قلیل رہ گئی۔ اور داؤد کے گھر میں
ایک ہی حاکم باقی رہ گیا۔ (۱۶) ان میں سے بعض
نے وہ کام کیا۔ جو خدا کو پسند تھا۔ اور بعض نے
گناہ زیادہ کیئے۔

(س) حزقیاہ

(۱۷) حزقیاہ نے اپنے شہر کو مستحکم کیا۔ اور اس
کے درمیان پانی لایا۔ اس نے خالص پتھر کے پہاڑ
کو لوہے سے کھودا۔ اور پانی کے لئے کنوئیں
بنائے۔ (۱۸) اس کے وقت میں سنحریب چڑھ
آیا۔ اور ربشاقی کو بھیجا۔ پھر واپس چل دیا۔
اور اس نے اپنا ہاتھ صیّون کے خلاف اٹھایا
اور اپنے غرور میں لاف زنی کی۔ (۱۹) تب اُنکے
دل اور اُن کے ہاتھ لرز گئے۔ اور وہ حاملہ عورتوں
کی طرح درد میں مبتلا ہوگئے۔ (۲۰) اور انہوں نے
ہاتھ پھیلا کر خداوند رحیم کو پکارا۔ اس قدوس نے
جلد آسمان پر سے اُن کی سنی۔ اور انہیں یشعیاہ
کے طفیل رہائی بخشی۔ (۲۱) اس نے اسوریوں
کے لشکر کو مارا۔ اور اس کے فرشتے نے انہیں
بالکل تباہ کردیا۔ (۲۲) کیونکہ حزقیاہ نے وہ کام
کیا۔ جو خداوند کو پسند تھا۔ اور اپنے باپ داؤد
کی راہوں میں ثابت قدم رہا۔ جیساکہ یشعیاہ نبی
نے حکم دیا تھا۔ جو اپنی رویت میں بزرگ اور
ایماندار تھا۔ (۲۳) اس کے وقت میں آفتاب پیچھے
کو ہٹ گیا۔ اور اس نے بادشاہ کی حیات
بڑھا دی۔ (۲۴) اس نے افضل روح کے
ذریعہ سے عواقب کو دیکھا۔ اور صیّون کے
ماتمیوں کو تسلی دی۔ (۲۵) اُس نے وہ باتیں
جو زمانے کے آخر تک ہونے والی تھیں۔ پوشیدہ
باتیں وقوع میں آنے سے پیشتر ظاہر کیں۔

(ع) یوشیاہ

باب ۴۹۔ یوشیاہ کی یادگار مرکب خوشبو کی مانند
ہے۔ جو عطار کی استادی سے تیار کی گئی ہے
وہ ہر منہ میں شہد کی مانند شیریں
اور مے نوشی میں موسیقی کی مانند ہوگی
(۲) وہ امت کی تبدیل دل کے وقت سیدھے
پن کے ساتھ چلا۔ اور گناہ کی ناپاکیوں کو دور کیا
(۳) اس نے سیدھا اپنا دل خداوند کی طرف

لگالیا۔بدوں کے دنوں میں دینداری کو غالب کرایا۔
(۴) داؤد و حزقیاہ اور یوشیاہ کے سوا سب نے خطا
کی۔کیونکہ انہوں نے باری تعالےٰ کی شرع کو چھوڑ
دیا۔یہوداہ کے سلاطین اس سے قاصر رہ گئے (۵)
کیونکہ انہوں نے اپنی طاقت دوسروں کو اور اپنا جلال
ایک اجنبی قوم کو دے دیا۔(۶) انہوں نے مقدس
کے برگزیدہ شہر کو آگ لگادی۔اور اُس کے
گلی کوچوں کو ویران کردیا۔جیساکہ یرمیاہ کے ہاتھ
سے لکھا گیا تھا۔(۷) کیونکہ انہوں نے اُس کے
ساتھ بُرا سلوک کیا۔باوجود اس کے کہ وہ رحم ہی میں
نبی ہونیکے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔یعنے اکھاڑ
پھینکنے اور تکلیف پہنچانے اور تباہ کرنے کو۔اور
اسی طرح بنا کرنے اور پیڑ لگانے کو۔

(ف) حزقی ایل اور دیگر بزرگ

(۸) حزقی ایل وہ تھا جس نے جلال کی رویت
دیکھی۔جو خدا نے اُسے کروبیوں کی رتھ پر دکھائی۔
(۹) کیونکہ یقیناً اس نے دشمنوں کے طوفان
کو یاد کیا۔
تاکہ اُن کے ساتھ جو اپنی راہ درست رکھتے
ہیں نیکی کرے۔
(۱۰) اور بارہ نبیوں کی بھی ہڈیاں اپنی جگہ میں سے
سرسبز ہوں۔
اور اُس نے یعقوب کو تسلی دی۔
اور اُنہیں امید کے تیقّن سے خلاصی دی۔
(۱۱) ہم کس طرح زروبابل کی بڑائی کریں؟
وہ ایسا تھا۔جیسا نگینہ دہنے ہاتھ پر۔
(۱۲)۔ یشوع بن یوصدق بھی ایسا ہی تھا۔

انہوں نے اپنے زمانے میں گھر کو تعمیر کیا۔اور
ایک ہیکل جو خداوند کے لئے مقدس اور دائمی
جلال کے لئے تیار اُٹھائی۔(۱۳) نحمیاہ کی یادگار
بھی بڑی ہے۔جس نے ہماری وہ دیواریں اٹھائیں
جو مسمار تھیں۔اور پھاٹکوں اور بینڈوں کو کھڑا کیا اور
ہمارے گھروں کو نئے سرے سے بنایا۔
(۱۴) حنوک جیسا زمین پر کوئی شخص پیدا نہیں
کیا گیا۔کیونکہ وہ زمین پر سے اٹھا لیا گیا۔(۱۵) اور
نہ یوسف کی مانند کوئی شخص پیدا ہؤا۔اپنے بھائیوں
کا حاکم اور اپنی امت کا سہارا۔اُس کی ہڈیوں کی
خبر لی گئی۔(۱۶) آدمیوں میں شیم اور شیت کی بھی
لوگوں میں بڑائی کی جاتی ہے۔اور آدم مخلوقات
میں ہر جاندار شے سے ممتاز ہے۔

(ص) شمعون بن اونیاس

باب ۵۰۔ شمعون بن اونیاس سردار کاہن وہ
شخص تھا۔جس نے اپنی زندگی میں گھر کی مرمت کی
اور اپنے دنوں میں ہیکل کو مضبوط کیا۔(۲) اُس نے
دوہری دیوار نیچے سے اوپر تک اور ہیکل کے احاطہ
کی عالیشان اونچی بنا بنائی۔(۳) اس کے ایام میں
پانی کا حوض گھٹ گیا۔یعنے وہ گول پیتل کا برتن
جو سمندر کی مانند تھا۔(۴) اس نے اپنی امت کا
فکر کیا۔تاکہ وہ برباد نہ ہو۔اور محاصرہ کے مقابلے
کے لئے شہر کو مستحکم کیا۔(۵) جب امت کے لوگ
اس کے گرد جمع ہوتے تو وہ مقدِس سے باہر
آتے ہوئے کیسا صاحبِ جلال معلوم ہوتا تھا
(۶) جیسے صبح کا ستارہ بادل میں سے یا جیسے پورا
چاند۔(۷) جیسے سورج خدا تعالیٰ کی ہیکل پر چمکتا

ہے اور جیسے قوس قزح جلال کے بادلوں میں
روشنی دیتی ہے۔(۸) جیسے گلاب کا پھول بہار
کے دنوں میں۔جیسے سوسن پانی کے چشموں
کے کنارے۔جیسے لوبان کے درخت کی
شاخ گرمی کے موسم میں۔(۹) جیسے آگ اور لوبان
عودسوز میں۔جیسے سونے کا گھڑا ہوا برتن ہر طرح
کے قیمتی جواہرات سے مرصع۔(۱۰) جیسے زیتون
کا درخت جو پھل رہا ہو۔اور جیسے سرو جو بادلوں
تک بلند ہو۔(۱۱) جب وہ جلال کا لباس لیتا اور
مقدس مذبح کے اوپر چڑھتے وقت اس کمال
خوشی کے خلعت کو پہنتا۔تو مقدِس کا احاطہ
پرجلال ہو جاتا۔(۱۲) اور جب کاہن کے ہاتھوں
سے وہ اپنے حصّے لئے خود مذبح کے چولھے
کے پاس کھڑا ہوتا۔اور اس کے بھائی ہار
کی طرح اس کے اردگرد ہوتے۔تو لبانون کے
جوان دیودار کی طرح نظر آتا۔اور یہ تاڑ کے
درختوں کی طرح اُس کو چاروں طرف سے
گھیرے ہوئے ہوتے۔(۱۳) اسی طرح سب
بنی ہارون اپنی شان میں خداوند کی نذر ہاتھوں
میں لئے اسرائیل کی ساری جماعت کے سامنے
ہوتے پھر مذبح پر اپنی خدمت ختم کرتے۔اسلئے
کہ خدا تعالےٰ قادرِ مطلق کی نذر کو آراستہ کریں (۱۵)
وہ پیالہ کی طرف اپنا ہاتھ پھیلاتا۔اور انگور کے
خون کو انڈیلتا اور مذبح کی جڑ میں اس کو گراتا
جو خدا تعالےٰ سب کے بادشاہ کے لئے ایک
عمدہ خوشبو ہے (۱۶) تب بنی ہارون چلاتے اور کھڑے
ہوئے نرسنگھے بجاتے۔جن سے بڑی آواز

سنائی دیتی باری تعالےٰ کے حضور ایک یادگاری
کے لئے۔(۱۷) تب سارے لوگ ایک ساتھ
جلدی سے زمین پر منہ کے بل گر پڑتے۔تاکہ
خداوند قادرِ مطلق خدا تعالےٰ کی پرستش کریں
(۱۸) گانے والے بھی اپنی آوازوں میں اُس کی
تعریف کرتے۔سارے گھر میں ایک شیریں
راگ پیدا ہو جاتا۔(۱۹) اور امت خداوند تعالےٰ
رحیم کے آگے دعا میں التجا کرتی۔جب تک کہ
خداوند کی عبادت ختم نہ ہو جاتی۔یوں وہ اسکی
خدمت کو پورا کرتے۔(۲۰) تب وہ نیچے جاکر بنی
اسرائیل کی ساری جماعت کی طرف اپنے ہاتھ اٹھاتا
کہ وہ اپنے لبوں سے خداوند کی حمد کرے۔اور
اس کے نام پر فخر کرے۔(۲۱) اور پھر عبادت
میں وہ دوسری دفعہ سجدہ کرتا۔تاکہ باری تعالیٰ
کی حمد بیان کرے۔

(۲۲) اور اب سب بندوں کے خدا کی
حمد کرو۔جو ہر جگہ بڑے بڑے کام کرتا ہے۔
اور رِحم سے لے کر ہمارے ایام زندگی کو رونق
بخشتا ہے۔اور اپنی رحمت کے مطابق ہم سے
سلوک کرتا ہے۔(۲۳) کاش کہ وہ ہمیں دل کی
خوشی نصیب کرے اور یہ بھی کہ ہمارے وقت
میں ہمیشہ تک اسرائیل میں امن امان قائم رہے
(۲۴) اپنا رحم ہم میں ودیعت کرے۔اور وقت پر
ہم کو مخلصی عطا کرے ٭

(ضمیمہ اول) غیر قوموں سے تنفر

(۲۵) دو قوموں سے میری روح رنجیدہ ہے۔
اور تیسری قوم قوم ہی نہیں ٭

(۲۶) جو شعیر کے پہاڑ پر بیٹھے ہیں۔ وہ اور فلسطی۔
اور وہ بے وقوف امت جو شکم میں رہتی ہے ؛

(ضمیمہ دوم) **مصنف کا نام اور دعائے خیر**

(۲۷) میں نے اس کتاب میں دانش اور علم کی
تعلیم قلم بند کی ہے۔
مَیں یشوع بن سیرخ بن الیعذر یروشلم کا
باشندہ ہوں۔
جس نے اپنے دل میں حکمت کا دریا بہادیا۔

(۲۸) مبارک ہے وہ جو ان باتوں میں مشغول ہے
جو اپنے دل میں انہیں جگہ دیگا۔ وہ دانا ہو جائیگا
(۲۹) کیونکہ ان پر عمل کرنے سے وہ سب باتوں پر
قادر ہو جائے گا۔
اور خداوند کی روشنی اس کی رہنما ہے۔

(ضمیمہ سوم) **یشوع ابن سیرخ کی حمد خدا اور نصیحت بندگان**

باب ۵۱ ۔ اے خداوند اے شہنشاہ میں تیرا شکر کروں گا۔ اور تیری مدح کروں گا۔ اے خدا اے میرے منجی میں تیری حمد کرونگا اور تیرے نام کا شکر کرتا ہی ہوں۔ (۲) کیونکہ تو میرا محافظ اور میرا مددگار رہا۔ اور میرے جسم کو ہلاکت سے بچایا۔ یعنے زبانِ تہمت اور جھوٹ گھڑتے والے ہونٹوں کے پھندے سے بچایا۔ اور پاس کھڑے ہونے والوں کے روبرو تو میرا مددگار رہا۔ (۳) اور تو نے اپنے افراطِ رحم اور اپنے اسم اعظم کے بموجب مجھے رہائی دی۔ اُن دانتوں کے پیسنے سے جو کھا جانے کو تیار تھے۔ اُن لوگوں کے ہاتھ سے جو میری جان کے خواہاں تھے۔ کثرتِ تکالیف سے جو مجھے ملیں۔ (۴) اس چوطرفہ دم گھوٹنے والی آگ سے یعنے اس آگ کے اندر سے جسے میں نے سلگایا نہ تھا۔ (۵) برزخ کے قعرِ شکم میں سے اور ناپاک زبان سے اور جھوٹے کلمات سے۔ (۶) یعنے بادشاہ کے حضور ایک ناراست زبان کی تہمت سے میری جان موت کے قریب آپہنچی۔ اور میری زندگی قعرِ برزخ کے قریب۔ (۷) انہوں نے مجھے ہر طرف سے گھیر لیا۔ اور میرا مددگار کوئی نہ تھا۔ میں آدمیوں کی مدد کا منتظر تھا۔ مگر وہ کہاں تھی۔ (۸) ایسے وقت اے خداوند مجھے تیرا رحم اور تیرے کام جو ہمیشہ سے ہیں یاد آئے۔ کہ تو اپنے انتظار کرنے والوں کو کس طرح رہائی دیتا اور دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑاتا ہے (۹) پس میں نے اپنی دُعا زمین پر سے بلند کی۔ اور التجا کی۔ کہ موت سے بچایا جاؤں۔

(۱۰) میں نے خداوند کو پکارا جو میرے خداوند کا
باپ ہے۔
تاکہ وہ مصیبت کے دنوں میں مجھے ترک
نہ کرے۔
جبکہ مغروروں سے بچنے کا کوئی سہارا نہ ہو
(۱۱) میں برابر تیرے نام کی ستائش۔
اور شکر گذاری کے ساتھ مدح سرائی کرونگا
اور کہ میری مناجات سُنی گئی۔

(۱۲) کیونکہ تو نے مجھے ہلاکت سے بچایا۔ اور بُرے

وقت سے رہائی دی ۔ اس لئے میں تیری شکرگذاری
اور ستائش کروں گا۔ اور خداوند کے نام کی
حمد کروں گا۔

(۱۳) ہنوز میں لڑکا تھا۔ اور سیر و سیاحت نہ کی تھی۔ کہ دعا میں حکمت کی برملا تلاش کرتا تھا (۱۴) ہیکل کے سامنے میں نے اس کے لئے درخواست کی۔ اور آخر تک اس کی تلاش کرتا رہوں گا۔ (۱۵) اس کے پھول سے میرا دل ایسا خوش ہوا جیسے پکے انگور سے۔ میرا قدم راہِ راست پر چلا۔ اور میں لڑکپن سے اس کا کھوجی رہا۔ (۱۶) میں نے اپنا کان کچھ جھکایا۔ اور اُسے قبول کیا۔ اور اپنے لئے بہت تعلیم حاصل کی۔ (۱۷) میں نے اس میں نفع پایا۔ اور جو مجھے حکمت دیتا ہے میں اسکی تمجید کروں گا۔ (۱۸) کیونکہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اُس کو عمل میں لاؤں اور جو نیک تھی اُسکے لئے سرگرم تھا۔ اور میں کبھی شرمندہ نہ ہونگا۔ (۱۹) میری روح نے اُس میں جد و جہد کی۔ اور میرا عمل بالکل ٹھیک تھا۔ اور میں نے اوپر آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے۔ اور اس کے بارے میں اپنی نادانیوں پر رو دیا۔ (۲۰) میں نے اپنی جان اُس کی طرف لگا دی۔ اور پاکیزگی سے اُسے پایا۔ اور مجھے دل ہی ایسا ملا تھا۔ کہ شروع سے اُس کے ساتھ مل گیا۔ اس لئے میں ترک نہ کیا جاؤنگا۔ (۲۱) میرے دل نے بھی اُس کی تلاش میں تشویش اٹھائی۔ اس لئے میں نے ایک عمدہ جائداد پائی۔ (۲۲) خداوند نے اجر میں مجھے زبان عطا کی۔ اور میں اُس کے ساتھ
اُس کی ستائش کروں گا۔

(۲۳) اے اَن پڑھو میرے نزدیک آؤ اور تعلیم کے گھر میں سکونت کرو۔ (۲۴) بتاؤ تم کیوں ان باتوں میں قاصر ہو۔ اور تمہاری روحیں کیوں اتنی پیاسی ہیں۔ (۲۵) میں اپنا منہ کھول کر بولا تم بغیر قیمت کے اُسے اپنے لئے لے لو۔ (۲۶) اپنی گردن کو جوئے کے نیچے رکھو اور تمہاری روح تعلیم حاصل کرے۔ وہ نزدیک سے مل سکتی ہے۔ (۲۷) اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ میں نے تھوڑی محنت کی اور بہت آرام پایا۔ (۲۸) چاندی کی بڑی رقم دیکر یہ تعلیم لو۔ اور اس کے ذریعہ بہت سونا کما لو۔ (۲۹) کاشکہ تمہاری جان اُس کی رحمت سے خوشی منائے۔ اور اس کی ستائش کرنے سے شرمندہ نہ ہو۔ (۳۰) معین وقت سے پیشتر اپنا کام کرو۔ وہ اپنے وقت میں تمہیں اجر دے گا ؛

سُلیمان کی کتاب حِکمت کے مضامین کی فہرست

حکمت کی کتاب

کی

تمہید

اِس کتاب کی تعلیم اور تصنیف کی کیفیّت کا کچھ تذکرہ اوپر (کتب اپوکرفا کی عام تمہید میں) ہو چکا ہے اور اُس کی خاصیّت مرقومۂ بالا تشریح مضامین پر غور کرنے سے خوب ظاہر ہوتا ہے۔ باب ۱ سے ۵ تک حکمت کی توصیف کی جاتی ہے۔ اور اسے حاصل کرنے کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ باب ۱۰ سے ۱۹ تک حکمت الٰہی کی ثنا خوانی کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ اُس نے آدم سے لے کر یہوشوع تک خدا کی برگزیدہ نسل اور قوم کی ہدایت کی +

اس کتاب کی عبارت یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ مصنف عبرانی طرز بیان کا عادی۔ مگر باوجود اس کے یونانی زبان کا ماہر تھا۔ یونانی زبان کا جاننے والا اس کو پڑھکر یہ یقین سے دعوے کر سکے گا۔ کہ یہ کتاب ترجمہ نہیں۔ بلکہ یونانی زبان کے اہلِ تصنیف کی انشاء ہے۔ اور نہ صرف طرز بیان۔ بلکہ نفس مضمون کے اعتبار سے بھی اس کتاب میں عبرانی مسائل اور یونانی فلسفہ کا اخلاط پایا جاتا ہے یونانی مسائل کی چند نظیریں یہ ہیں۔ ۸ باب ۷ آیت۔ چاروں ثوابات عظما کا ذکر (پرہیزگاری۔ دوراندیشی عدل۔ شجاعت) ۷ باب ۱-آیت۔ ۸ باب۔ ۱۹-۲۰-آیت۔ قبل از تجسّم ارواح کی پیش ہستی جو افلاطونی مسئلہ ہے۔ ۹ باب ۱۵-آیت۔ جسم روح کا گویا قید خانہ ہونا۔ ۱ باب ۴ آیت و ۸ باب ۲۰ آیت۔ بدن گناہ کا منبع ہے ۱۔ باب ۷ آیت و ۷ باب ۲۴ آیت و ۸ باب ۱ آیت۔ دنیا کی ایک روح یا جان ہونی۔ ۱۱ باب ۲۰ آیت سب اشیاء کا اندازے اور شمار اور وزن سے مرتب ہونا۔ ۱۳۔ باب ۳ آیت۔ خدا کا حسن کا صانعِ اول ہے۔ بمقابلہ اس کے مصنف یہودی دین کے رو سے خدا کو دینداروں کا باپ قرار دیتا ہے۔ ۱۱ باب ۱۰-آیت ۴ باب ۱۳-آیت۔ راست بازوں کی روحوں کو اُس کے ہاتھ میں بقا کا شریک بیان کرتا ہے ۳ باب ۱ آیت ۴ باب ۷ آیت۔ ۵ باب ۱۵ آیت۔ اور راست باز کے دکھوں کا ایسا ذکر کرتا ہے جو کہ یشعیاہ کے ۵۳ باب سے بہت ملتا ہے (۲ باب۔ ۱۲-آیت۔ ۲۰ تک) نیز بت پرستی کا سخت مخالف ہے۔ اور بنی اسرائیل کے حالات کے بیان کرنے میں اُن کی خوبیوں کی تعریف بڑے مبالغہ سے کرتا ہے +

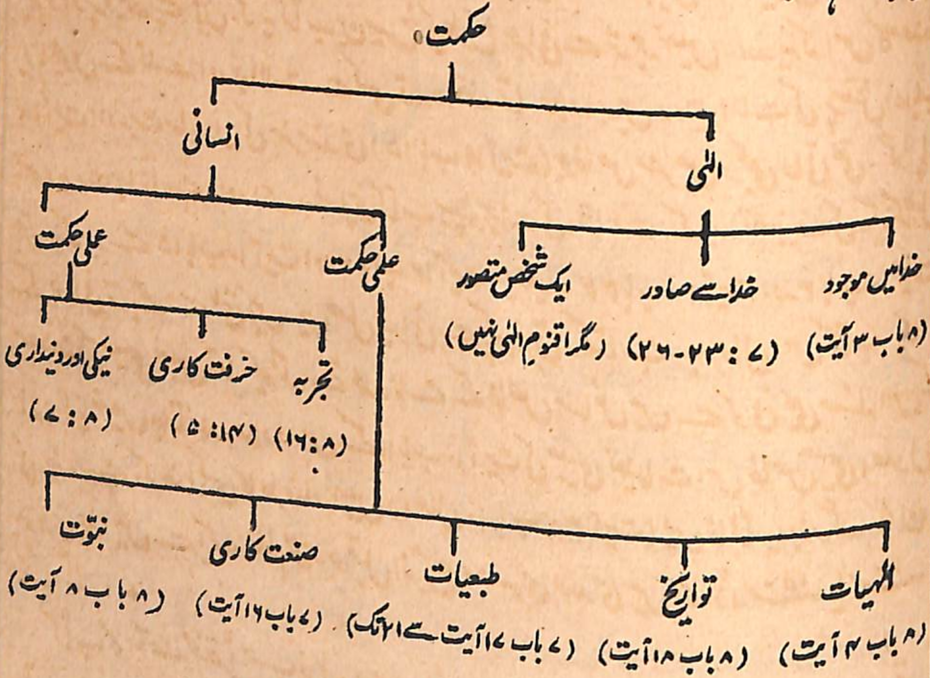
اس کتاب کا مصنّف کون ہوگا؟ اس کے قلمی نسخوں پر "سلیمان کی حکمت" کا عنوان ہے۔ لیکن عیاں ہے۔ کہ یہ کتاب یونانی زبان میں اور اُسی یونانی فلسفے کی واقفیت کے ساتھ تصنیف ہوئی۔ جو سلیمان سے صدہا برس بعد میں نشو و نما کر گئی۔ اور یہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جن مقاموں میں مصنّف

گویا سلیمان کے نام سے متکلم ہوتا ہے۔ (۷ باب پہلی آیت سے ۲۱ تک ۸ باب ۱۰ سے ۱۶ آیت تک ۹ باب ۷ و ۸ آیت) اُن سے سلیمانی تصنیف کا کوئی دعوےٰ مفہوم ہوتا ہے۔ گو حضرت داؤد نے سارے مزامیر نہیں لکھے۔ تاہم خاص نبیٔ شعر گو ہونے کے باعث سے زبور کی تمام کتاب اُسی کے نام سے مشہور ہوئی۔ (عبرانیوں ۴ باب ۷ آیت) اسی طرح چونکہ حضرت سلیمان حکما میں سے بڑے حکیم تھے۔ اسلئے متاخرین نے اُن خاص خاص تصنیفات پر جن میں الٰہی حکمت کا بیان تھا۔ سلیمان کا نام لگا دیا ہم تو اوپر دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہ کتاب بن سیرخ کی طرح عبرانی سے ترجمہ نہیں۔ اور یہ کہ اس کا مصنف یونانیوں کے فلسفہ اور خیالات سے کسی قدر واقف تھا۔ علاوہ بریں وہ حیوانات کی پرستش (۱۵ باب ۱۸ آیت) اور بت سازوں کی ہنرمندی (۱۵ باب ۱۹ آیت) جو خاص مصر میں دیکھی جاتی تھی۔ گویا چشم دید سے جانتا ہے۔ اور اس نے اپنی کتاب سیپٹو جنٹ کی اشاعت کے بعد تصنیف کی۔ کیونکہ اصل متن کے رو سے ۱۵ باب ۱۰ آیت اور ۲ باب ۱۲ آیت۔ یشعیاہ ۴۴ باب ۲۰ آیت اور ۳ باب ۱۰ آیت کے یونانی ترجمے سے ملتی ہیں۔ جو اصل عبرانی سے کچھ فرق رکھتا ہے۔ بہرحال اس کتاب کا مصنف مسیحی نہیں تھا۔ کیونکہ نئے عہد نامے کے خاص مسائل میں سے کوئی بھی مسئلہ اس کے ہاں پایا نہیں جاتا۔ اور علاوہ اس کے ۱۱ باب ۱۰ آیت کی جیسی تعلیمات اس خاص مسیحی اصول کی ضد ہے۔ کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں (اعمال ۱۰ باب ۳۴ آیت) پس غالباً یہ بزرگ اُن یہودی علما میں سے ایک عالم تھا۔ جو قبل از مسیح دوسری صدی میں اندازاً ۱۵۰ء یا ۱۰۰ء تک گذرا۔

کتاب کا مقصد مختصراً حسب ذیل ہے (۱) اُن یہودی مومنوں کو جو کہ مظلوم و مایوس تھے یہ تسلی اور نصیحت دی جاتی ہے۔ کہ وہ الٰہی حکمت جو تم کو عطا ہوئی۔ تمام دنیوی نعمتوں سے افضل اور بقا کو پہنچانے والی ہے۔ (۲) جو اعتراض دین پر کئے جاتے ہیں۔ اُن کا جواب حکمت کی ہدایت کی بنا پر دیا جاتا ہے۔ (۳) اُن سُست اعتقاد یہودیوں کو جو دنیوی عیش یا عزت کی خاطر بت پرستوں کے چال چلن اور دستورات اختیار کرنے لگے تھے۔ ملامت دی جاتی ہے۔ (۴) بت پرستی بالخصوص مصریوں کی حیوان پرستی کی تردید کی جاتی ہے۔ اور تواریخ کے رو سے ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ خدا اپنے ماننے والوں کا حامی و ہادی اور منکروں کا سزا دینے والا ہے۔ غرض جن نعمتوں کی افلاطونی حکمت صرف تلاش کرتی ہے۔ اُن کو حقیقی الٰہی حکمت اپنے طالبوں کو عنایت کرتی ہے۔

رہا یہ کہ اس حکمت الٰہی کی کیا تعریف کر سکتے ہیں؟ کتاب حکمت کے اندر اس تصور کے کئی ایک پہلو نظر آتے ہیں۔ کبھی خدا کی حکمت۔ کبھی انسان کی۔ کبھی علمی حکمت۔ کبھی عملی۔ مجملاً یہ کہہ سکتے ہیں

کہ الٰہی جانب سے حکمت روح اللہ قرار دی گئی ہے۔ جو حسن انتظامِ ایزدی کا موجب ہے۔ انسانی جانب سے حکمت اشیائے انسانی و رحمانی کا وہ علم ہے۔ جو نہ صرف شناخت کی بلکہ چال چلن کی بھی صحت پیدا کرتا ہے۔ پس دانا اور دیندار ایک ہی ہیں۔ اور احمق اور بے دین علےٰ ہذا القیاس۔ حکمت کے اس قیاس کی اصل و فروعات کے اظہار کی غرض سے نقشۂ ذیل پیش کیا جاتا ہے۔



سلیمان کی حکمت

پہلی فصل

حکمت کے اوصاف کہ وہی بقا کی طرف رہبرِ کامل ہے۔

وہ راست بازی جو حقیقی حکمت پر
مبنی ہے موت سے محفوظ رکھتی ہے

باب ۱ اے زمین کے عدالت کرنے والو۔ راست بازی
سے محبّت رکھو۔
نیک دِل سے خداوند کو یاد کرو۔
خلوصِ دل سے اُس کی تلاش کرو۔
(۲) ۔ اس لئے کہ وہ اُن کو ملتا ہے۔ جو اُس کی
آزمایش نہیں کرتے۔
اور اُن پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو اُس سے
بے یقین نہیں ہوتے۔
(۳) کیونکہ ٹیڑھے خیالات خدا سے جدا کرتے ہیں۔
اور اعلےٰ طاقت جب آزمائی جاتی ہے۔ تو
نادانوں کو حیران کرتی ہے۔
(۴) کیونکہ حکمت اُس روح میں داخل نہ ہوگی
جو بُرا منصوبہ باندھتی ہے
اور نہ اُس جسم میں سکونت کرے گی جو گناہ کا
گرویدہ ہے۔
(۵) کیونکہ تربیّت کی پاک روح فریب سے
بھاگے گی۔
اور ناسمجھی کے خیالات سے جھجکے گی۔
اور ناراستی کے دخل سے گھبرائے گی۔
(۶) کیونکہ حکمت ایک روح ہے۔ جو آدمی کو
چاہتی ہے۔
وہ کفر بکنے والے لبوں کو بے قصور نہ
ٹھیرائے گی۔
کیونکہ خدا اُس کے باطن کو دیکھنے والا۔
اور اُس کے دل کا سچا نگرانی کرنے والا۔
اور اُس کی زبان کا سننے والا ہے۔
(۷) کیونکہ خداوند کی روح سے دنیا معمور ہے۔
اور وہ جو سب چیزوں پر محیط ہے۔ ہر ایک
آواز کا پہنچاننے والا بھی ہے۔
(۸) اس لئے کوئی شخص ایسا نہیں جو ناراستی کی
باتیں کہتا ہو۔ اور چھپ سکے۔

بلکہ عدالت جب قصوروار ٹھیرائے گی۔ تو
اُس سے درگذر نہ کرے گی۔
(۹) کیونکہ اپنے مشوروں کے درمیان۔ بے دین
ڈھونڈھ نکالا جائے گا۔
اور اُس کی باتوں کی آواز خداوند تک
پُہنچے گی۔
تاکہ اُس کے بے شرع اعمال پر الزام
لگایا جائے۔
(۱۰) کیونکہ غیرت کا ایک کان ہے جو سب باتوں کو
سنتا ہے۔
اور بُڑبڑانے کی آواز چھپتی نہیں۔
(۱۱) پس بے فائدہ بُڑبُڑانے سے خبردار رہو۔
اور اپنی زبان کو چغلی سے باز رکھو۔
کیونکہ خفیہ بات اپنے طریق پر بے اثر نہ
جائیگی۔
اور جھوٹ بولنے والا منہ روح کو برباد کرتا ہے
(۱۲) اپنی زندگی کے دھوکے میں موت کو نہ بلاؤ۔
نہ اپنے ہاتھوں کے کاموں سے اپنے اوپر
ہلاکت لاؤ۔
(۱۳) کیونکہ خدا نے موت کو نہیں بنایا۔
نہ وہ جانداروں کی ہلاکت سے خوش ہوتا ہے
(۱۴) کیونکہ اُس نے سب چیزوں کو موجود ہونے
کے لئے خلق کیا ہے۔
اور دنیا کی پیدا کنندہ طاقتیں صحت بخش ہیں
اور اُن میں تباہ کرنے والا زہر نہیں ہے
اور برزخ زمین پر شاہی اقتدار نہیں رکھتا
(۱۵) کیونکہ راست بازی غیر فانی ہے۔

(۱۶) لیکن بے دینوں نے اپنے ہاتھوں اور اپنی
باتوں سے موت کو بلایا۔
اُسے اپنا دوست سمجھ کر وہ گل سڑ گئے۔
اُنہوں نے اُس کے ساتھ ایک عہد کیا۔
کیونکہ وہ اسی لایق ہیں۔ کہ اُس کے حصے
میں آئیں۔

دنیا میں بیدین راست باز کو تباہ
کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں

باب ۲ انہوں نے اپنے دل میں غلطی سے کہا
ہماری زندگی کوتاہ اور غم سے
بھری ہے۔
اور جب آدمی کا انجام آپہنچا۔ تو اس کا
کیا علاج ہے۔
اور ایسا کوئی نہیں معلوم۔ کہ اُس نے
عالم ارواح سے مخلصی دی ہو۔
(۲) کیونکہ ہم محض اتفاق سے پیدا ہو گئے۔
اور اس کے بعد ہم ایسے ہو جاوینگے۔ کہ گویا
تھے ہی نہیں۔
کیونکہ سانس ہمارے نتھنوں میں دھوئیں
کی مانند ہے۔
اور جب تک دل حرکت کرتا رہتا ہے عقل
وہ چنگاری ہے
(۳) کہ جب بجھ جائے گی۔ تو بدن راکھ میں
مل جائے گا۔
اور روح لطیف ہوا کی طرح منتشر ہو جائیگی
(۴) اور ایک عرصے کے بعد ہمارا نام فراموش ہو جائیگا

اور کسی کو ہمارے کام یاد نہ رہیں گے۔
اور ہماری زندگی بادل کے ذرّوں کی طرح
گزر جائے گی۔
اور اس طرح اڑ جائے گی۔ جس طرح سورج
کی شعاع کے سامنے کُہر۔
جو سورج کی گرمی سے مغلوب ہے۔
(۵) کیونکہ ہمارا مقررہ وقت ڈھلتا ہوا سایہ ہے
اور ہمارا انجام ٹلنے والا نہیں۔
کیونکہ اُس پر پختہ مُہر لگ چکی ہے۔
اور کوئی اُسے ٹال نہیں سکتا۔
(۶) اس لئے آؤ جو نعمتیں موجود ہیں۔ اُن کا حظ
اُٹھائیں۔
اور عالم شباب میں جی لگا کر کائنات کو استعمال
میں لائیں۔
آؤ ہم قیمتی مئے اور عطریات سے اپنی نیّت
بھریں۔
اور بہار کا کوئی پھول ہم لطف اٹھائے بغیر
نہ چھوڑیں۔
(۸) ہم گلاب کی کلیوں سے اپنے تاج سجائیں۔
پیشتر اس سے کہ وہ مرجھا جائیں۔
(۹) ہمارے اس تفاخر سے ہم میں کوئی بے نصیب
نہ رہے۔
ہماری مسرّت کے آثار ہر جگہ باقی رہیں۔
کیونکہ یہی ہمارا حصہ ہے۔ اور یہی ہمارا نصیب۔
(۱۰) راست باز غریب کو ستائیں۔ یہاں تک کہ
بیوہ کو بھی نہ چھوڑیں۔
اور بوڑھے آدمی کے بالوں کی جو عمر رسیدگی سے

سفید ہو گئے ہیں کچھ عزّت نہ کریں۔
(۱۱) ہم اپنی طاقت کو راست بازی کا قانون
ٹھیرائیں۔
کیونکہ جو کمزور ہے۔ وہ کسی کام کا نہیں۔
(۱۲) بلکہ ہم راست باز شخص کی گھات میں ہیں
کیونکہ وہ ہمارے کام میں مخل ہے۔
اور ہمارے اعمال کے خلاف۔ اور ہمیں
خلاف شرع گناہوں پر ملامت کرتا ہے
اور ہم پر ہمارے ہی قواعد کی خلاف ورزی
کا الزام لگاتا ہے۔
(۱۳) وہ خدا کی معرفت کا دعوے کرتا ہے۔
اور اپنے تئیں خداوند کا خادم کہتا ہے۔
(۱۴) وہ ہمارے خیالات کو بُرا کہنے لگا ہے۔
(۱۵) اُس کے دیکھنے سے بھی ہمارا جی جلتا ہے
کیونکہ اُس کی زندگی دوسروں سے انوکھی ہے
اور اُس کے طریقے اجنبی۔
(۱۶) وہ ہمیں کھوٹی دھات گنتا ہے۔
اور ناپاک جانکر ہمارے طریق سے پرہیز کرتا ہے
وہ راست باز کی عاقبت کو خوش حالی کہتا ہے
اور یہ دعوی کرتا ہے۔ کہ خُدا میرا
باپ ہے۔
(۱۷) ذرا دیکھیں تو سہی کہ آیا اُس کی یہ باتیں
درست ہیں یا نہیں۔
اور ذرا آزمائیں تو سہی کہ اُس کی زندگی
کے انجام پر کیا پیش آتا ہے۔
(۱۸) کیونکہ اگر راست باز خدا کا بیٹا ہے۔ تو
وہ اُس کو سنبھالے گا۔

اور مخالفوں کے ہاتھ سے اُس کو مخلصی دیگا
(۱۹) ہم اُس کو بے عزت کرکے اور عذاب دیکر پرکھیں
تاکہ اس کی بردباری معلوم کریں۔
اور ظلم سہنے میں اُس کا صبر آزمائیں۔
(۲۰) ہم شرمناک موت کا اُس پر فتویٰ دیں
کیونکہ اُس کی باتوں کے مطابق اُس سے
سلوک کیا جائے گا۔

راستباز عاقبت میں اجر پائیں گے

(۲۱) اُنہوں نے اپنے دل میں ایسے تصور کئے
اور بھٹک گئے۔
کیونکہ اُن کی شرارت نے اُنہیں
اندھا کردیا۔
(۲۲) اور انہوں نے نہ خدا کے بھیدوں کو جانا
اور نہ پاکیزگی کی مزدوری کی امید رکھی۔
اور نہ انہوں نے یہ سوچا۔ کہ معصوم روحوں
کے لئے کچھ اجر ہے۔
(۲۳) کیونکہ خدا نے انسان کو بقا کے لئے پیدا کیا۔
اور اپنی ذات خاص کی صورت پر اُسے بنایا۔
(۲۴) لیکن ابلیس کے حسد سے موت دنیا میں
داخل ہوئی۔
اور جس کا حصہ اُس کے ساتھ ہے۔ وہ موت
کا تجربہ کرتے ہیں۔

باب ۳ مگر راستبازوں کی روحیں خدا کے ہاتھ
میں ہیں۔
اور کوئی عذاب اُن تک نہ پہنچے گا۔
(۲) احمقوں کی نظروں میں ایسا معلوم ہوا کہ وہ مرگئے
اور اُن کا انتقال اُن کا نقصان سمجھا گیا۔
(۳) اور اُن کی رحلت اُن کی بربادی
لیکن وہ سلامت ہیں۔
(۴) کیونکہ اگرچہ وہ لوگوں کی نظروں میں سزا بھی پائیں
تو بھی اُن کی امید بقا سے پُر ہے۔
(۵) تھوڑی سی تنبیہ اٹھاکر وہ بڑی بڑی نعمتیں
حاصل کریں گے۔
کیونکہ خدا نے اُن کا امتحان لیا۔
اور اُن کو اپنے لائق پایا۔
(۶) اُس نے اُن کو ایسا تپایا۔ جیسے انگیٹھی میں
سونے کو
اور کامل سوختنی قربانی کی طرح اُنہیں قبول کیا
(۷) اپنے ملاحظہ کے دن وہ چمکیں گے۔
اور جس طرح کھیت کے ٹھنٹھوں میں
چنگاریاں اُڑتی پھرتی ہیں۔
اس طرح وہ چلیں پھریں گے۔
(۸) وہ قوموں کی عدالت کریں گے۔ اور اُمتوں
پر حکمرانی۔
اور خداوند اُن پر ابدالآباد سلطنت کریگا
(۹) وہ جو اُس پر بھروسا رکھتے ہیں۔ حق کو
سمجھیں گے۔
اور ایماندار اُس کے ساتھ محبت سے رہیں گے
کیونکہ فضل اور رحمت اُس کے برگزیدوں کے لئے ہے
بیدین جو اپنی نسل کے نشو نما سے بقائے نام کے
امیدوار ہیں اسی کی تباہ کاری سے سزا پائیں گے
(۱۰) لیکن بے دینوں کو اُن کے خیالات کے بموجب

بدلا دیا جائے گا۔
جنہوں نے راستباز آدمی کی تحقیر کی۔ اور
خداوند سے باغی ہوئے۔
(۱۱) کیونکہ وہ جو حکمت اور تربیت کو ناچیز ٹھیراتا
ہے۔ کم بخت ہے۔
اور اُن کی امید باطل۔ اور اُن کی محنتیں
بے سود ہیں
اور اُن کے کام بے فائدہ ہیں۔
(۱۲) اُن کی بیویاں بے عقل اور اُن کے
بچے شریر ہیں۔
(۱۳) اُن کا تولّد ملعون ہے۔
کیونکہ وہ بانجھ مبارک ہے۔ جو ناپاک نہیں
وہ جو گناہ میں حاملہ نہیں ہوئی۔
وہ روحوں کے ملاحظے کے دن پھل پائے گی۔
(۱۴) اور مبارک ہے وہ خوجہ جس نے اپنے
ہاتھوں سے خلاف شرع کام نہیں کیا۔
جس نے خداوند کے خلاف شر کے خیال
نہیں باندھے۔
کیونکہ اُسے اُس کی وفاداری کی خاطر
ایک نرالا انعام ملے گا۔
اور خداوند کے مُقدِس میں ایک حصہ۔ جو
زیادہ پسندیدہ ہے۔
(۱۵) کیونکہ نیک کام بڑی شہرت کا پھل رکھتے ہیں
اور دانائی کی جڑ برباد نہیں ہوسکتی۔
(۱۶) لیکن حرام کاروں کی نسل بالغ نہ ہونے
پائے گی۔
اور ناجائز ہمبستری کا تخم زائل ہوجائے گا۔
(۱۷) کیونکہ اگر وہ دیر تک زندہ بھی رہیں۔ تو
کسی حساب میں نہ لائے جائیں گی۔
اور آخرکار اُن کا بڑھاپا بے عزتی کے
ساتھ ہوگا۔
(۱۸) اگر وہ جلدی مرجائیں۔ تو اُنہیں کوئی
امید نہیں۔
اور نہ انصاف کے دن اُنہیں تشفی ملے گی۔
(۱۹) کیونکہ ناراست پشت کا انجام ہمیشہ دردناک ہے۔

باب ۴ لاولدی جو نیکی کے ساتھ ہو اس سے بہتر ہے۔
کیونکہ نیکی کی یادگاری میں بقا ہے۔
کیونکہ خدا اور انسان دونو کے نزدیک
مقبول ہے۔
(۲) جب یہ موجود ہوتی ہے۔ تو بنی آدم اُسکی
نقل کرتے ہیں۔
اور جب وہ جاتی رہتی ہے۔ تو اُس کی
تمنا کرتے ہیں۔
اور ہر زمانہ میں وہ فتح کا تاج پہن کر
چلتی ہے۔
اور پاک انعاموں کے حاصل کرنے
کی کشمکش میں فتحیاب رہتی ہے۔
(۳) کیونکہ بے دینوں کی بڑھنے والی نسل
بے فائدہ ہوگی۔
اور حرام کے پودوں کے ساتھ وہ گہری
جڑ نہ پکڑے گی۔
اور اُن کی پکڑ پختگی کے ساتھ نہ ہوگی۔
(۴) کیونکہ گو اُن کی شاخیں نکلیں۔ اور کچھ
عرصے تک شاداب رہیں۔

تاہم چونکہ وہ ناپائدار کھڑی ہیں۔ ہوا سے
ہل جائیں گی۔
اور ہواؤں کی تیزی سے اکھڑ جائیں گی
(۵) پوری عمر کو پہنچنے سے پہلے اُن کی شاخیں
ٹوٹ جائیں گی۔
اور اُن کا پھل لاحاصل ہو گا۔
وہ کبھی پک کر کھانے کے لایق اور کسی کام
کا نہ ہو گا۔
(۶) کیونکہ ایسی نسل جو بے شرع طور پر جنی گئی
ہے۔ اپنے والدین کے خلاف۔
جب خدا اُنہیں ڈھونڈھ نکالے گا بدی
کی گواہ ہو گی۔

راست باز گو جلد مر جائیں موت
سے اُن کی تکمیل ہو جاتی ہے

(۷) لیکن راست باز گو قبل از وقت مر جائے۔
تو بھی آرام پائے گا۔
(۸) کیونکہ معزز بڑھاپا وقت کی درازی پر
منحصر نہیں۔
نہ اُس کا اندازہ برسوں کے شمار پر
موقوف ہے۔
(۹) بلکہ انسانوں کے لئے فہم ہی سفید بال ہیں۔
اور بے داغ زندگی پختہ بڑھاپا ہے۔
(۱۰) چونکہ وہ خدا کو پسند آیا۔ اس لئے خدا کا
محبوب بن گیا۔
اور گنہگاروں کے درمیان میں سے اوپر
اُٹھا لیا گیا۔

(۱۱) وہ اٹھا لیا گیا۔ تاکہ شرارت اُس کی
فہم کو بدل نہ ڈالے۔
اور مکاری اُس کی جان کو دھوکہ نہ دے
(۱۲) کیونکہ شرارت کا جادو خوبیوں کو بھی
دھندلا کر دیتا ہے۔
اور خواہش کا بگولا معصوم دل کو بھی
رستے سے ہٹا دیتا ہے
(۱۳) جس نے تھوڑے عرصہ میں کمال حاصل
کر لیا۔
اُس نے بہت سالوں تک زندگی بسر کی۔
(۱۴) کیونکہ اُس کی روح خداوند کو پسند آئی
اس لئے وہ جلدی سے اُس کو شرارت
کے درمیان میں سے نکل گیا۔
(۱۵) لیکن لوگوں نے یہ حال دیکھ کر نہیں سمجھا
نہ اس خیال کو دل میں جگہ دی کہ فضل
اور رحمت اُس کے برگزیدوں کے
ساتھ ہے۔
اور خداوند اپنے مقدسوں پر نظر رکھتا ہے
(۱۶) لیکن مُوا ہُوا راست باز زندہ بے دینوں کو
مجرم ٹھیرائے گا۔
اور جلد کمال کو پہنچا ہُوا جوان پیرِ ناراست
کی عمر درازی کو۔
(۱۷) کیونکہ بے دین راست باز کا انجام تو دیکھیں گے
مگر یہ نہ سمجھیں گے۔ کہ خداوند کا مقصد
اُس کے بارہ میں کیا تھا۔
اور کیوں اُس نے اُس کو محفوظ رکھا۔
(۱۸) اُسکو دیکھیں گے اور حقیر جانیں گے۔ لیکن خداوند

اُن پر ہنسے گا۔
اور اُس کے بعد وہ ذلیل لاش کی مانند
ہو جائیں گے۔
اور مُردوں کے درمیان ہمیشہ کے لئے
ملامت کا باعث ہونگے۔
(۱۹) کیونکہ وہ انہیں زمین پر پٹک کر اُن کا
منہ بند کر دے گا۔
اور جڑ بنیاد سے اُن کو ہلا دے گا۔
اور وہ بالکل ویران ہو جائیں گے۔
اور عذاب و رنج میں مبتلا ہونگے۔
اور اُن کی یاد مٹ جائے گی۔

عاقبت میں شریر دینداروں کا
جلال دیکھ کر شرمندہ ہونگے

(۲۰) جب اُن کے گناہوں کا حساب لیا جائیگا۔
تو وہ ترساں و لرزاں حاضر ہونگے۔
اور اُن کے بے شرع اعمال اُن کے
روبرو اُن کو ملزم ٹھیرائیں گے۔
باب ۵ تب راست باز بڑی دلیری سے اُن کے
سامنے کھڑا ہو گا۔
جو اُسے ستاتے ہیں اور اُس کی محنتوں کو رائیگاں جانتے ہیں۔
(۲) جب وہ یہ دیکھیں گے۔ تو سخت خوف اُنکو
دامن گیر ہو گا۔
اور خدا کی عجیب نجات سے حیران ہونگے
(۳) یہ پچھتاتے ہوئے اپنے دل میں یہ کہیں گے
اور کراہیں گے۔
کہ یہ وہی ہے جس پر ہم پہلے ٹھٹھے اڑاتے تھے۔

اور ملامت کے لئے ضرب المثل کرتے تھے۔
(۴) ہم احمقوں نے اُسکی زندگی کو جنون سمجھا
اور اُس کے انجام کو ذلیل۔
(۵) وہ کس طرح خدا کے بیٹوں میں شمار ہُوا۔
اور اس کو مقدسوں میں حصہ ملا۔
(۶) فی الحقیقت ہم راستی کی راہ سے بھٹک گئے۔
اور راست بازی کا نور ہم پر نہ چمکا۔
اور سورج ہمارے اوپر طلوع نہ ہُوا۔
(۷) ہم بے شرعی اور تباہی کے طریقوں پر
پیٹ بھر کر چلے۔
اور بے راہ بیابانوں سے گذر گیا۔
لیکن خداوند کی راہ کو ہم نے نہیں جانا۔
(۸) ہمارے تکبر نے ہمیں کیا فائدہ دیا۔
دولت اور شیخی سے ہمیں کیا حاصل ہُوا۔
(۹) یہ سب چیزیں تو سایہ کی طرح نکل گئیں
اور پیغام کی طرح شتابی سے
گزر گئیں۔
(۱۰) جیسے جہاز پانی کی لہروں میں سے گذر جاتا ہے
اور اُس کے جانے کے بعد
کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔
نہ جہاز کے پیندے کا کچھ سُراغ لہروں
میں ملتا ہے۔
(۱۱) یا جیسے پرندہ ہوا میں اُڑتا ہے۔ اور اُسکی
رفتار کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔
بلکہ جس لطیف ہوا پر اُسکے پروں کا صدمہ پڑا تھا
اور جسے اُس کے پھڑپھڑاتے ہوئے بازو
چیرتے گذر گئے۔

اُس میں بعدہ اُس کے گزرنے کا نشان
بھی پایا نہیں جاتا۔
(۱۲) یا جیسے تیر نشانہ کی طرف چھوڑا جاتا ہے
اور جس ہوا کو چیرتا ہُوا جاتا ہے وہ
فوراً مل جاتی ہے۔
یہانتک کہ لوگوں کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ کس
رستے سے گیا۔
(۱۳) ویسے ہی ہم بھی پیدا ہوتے ہی معدوم ٹھیرے
اور نیکی کا کوئی نشان بھی دکھا نہ سکے۔
بلکہ اپنی شرارت کی آگ میں بھسم ہوگئے
(۱۴) کیونکہ بے دین کی امید ہوا میں اڑتی ہوئی
بھوسی کی مانند ہے۔
اور اُن جھاگوں کی مانند جو آندھی کے
سامنے غائب ہو جاتے ہیں
وہ ایسے منتشر ہوجاتی ہے جیسے ہوا سے دُھواں۔
اس طرح گذر جاتی ہے جیسے اُس مہمان
کی یادگاری جو ایک رات ٹھیر کر
چلا جائے۔

دیندار ابد تک زندہ رہیں گے اور
دیکھیں گے کہ تمام مخلوقات خدا کے
دشمنوں کو بالاتفاق بدلہ دیگی
(۱۵) لیکن راست باز ابد تک زندہ رہیں گے۔
اور اُن کا اجر خداوند میں ہے۔
اور اُن کا فکر خداوند تعالیٰ کو ہے۔
(۱۶) اس لئے اُن کو شاہانہ شوکت کا تاج
اور حسن کی منڈیل خداوند کے ہاتھ سے ملے گی۔

کیونکہ اپنے دہنے ہاتھ سے وہ اُنہیں
ڈھانپے گا۔
اور اپنے بازو سے اُن کی حفاظت کریگا
(۱۷) وہ اپنی غیرت کے سلاح باندھے گا۔
اور مخلوقات کو ہتیار بناکر دشمنوں سے
انتقام لے گا۔
(۱۸) وہ راست بازی کا بکتر لگائے گا۔
اور بے ریا عدالت کا خود پہن لے گا۔
(۱۹) وہ تقدس کی غیر مفتوح ڈھال لے لیگا۔
(۲۰) اور سخت غضب کی تلوار کو تیز کرے گا۔
اور عالم بے وقوفوں سے لڑنے کے لئے
اُس کے ساتھ چلے گا۔
(۲۱) برق کے تیر ٹھیک شست باندھ کر
چلائے جائیں گے۔
اور خوب کھچی ہوئی کمان جیسے بادلوں میں سے
چھوٹ کر ہدف پر جا لگیں گے۔
(۲۲) اور گویا منجنیقوں سے غضب کے بھرے
ہوئے اولے برسائے جائیں گے۔
اور سمندر کا پانی اُن پر غصہ آور ہوگا۔
اور دریا قہر سے اُن پر غلبہ پائیں گے۔
(۲۳) ایک زور آور جھکڑ اُن پر چلے گا۔
طوفان کی طرح اُن کو پھٹک دے گا۔
اور یوں بے شرعی تمام زمین کو سنسان
کر دے گی۔
اور اُن کی بدکاری صاحبانِ اختیار
کے تختوں کو اُلٹ دے گی۔

دنیا کے سردار اس حاکم اعلےٰ کو
حساب دینے کے لئے اس طرح تیار
رہیں کہ وفاداری سے اُس کی
امانت کی نگہداری کریں

باب ۶ پس اے بادشاہو سنو اور سمجھو۔
اے اطراف زمین کے منصفو سیکھو۔
(۲) کان لگاؤ۔ تم جو بہت سے لوگوں پر اختیار
رکھتے ہو۔
اور اقوام کی کثرت پر فخر کرتے ہو۔
(۳) کیونکہ تمہارا اختیار خداوند سے ملا ہے۔
اور تمہاری بادشاہی باری تعالیٰ کی
طرف سے ہے۔
وہی تمہارے کاموں کو ڈھونڈھ نکالے گا۔
اور تمہاری مشوروں کی تحقیقات کرے گا۔
(۴) کیونکہ اُس کی بادشاہی کے عامل ہو کر تم نے
درست انصاف نہ کیا۔
نہ تم نے قانون کو مانا اور نہ خدا کی مرضی کے
مطابق چلے۔
(۵) خوف اور تیزی کے ساتھ وہ تم پر اُتر
پڑے گا۔
کیونکہ اُن پر جو بلند رتبہ ہیں
خوفناک حکم صادر ہوتا ہے۔

(۶) کیونکہ ادنےٰ شخص رحم سے معاف کیا
جا سکتا ہے۔
لیکن زبردست اشخاص زبردستی سے
امتحان کئے جائیں گے۔
(۷) کیونکہ سب کا مالک کسی شخص کی خاطر اپنے
تئیں روک نہ رکھے گا۔
اور نہ وہ کسی کی بڑائی کا لحاظ کرے گا۔
کیونکہ وہی ہے کہ جس نے بڑے اور
چھوٹے دونو کو بنایا
اور وہ سب کا یکساں خیال رکھتا ہے۔
(۸) لیکن زبردستوں کا ہونے والا تجسس
تاکیدی ہوگا۔
(۹) پس اے حکمرانو میں تم سے مخاطب ہوتا ہوں
کہ تم حکمت سیکھو اور راہ راست سے
تجاوز نہ کرو۔
(۱۰) کیونکہ وہ جنہوں نے پاکیزہ طور پر پاک
چیزوں کی نگہداری کی ہے۔ خود
پاک ٹھیریں گے۔
اور وہی جنہیں اُن کی تعلیم ملی ہے جوابدہی
کر سکیں گے۔
(۱۱) پس تم میری باتوں کے مشتاق
ہو۔
اُن کی آرزو کرو۔ تو تربیت یافتہ
ہو جاؤ گے۔

دوسری فصل

حکمت کی توصیف جو سلیمان کو عطا ہوئی

حکمت کا جلال اور فیضان

(۱۲) حکمت برّاق ہے۔ وہ افسردہ نہیں ہوتی۔
اپنے محبّوں کو آسانی سے دکھائی دے جاتی ہے۔
اور اپنے ڈھونڈھنے والوں کو مل جاتی ہے
(۱۳) جو اُس کے پہچاننے کے خواہش مند ہیں اُن کی طرف پیش قدمی کرتی ہے۔
اور اپنے تئیں پہلے ظاہر کرتی ہے۔
(۱۴) جو اُسے ڈھونڈنے سویرے اُٹھتا ہے محنت پر مجبور نہ ہو گا۔
کیونکہ وہ اُسے اپنے دروازوں پر بیٹھا ہُوا پائے گا۔
(۱۵) کیونکہ اُس پر غور کرنا کمال دانائی ہے۔
اور جو اس کی خاطر جاگتا ہے۔ فکر سے جلد چھٹکارا پائے گا۔
(۱۶) کیونکہ وہ خود اُن کو ڈھونڈتی پھرتی ہے جو اُس کے لائق ہیں۔
اور اُن کے راستوں میں اُنہیں شفقت کے ساتھ نظر آتی ہے۔
اور ہر ارادہ میں وہ اُنہیں ملتی ہے۔
(۱۷) کیونکہ اُس کا حقیقی آغاز تربیت کی خواہش ہے۔
اور تربیت کا فکر حکمت کا عشق ہے۔

(۱۸) اور حکمت کا عشق اُس کے قوانین کی تابعداری ہے۔
اور اُس کے قوانین پر توجہ کرنا بقا کو قائم کرتا ہے۔
(۱۹) اور بقا خدا کے نزدیک لے جاتی ہے۔
(۲۰) پس حکمت کی خواہش سلطنت کے رتبے پر ممتاز کرتی ہے
(۲۱) پس اَے قوم کے حکمرانو اگر تم تختوں اور شاہی عصاؤں سے خوش ہو۔
تو حکمت کی تعظیم کرو۔ تاکہ تم ہمیشہ سلطنت کر سکو۔
(۲۲) لیکن حکمت کیا ہے۔ اور کس طرح اُس نے وجود پایا۔ میں بیان کروں گا۔
اور اسرار کو تم سے پوشیدہ نہ رکھوں گا۔
لیکن میں مخلوقات کے شروع سے اُس کا سُراغ نکالوں گا۔ اور اُس کے علم کو صاف روشنی میں لاؤں گا۔
اور میں حق سے درگذر نہ کروں گا۔
(۲۳) اور نہ میں پژمردہ کن حسد کو راہ میں اپنا ساتھی بناؤں گا۔
کیونکہ حسد کا حکمت کے ساتھ کچھ میل نہیں
(۲۴) لیکن عقلمندوں کا انبوہ دنیا کے لئے نجات ہے
اور ایک سمجھدار بادشاہ اپنی قوم کے لئے امن ہے

(۲۵) پس میرے الفاظ سے تربیت پاؤ۔ تو فائدہ اٹھاؤ گے

حکمت سے انسانِ فانی خوشحالی اور خدا کی دوستی کا شرف پاتا ہے

باب ۷ میں بھی سب کی مانند فانی ہوں۔
اور اُس میں سے نکلا ہوں جو خاک سے پیدا ہُوا۔ یعنے وہ انسان جس نے سب سے پہلے صورت پائی۔
(۲) اور ایک والدہ کے رحم کے اندر میرا جسم دس ماہ کے عرصہ میں بنایا گیا۔
میں خون میں آدمی کے تخم سے اُس خوشی کے ساتھ جو ہم بستری سے حاصل ہوئی منجمد کیا گیا۔
(۳) اور میں نے بھی جب پیدا ہوا۔ عام ہوا میں سانس لیا۔
اور اپنی ہی ہمجنس زمین پر گرا۔
سب کی مانند میں نے بھی اپنی پہلی آواز نکالی۔ یعنے وہی رونا۔
(۴) مجھے کپڑوں میں لپیٹ کر خبرداری کے ساتھ پرورش کیا گیا۔
(۵) کیونکہ کسی بادشاہ تک کا بھی کوئی اور آغاز نہیں ہُوا
(۶) بلکہ سب انسانوں کا زندگی میں ایک ہی دخول ہے اور ایک ہی خروج۔
(۷) اسی سبب سے میں نے دعا کی اور مجھے فہم عطا ہوئی۔
میں نے خدا کو پکارا اور حکمت کی روح میری طرف آئی۔
(۸) میں نے عصاؤں اور تختوں پر اُسے ترجیح دی۔
اور اُس کے مقابلہ میں دولت کو کچھ نہ سمجھا۔
(۹) میں نے کسی بیش بہا جواہر کو اُس کے برابر نہ جانا۔
کیونکہ دنیا کا تمام سونا اُس کے آگے ذرا سے ریت کی مانند ہے۔
اور اُس کے مقابلہ میں چاندی مٹی گنی جائیگی۔
(۱۰) صحت اور حسن سے زیادہ میں نے اُس سے محبت کی۔
اور روشنی پر اُسے ترجیح دی
کیونکہ اُس کی روشن چمک کبھی مدّھم نہیں ہوتی۔
(۱۱) اُس کے ساتھ میرے پاس تمام اچھی چیزیں فراہم ہوگئیں۔
اور اُس کے ہاتھوں میں بے حساب دولت تھی۔
(۱۲) اور میں اُن سب سے خوش ہُوا۔ کیونکہ حکمت اُن کی پیشوا ہے۔
گو میں نہ جانتا تھا۔ کہ وہ اُن کی ماں ہے
(۱۳) میں نے جس طرح بغیر مکر کے سیکھا ہے۔ اُسی طرح بے دریغ سکھائے دیتا ہوں۔
اُس کی دولت کو چھُپاتا نہیں۔
(۱۴) کیونکہ وہ بنی آدم کے لئے ایک خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔